

کالاس روڈ والی رہائش گاہ سے خاصی بڑی رہائش گاہ تھی اور ایک بڑی
رہائشی کالونی میں واقع تھی۔ یہاں بھی دو کاروں میں موجود تھیں۔ اس
کے گروپ کا انچارج اور اس کا نمبر نو کلان تھا۔ ہمزی اور اس کے
سیکشن کوہ نگلن سے یہاں تاکسی آئے ہوئے تھے اور دوسرے ہو گئے تھے۔
ہمزی نے یہاں آکر جب رہائشی معاملات سیٹل کرنے تو اس نے
سب سے پہلے پرنس آر تھر کو قون کیا اور ریل کارڈ کے اصولوں کے
مطابق، ہمزی کو ایک خاص بندگی پہنچنے کے لئے کہا گیا اور پھر یہاں اسے
بے ہوش کر دیا گیا۔ اس کے بعد جب اسے ہوش آیا تو وہ پرنس آر تھر
کے سامنے موجود تھا۔ اس نے پرنس آر تھر سے شکایت کی کہ اس
طرح دوسرے کو ہوئے ہو شکر کے لئے آنا اور لے جانا احتیاطی توبین
آئیں عمل ہے یہاں پرنس آر تھر نے صاف کہ دیا کہ یہ اس کی خلیم
کے ایسے اصول ہیں جن پر ہر صورت میں عمل کرایا جاتا ہے۔ اس
لئے بھوری ہے۔ ہمزی نے پرنس آر تھر کو پاکیشا سکرٹ سروس کے
گروپ کے قواد قائم و غیرہ کے بارے میں تفصیل سے بتا دیا اور
پرنس آر تھر نے احتیاط یا اعتماد لے چکے میں اسے یقین دلایا کہ یہ گروپ
ریل کارڈ کی نظریوں سے کسی صورت نہ چھپ سکے گا۔ دیے بھی، ہمزی
جب سے یہاں آیا تھا اس نے اپنی مخصوص تحریر کارڈ کا ہوں کی مدد
سے یہ دیکھ لیا تھا کہ یہاں ریل کارڈ کی نگرانی اور جیسیکنگ پے حد سخت
ہے۔ خود ہمزی اور اس کے ساتھیوں کو بھی اس وقت تک باقاعدگی
سے چیک کیا گیا تھا جب تک وہ اپنی اپنی رہائش گاہوں تک نہیں

تاکسی شہر کی کالاس روڈ خاصی معروف سرک رہی۔ اس پر پہلے
والی کاروں کی تعداد باقی سرکوں پر پہنچنے والی کاروں سے قدرے زیاد
تھی کیونکہ کالاس روڈ پر ہر زیادہ تر کلب اور جوئے تھے۔ کالاس
روڈ کے آفیس میں بھی ایک خاصی وسیع رہائش گاہ تھی جس کا نمبر دن
تحما اور اس رہائش گاہ کو ہمزی نے اپنا نام کا نام بنا کیا تھا۔ یہاں دو کاروں
بھی موجود تھیں جن میں سے ایک ہمزی نے اپنے لئے ریل کارڈ
تھی۔ اس کے ساتھ اس کے سلف میں چار افراد تھے جن میں سے
ایک اس کا فون سکرٹری، ایک پاؤ پی اور طازم اور دو سکرٹری^۱
تریبت یافت ہو کریں تھے۔ اس کے اے سیکشن کے آنھے افراد اس سے
ساقط آئے تھے اور انہیں ہمزی نے پرنس آر تھر سے حاصل کی یا
والی دوسری رہائش گاہ الجون دن ذوبھوڑ میں شہر یا تھا۔ یہ اس

کے بارے میں کہیے اور کہاں سے معلومات حاصل کرے۔ چیف
رنڈ کارڈ کی ہیں۔ اس نے انہیں عہد پختہ دیا کہ کرو جائے تو
بات خود بتا دیں تو بتا دیں اگر پوچھا جائے تو نہیں بتاتے اور کسی
سے اس کا ایڈٹ نہ تھا سپرنس آر تھر نے بھی اس لیبارٹری کے بارے
میں حریت کا اخہار کیا تھا۔ گواں نے کہا ضرور تھا کہ وہ اس بارے
میں معلوم کر لے گا لیکن ابھی تک شاید اسے بھی معلوم نہ ہو سکا
تھا۔ سوچتے سوچتے اچانک اسے اس لیبارٹری کے سکرین چیف اور
رنڈ بھنسی کے ناپ سیشن کے چیف آر نلڈ کا خیال آگیا۔ اس کے
پاس آر نلڈ کا کوئی ضرورت نہ تھا اب اس کی مخصوص پرستی
اسے معلوم تھی اور یہ فرانسیز فریکے نہیں اس وقت آر نلڈ نے اسے
وی تھی بہب ابھی وہ ناپ سیشن کا چیف نہ بتا تھا اور وہی بیجو باکس
لیبارٹری کا چیف سکرین افسیر بتا تھا۔ وہ تیزی سے اٹھا اور اس نے
الماری میں موجود فرانسیز کال کر میں پر اپنے ساتھ رکھ کر اس نے
اس پر آر نلڈ کی مخصوص فریکے نہیں اپنے بھت کرنا شروع کر دی۔
فریکے نہیں اپنے بھت کرنے کے بعد اس نے بار بار کال دینا شروع کر
دی۔

”میں آر نلڈ بول رہا ہوں۔ اور تھوڑی در بعد آر نلڈ کی
آواز سنائی دی لیکن مجھے میں بے حد حریت نایاں تھی۔
۰ آر نلڈ۔ ٹکرے ہے تم سے بات ہو گئی۔ درود میرا خیال تھا کہ یہ
بھی ہو سکتا ہے کہ میں بھی تمہاری مخصوص فریکے نہیں بھول گیا ہوں

میخنے گئے کیونکہ چیک کرتے والوں کو معلوم تھا کہ یہ رہائش گاہ
رنڈ کارڈ کی ہیں۔ اس نے انہیں عہد پختہ دیا کہ کرو جائے کہ
لوگ رینڈ کارڈ کے ہمہان ہیں۔ اس کے بعد ان کی نگرانی اور ہمیشہ
ختم کر دی گئی۔ پرانس آر تھر سے ملنے کے بعد ہمیزی کو دوبارہ
ہوش کر دیا گی اور پھر جب دوبارہ اسے ہوش آیا تو وہ اسی جگہ موجود
تھا جہاں سے پہنچے اسے بے ہوش کر کے لے جایا گیا تھا۔ درود اسے
اس کا اپنا گروپ بھی ایئرورٹ اور ہمیشہ اسے ہوش کی سماں ساتھی ناکسی
میں داخل ہونے والی کاروں اور ہیئت کی چیک پوسٹ پر موجود تھا
ناکسی شہر میں داخل ہونے والی تمام تریکھ سائے بسوں کے اس
چیک پوسٹ پر رکتی تھی اور ناکسی میں داخل ہونے والے تمام افراد
کا پاتا ہدہ ریکاڈر کھا جاتا تھا۔ اس نے ہمیشہ اسے ہوش کی سماں
ساتھی اس چیک پوسٹ پر بھی اسے سیشن کے افراد موجود تھے
لیکن ابھی تک کسی بھی طرف سے ایسی کوئی اطلاع نہ آرہی تھی۔
اس وقت بھی ہمیزی اپنے افس ناکرے میں یعنی ہوا یہ سوچ رہا تھا
کہ اظر یا پاکیشی سکرٹ مروں کے لوگ کہاں گئے ہوں گے کہ
اچانک ایک خیال کے آتے ہی وہ بے اختیار پہنچا کر پڑا۔ اسے خیال
آیا کہ ضروری نہیں کہ لیبارٹری ناکسی شہر میں ہی ہو۔ وہ ناکسی شہر
سے ہٹ کر کسی اور جگہ بھی ہو سکتی ہے اور ناکسی شہر میں داخل
ہونے بغیر بھی کسی اور راستے سے وہاں پہنچا جا سکتا ہو اور ایسا ہے
کہ ہمہان یعنی انتشار ہی کرتا رہ جائے لیکن مسئلہ یہ تھا کہ وہ لیبارٹری

نہیں ہو سکتا تو پاکیشیا سے آنے والوں کو کیسے معلوم ہو سکتا ہے۔
دوسری بات یہ کہ اگر وہ لوگ ہمہاں بخوبی گئے تو پھر انہیں ہلاک
کرنے کا اعزاز تھے اور میرے سیکشن کو حاصل ہو جائے گا۔ اور۔۔۔
آرٹلٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ ہمارا ذاتی سند نہیں ہے آرٹلٹ۔ ایکریکیا کی حرمت اور ساکھ کا
سوال ہے۔ ہم سب نے مل کر ان لوگوں کا خاتمہ کرنا ہے۔ ویسے تو
تاکسی کے رینیڈ کارڈ کے چیف پرنس آرٹر نے کہا تھا کہ وہ جلد ہی
معلوم کر لے گا کہ لیبارٹری کہاں ہے لیکن میں نہیں چاہتا کہ ایک
فیر متعلق اُدی کو اس معاملے میں ڈالوں۔ اس لئے میں نے تمہیں
کال کی ہے۔ اور۔۔۔ ہمڑی نے قدر سے ناراضی سے لمحے میں کہا۔
”کیا کہہ رہے ہو۔ کیا پرنس آرٹر نے کہا ہے کہ وہ لیبارٹری کے
بادے میں معلوم کر لے گا۔ اور۔۔۔ آرٹلٹ نے حرمت پر بھرے لمحے
میں کہا۔

”ہاں کیوں۔ اور۔۔۔ ہمڑی نے بھی حیران ہو کر پوچھا۔

”پرنس آرٹر کا گروپ تو لیبارٹری کو طویل مرے سے سامان
سپالائی کر رہا ہے۔ اس لئے یہ کیسے مکن ہے کہ پرنس آرٹر کو
لیبارٹری کے محل و قوع کا عالم نہ ہو۔ اور۔۔۔ آرٹلٹ نے کہا۔
”اچھا۔ کیا واقعی۔ اور۔۔۔ ہمڑی نے چونک کر کہا۔

”ہاں۔ میں قطط تو نہیں کہہ رہا۔ اس کا مطلب ہے کہ اس نے
بھی تمہیں جان بوجھ کر نہیں بتایا۔ اس سے تم بکھر سکتے ہو کہ

یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تم نے ہی اسے جدیل کر لیا ہو۔ اور۔۔۔
ہمڑی نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
”یہ میری پرستی فریکٹو تھی ہے۔ میں اسے کیوں جدیل کرنا
لیکن آج لئے طویل عرصے بعد کیسے اس فریکٹو تھی کی قسمت جائیں ہے
اور۔۔۔ آرٹلٹ نے کہا۔

”تم بیلوہاکس لیبارٹری کے چیف سکچرٹ آفسر ہو۔ اور۔۔۔
ہمڑی نے کہا۔

”ہاں۔ کیوں۔ اور۔۔۔ آرٹلٹ کے لمحے میں حیرت تھی۔

”میں اپنے سیکشن کے ساتھ اس وقت تاکسی شہر میں موجود
ہوں۔ بیلوہاکس لیبارٹری کے خلاف پاکیشیا سکرٹریوس کام کر
رہی ہے اور وہ ولگلن سے کسی بھی وقت تاکسی بخوبی سکتی ہے۔ اس
لئے چیف نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تاکسی میں انہیں ٹریس کر کے
ان کا خاتمہ کر دوں۔ اور۔۔۔ ہمڑی نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ کر دو الیسا۔ اور۔۔۔ آرٹلٹ نے کہا۔

”لیکن مسکد یہ ہے کہ وہ ہمہاں آئے ہی نہیں۔ مجھے اچانک میال
آیا کہ وہ تاکسی میں داخل ہوئے بغیر بھی تو لیبارٹری بخوبی سکتے ہیں۔
اس لئے مجھے معلوم ہو تاچلہتے کہ لیبارٹری کہاں ہے۔ اور۔۔۔ ہمڑی
نے کہا۔

”سوری، ہمڑی چیف نے اسے ابتدائی بخوبی سے تاب سکرٹری کا
ہوا ہے۔ ویسے تم فکر مت کرو۔ اگر تم جیسے اُدی کو لیبارٹری کا عالم

لیبارٹری کس قدر ناپ سیکرت رکھی گئی ہے اور ویسے بھی یہ ایک بھی
کی سیکلکروں لیبارٹریوں میں سے سب سے بڑی اور سب سے ام
لیبارٹری ہے۔ اس نے اس کی اتنی اہمیت کے پیش نظر دیں۔ مگنی
کے ناپ سیکشن کو اس کی سکھرائی دی گئی ہے۔ اور۔۔۔۔۔ آرٹل
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جمادی مرضی۔ اب میں کیا کہ ستا ہوں۔ اور
اینڈ آں۔۔۔۔۔ ہمزی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تراں سیز
اف کر دیا۔ اس کے پڑھے پر خصے کے ساتھ ساتھ خفت کے نالہات
بھی اچھر آئے تھے۔ اسے اپ پرنی آرٹھر، غصہ آرہا تھا کہ اس نے
اس قدر دوستی ہونے کے پاؤں وہ اس سے یہ بات پہنچانی۔ اس خدا
اے آرٹللا کے سامنے شرم مند ہو گا۔ اور کافی دریخٹھا فٹے سے مل
گھاتا رہا۔ پھر اس نے فیصلہ کیا کہ وہ پرنی آرٹھر سے بات کرے اور
اس سے وباخت طلب کرے کہ اس نے ایسا کیوں کیا ہے۔ اس
نے رسمیور انجینئر فون کے نیچے ہوا ہوا ایک بٹن پر لیک کیا اور پرٹھی
سے پرنی آرٹھر کے مخصوص نمبر پر لیں کر دیئے۔

"میں۔۔۔۔۔ ایک مشینی ہی آواز سنائی دی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ ہمزی بول رہا ہوں سمجھیں اسے سیکشن ریڈ۔ مگنی۔۔۔۔۔ پرنی
سے بات کراؤ۔۔۔۔۔ ہمزی نے کہا۔

"آپ رسمیور رکھ دیں۔۔۔۔۔ ہم تمام ضروری چیزیں کے بعد آپ کو
خود فون کریں گے۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے مشینی آواز سنائی دی اور

بس کے ساتھ ہی رابطہ غتم ہو گیا تو ہمزی نے رسمیور رکھ دیا۔ اسے
حصوم تھا کہ پرنی آرٹھر کسی سے پرہاد راست بات نہیں کرتا اور اگر
کرے تو ہمیں فون کرنے والے کی مکمل شاخعت کی جاتی ہے اور پھر
بات کی جاتی ہے۔ پھر لکھی پہاڑیں منٹ کے طویل استغفار کے بعد فون
کی گھنٹی بچ اٹھی۔

"ہمزی بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ ہمزی نے رسمیور انجینئر کاں سے
کہا تے ہوئے کہا۔
۔۔۔۔۔ پرنی آرٹھر بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے پرنی آرٹھر
کی آواز سنائی دی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ پرنی۔۔۔۔۔ مجھے تم سے یہ ایسی دعویٰ کہ تم مجھے دوست کرنے کے
باوجود بخوبی سے اس طرح معاملات کو پہنچا دیجے۔۔۔۔۔ ہمزی نے
ناراضی بچے ہیں کہا۔
۔۔۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو۔۔۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔۔۔ میں نے کیا چھپایا ہے تم سے۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ پرنی آرٹھر نے حیرت بھرے لیجے ہیں کہا۔
۔۔۔۔۔ تم بلیو ہا کس لیبارٹری کو سپالی کرتے رہتے ہو اور تم خود بھی
کئی بار اس لیبارٹری کا پھر لگا کچھے ہو۔۔۔۔۔ اس کے باوجود تم نے مجھے اس
بارے میں کچھ نہیں بتایا۔۔۔۔۔ ہمزی نے اس طرح ناراضی بچے ہیں میں
کہا۔

۔۔۔۔۔ آئی ایم سوری ہمزی۔۔۔۔۔ دراصل بہت قہقہے جب اس کی سپالی بچے
دینے کا فیصلہ اس وقت کے پرائم ٹھرنس نے کیا جو سیرا اگر ادوست تھا

تو اس نے بھج سے باقاعدہ ہاتھ انحصار حلف یا تھا کہ میں والست کسی کو چاہے وہ کوئی بھی ہو اس بارے میں نہیں بتاؤں گا۔ میں وجہ ہے کہ میں نے آج تک اس حلف کی پابندی کی ہے اور جب تک میرے دم میں دم ہے ابھا کرتا بھی رہوں گا۔ پر نس آر تھر نے ہے سمجھیدہ سچے میں کہا۔

تم نے پورا محل وقوع نہ بتانے کا حلف المعاہد ہو گا۔ تم کم از کم اشارہ تو کر سکتے ہو۔ ہمزی نے کہا۔

ہاں۔ اشارہ تو میں بتاؤں ہوں یعنی تفصیل کے لئے جیسی پرسوں کا انتظار کرنا ہو گا۔ پر نس آر تھر نے کہا تو ہمزی بے اختیار ہو نکل پڑا۔

پرسوں کا انتشار۔ کیوں موجود۔ ہمزی نے حران ہو کر کہا۔

کل یہودی ہے اور میں بستے کا یہ دن لاس ڈنگے میں گوارتا ہوں۔ میر اسا لوں کا معمول ہے اور میں وہاں جاتے ہوئے کوئی بوجھ لپٹنے ڈین پر نہیں رکھتا ہماکہ میں یہ پورا دن ہر قسم کے فکر سے آزاد ہو کر گزاروں۔ تم میرے دوست ہو۔ اس لئے میں چماری ناد اضگی دور کرنے کے لئے صرف اتنا اشارہ کر سکتا ہوں کہ یہ بیباری صحرا کے بلیک سینڈ علاقے میں واقع ہے یعنی تم لاکھ کوشش کرو بلیک سینڈ کے بارے میں بھی کچھ معلوم نہ کر سکو گے اس بارے میں تفصیل جیسی میں پرسوں واپس آکر بتاؤں گا۔ میں اب تو خوش ہو۔ پر نس آر تھر نے کہا۔

چلو پرسوں ہی ہی۔ ابھی تو یہ پاکیشی سکرٹ سروس والے بھی ناٹ ہیں۔ نجات نہ کیا کر رہے ہیں۔ ابھی تک ناکسی ہی نہیں ہے۔ ہمزی نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔ پر نس آر تھر کے اشارہ بینے پر ہی وہ خوش ہو گیا تھا۔

وہ بھی بیباری کا محل وقوع تلاش کر رہے ہوں گے یعنی جب انہیں ناکسی ہو گئی تو وہ لا محال ناکسی ہی آئیں گے۔ ریکارڈ سدھائے ہوئے کتوں کی طرح ان کی بہر سائنس پر رہے ہیں۔ اس نے بھی ہی وہ ناکسی کی حدود میں داخل ہوں گے مارے جائیں گے۔ پر نس آر تھر نے ہڈے دھوئی سے بات کرتے ہوئے کہا۔

ہاں۔ ایسا ہی ہو گا۔ ہمزی نے کہا۔

اوکے۔ گذرا بانی۔ پرسوں پھر بات ہو گی۔ پر نس آر تھر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ شتم ہو گی تو ہمزی نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے بھرے پر الٹینان کے تاثرات تھے۔ اسے معلوم تھا کہ اُسکی سینڈ میں ایک بوڑھا آدمی بنکوک اس رہتا ہے جو اس پورے علاقے حتیٰ کہ صحرا کے بھی ذرے ذرے کو جانتا ہے۔ اسے تینیں تھا کہ وہ بلیک سینڈ کا اشارہ سنتے ہی کچھ جائے گا اور پھر اسے بیباری کا محل وقوع بھی آسانی سے معلوم ہو جائے گا۔ اس لئے وہ پوری طرح ملٹسن تھا۔

بعد وہ سب ایک اعلیٰ ناٹپ کے ہوں لے ایک کرے میں اکٹھے موجود تھے۔ عمران نے روم سروں والوں کو فون کر کے بات کافی کرے میں ہی ملگوائی تھی کیونکہ ان علاقوں میں کافی یا بات کافی بہت کمی جاتی تھی۔ سبھاں زیادہ شراب پینے کا ہی رواج تھا۔ امراء زیادہ قیمتی شراب پینے تھے جبکہ متوسط اور غریب طبقہ کم قیمت شراب پیتا تھا۔ اس نے بال میں جنہے کر کافی طلب کرتا اور پہنچا، بہت سی لفڑیں کامرا کریں جانے کے متادف تھے۔

عمران صاحب۔ کیا آپ نے سبھاں آئے سے بچتے کسی کو اپنی آمد کے بارے میں اطلاع دی ہے۔۔۔ اچانک ساطھ نے عمران سے مناٹپ ہو کر ہکا تو عمران کے ساتھ ساتھ یاتی ساتھی بھی ہونک پڑے۔

”نہیں۔ صرف کل کب کے مالک اور جنل سینگھ سار جنت کو میں نے فون پر کہا تھا کہ میں یورڈے کو اس کے پاس بیٹھ کر اسے معادوں سے بھی دون گا اور معلومات بھی حاصل کر لوں گا۔ کیوں۔ تم نے کیوں پوچھا ہے۔ کوئی خاص بات ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔

”ہاں۔ ہماری سبھاں مگر انہی ہو رہی ہے اور جنکنگ بھی۔۔۔ صاحب نے ہرے سنجیدہ لمحے میں ہکا تو سب کے ہمراں پر حریت کے تاثرات ابھر آئے۔ حق کہ عمران کے ہھرے پر بھی حقیقی حریت کے تاثرات موجود تھے۔ کیونکہ ابھی تک اسے نہ کسی مگر انہی کا احساس ہوا تھا اور نہی کسی جنکنگ کا۔

عمران اپنے ساتھیوں میت گورنی سے براہ راست لاں ڈیکھ آگئی تھا۔ گو اس کے نے اسے دو بیس جنیں جدیں کرنا پڑی تھیں اور ایک طویل چکر اسی پہاڑ کا لامپا تھا کہ وہ گورنی سے لاں ڈیکھنے کے لئے ناکسی کو کر اس شکر ناچاہتا تھا، وہ گورنی سے ناکسی اور ناکسی سے لاں ڈیکھ کے درمیان تو بہت کم فاصلہ تھا۔ لاں ڈیکھ خاصاً بڑا شہر تھا اور وہ ناکسی کے مشہور زمانہ صحرائی سرحد پر ہی واقع تھا۔ اس طرح ناکسی بھی اس صحرائی سرحد پر تھا۔ میں ریس میں سے اتر کر وہ بیرون ہی شہر کے اندر ورنی سے کی طرف بڑھنے لگے کیونکہ انہیں حقیقت میں جانا تو کلی کلب تھا لیکن عمران چاہتا تھا کہ کلی کلب جانے سے بچتے ہو اپنی رہائش کا کوئی بندوبست کر لیں کیونکہ انہوں نے کلی کلب کے بعد سوئیں کی رہائش گاہ پر جا کر دہاں ریڈ کارڈ کے پرانے آدمی سے لیبارٹری کے بارے میں مخصوصات حاصل کرنی تھیں اور پھر تھوڑی در

"کیا تم درست کہہ رہی ہو۔..... عمران نے سنبھالے لجئے میں پوچھا۔

"بھی ہاں۔ بس ٹرینیٹل پر ہم جسمے ہی بس سے اڑ کر بیرونی گیت کی طرف بڑھئے تو میں نے دہان میو ہو دو آدمیوں کو چونک کر ایک دوسرے کو معنی ضرور نظرؤں سے دیکھتے اور ہماری طرف اشارہ کرتے دیکھا تھا۔ یہیں سیرے ذہن میں یہ بات تھی کہ مجھے دیسے ہی دام ہوا ہو گا۔ یہیں پھر میں نے ان میں سے ایک آدمی کو اپنے یونچے ہماب اس ہوتل ہجک آتے ہوئے دیکھا۔ راستے میں اس آدمی نے تین افراد کو ہمارے پارے میں خصوص اشارے کئے اور ان تینوں نے اس انداز میں سر بٹائے۔ جسمے وہ اس کی بات کھو گئے ہوں۔..... صاحب نے کہا۔

"اوہ، اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہماری یہ ٹرینیٹل لاں بھی ان پر آشکارا ہو گی ہے۔ ویری بیٹے۔..... عمران نے کہا۔

"یہیں بھیں تو سارے راستے اسجا کوئی احساس نہیں ہوا۔..... صدر نے کہا۔

"میں بھی اب ہجک اس نے خاموش تھی کہ مجھے خود اس بات پر یقین نہ آ رہا تھا یہیں میں نے سوچا کہ نہ بتانے سے بتا دینا ہبتر ہے۔ اس سکتا ہے کہ یہ سب سیرا وہم ہو یہیں اگر ایسا ہدہ ہوا تو ہم غلط میں مارے بھی جا سکتے ہیں۔..... صاحب نے سنبھالے لجئے میں کہا۔

"صاحب درست کہہ رہی ہے۔ میں نے بھی بس ٹرینیٹل سے دو افراد

کو اس انداز میں چونکتے دیکھا تھا یہیں میں نے اسے لٹکرا داکر دیا تھا۔ بہر حال ہمیں محکماں اور پوکار رہتا ہو گا۔..... جو یانے کہا۔

"بہت خوب صاحب۔ تم نے واقعی بروقت ہمیں خردوار کر دیا ہے ہو سکتا ہے کہ اس سارہ جست نے اپنے طور پر کوئی گیم کھیلنے کی کوشش کی ہو۔ اب ایسا ہے کہ میں اور جو یا کلپ سارہ جست سے ملنے جائیں گے جبکہ تم لوگوں نے میلحدہ رہ کر ہماری تگرانی کرنی ہے۔..... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ ہمارے موجودہ جیلیتے و فوجہ تو انہوں نے جھیک کرتے ہوں گے اس نے اس قسم کی اختیارات کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ یا تو ہم اکنہ جائیں یا پھر یا ملک اپ کر کے ہماب سے میلحدہ میلحدہ تکل جائیں اور اپنے اپنے طور پر میلحدہ میلحدہ مختلف ہوتلوں میں رہائش اختیار کریں۔..... صدر نے کہا۔

"اس سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ تم سب ہمیں رہو۔ میں اور جو یا جا کر اس سارہ جست کے علاقے سے سب کچھ اگلوں کر پھر اس سو سینی کی کوئی غصی تھک دلچسپی جائیں گے۔ اس طرح وہ گروپ کے جکڑ میں ہی رہ جائیں گے جبکہ ہم کام کر گوریں گے۔..... تشور نے کہا۔

"اس کے لئے تم ایکیلے ہی کافی ہو۔ جو یا کو ساتھ لے جانے کا کیا مطلب ہوا۔..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

"تشور صاحب میں جو یا کو ساتھ رکھنا باعث برکت کجھے ایسا۔..... صاحب نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

چا تھا اس نے آواز سنتے ہی بہجان گیا۔

”میں مائیکل بول رہا ہوں۔ آج یوزڈے ہے۔..... عمران نے اشارہ دیتے ہوئے کہا۔

”میں بہجان گیا ہوں۔ آپ کہا سے بات کر رہے ہیں۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”میں اور میرے ساتھی لاس دیکھ لائی گئے ہیں۔ کیا تم لی کب ا جائیں تاکہ آپ کو بحث کی جاسکے۔..... عمران نے کہا۔

”آپ ہمارا میرے کلب مت آئیں کیونکہ ہمارا ان لوگوں کے اوپری موجود ہیں جن کے بارے میں بات ہوتی ہے۔ اس نے جو، وہ ساتھی ہے۔ آپ شیرن کلب کی جائیں۔ ہمارا ایک سپر اکاؤنٹر نہیں ہے۔ اسے آپ اپنا نام بتائیں گے تو وہ آپ کو ایک مخصوصی کرے میں پہنچا دے گا۔ ہمارا میں موجود ہوں گا۔ ساری بات بھیت دیں ہو گی۔ اس کے بعد آپ بھی فارغ اور میں بھی۔..... سار بحث نے کہا۔

”تحسیک ہے۔ لکنی در بعد ہمارا آپھیں۔..... عمران نے پوچھا۔

”ایک گھنٹا بعد۔ لیکن بحث لفڑی، وہی سمجھیک وغیرہ قبول نہیں کیا جائے گا۔..... سار بحث نے جواب دیا۔

”اوکے۔..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

”کیا ہوا۔..... صدر نے پوچھا کیونکہ فون میں لاڈنگ کا بہن موجود نہ تھا اس نے دوسری طرف سے آنے والی آواز عمران کے

”صدر کی تجویز درست ہے۔ ہم سب کو اکٹھے ہیاں جاتا چاہیے تاکہ ہو کچھ بھی ہواں سے مل کر منتظر کے۔ میخدہ علیحدہ ہونے کی صورت میں اتنا ہم ایک دوسرے کے تھوڑے کے تھوڑے ہے جو میں بلاوجہ بھنس جائیں گے۔..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے باہم بڑھا کر سامنے رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور فون بھس کے پیچے موجود سفیہ رنگ کے بہن کو پریس کر کے اس نے اسے دائرہ کرد کیا اور پھر انکو اکاؤنٹر کے نمبر پر لیں کر دیتے۔

”انکو اکاؤنٹر پہنچی۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سناتی دی۔

”لکی کلب کا نمبر دیں۔..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے بعد لمحوں کی خاموشی کے بعد نمبر بتایا گیا تو عمران نے کریاں دیا اور پھر فون آنے پر اس نے انکو اکاؤنٹر کا بتایا ہوا نمبر پر لیں کر دیا۔

”لکی کلب۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سناتی دی۔

”جزل تنفس سار بحث صاحب سے بات کرائیں۔ میں مائیکل بول رہا ہوں۔..... عمران نے کہا۔

”ہوں۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”لیں۔ سار بحث بول رہا ہوں۔..... بعد لمحوں بعد ایک بھاری مراد آواز سناتی دی۔ عمران بجولنکہ بھلے فون پر سار بحث سے بات کر

صالح کو دیکھ رہے تھے اس سے بھی ظاہر ہوتا تھا کہ نیکی ڈرائیور ان کے بارے میں جو رائے رکھتے تھے وہ درست تھی لیکن سوائے دیکھنے کے اور کسی قسم کی حرکت ان سے سرزد نہ ہوئی اور عمران اپنے ساتھیوں سمیت ہال میں داخل ہو گیا۔ پھر وہ سب کا ذمہ کی طرف مڑ گئے جہاں چار افراد موجود تھے جن میں سے تین سروس دے رہے تھے جیکہ ایک آدمی سٹول پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کی لفڑی پورے ہال کا اس طرح جائیداً لے رہی تھیں جیسے اس نے ہال میں ہونے والے ہر دو قلعے کی باقاعدہ روپورت کرتی ہو۔ جب عمران پہنچنے ساتھیوں سمیت کاظمی کے قریب بیٹھا تو وہ آدمی ہے اختیار سٹول سے اٹھ کر کھدا ہو گیا۔

"لیں سر۔ فرمائیتے سر۔"..... اس آدمی نے ہر بڑے موذ بات لجھے میں کہا۔

"بھیں سپر ائزر ٹوٹی سے ملتا ہے۔"..... عمران نے کہا تو اس نے اثبات میں سر بیٹایا اور ایک طرف کھڑے ایک آدمی کو اشارے سے اپنے پاس بیٹایا۔

"سپر ائزر ٹوٹی کو بیٹاؤ۔ جلدی۔"..... اس بار اس کا بھی خاص تکمیل تھا۔

"لیں سر۔"..... اس آدمی نے موذ بات لجھے میں کہا اور تیری سے ٹرکر ہال کے آخر میں موہو دیکھ رہا داری میں غائب ہو گیا۔ تھوڑی در ب بعد وہ واپس آیا تو اس کے پیچے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا غنڈہ نہ

ساتھی دسن کے تھے اور عمران نے انہیں لفڑکوی تفصیل بتا دی۔
"اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ اسے ہمارے بارے میں
تم تفصیل کا جھٹکے سے علم ہے۔"..... صدر نے کہا۔
"ہاں۔ درست وہ پوچھتا کہ ہم کتنے افراد آئیں گے۔"..... عمران نے
کہا۔

"اس کا بھیں درست جگہ بلانے کا مقصد ہے کہ اس کی بیت میں
کھوٹ ہے۔"..... صالح نے کہا۔

"بھیں۔ بیٹھنے تو ایسی کوئی بات نہیں۔ وہ پرنس آر جم سے ہے۔
وہ بہت بڑا لیکنسر ہے۔"..... عمران نے کہا اور پھر ایک گھٹ
بعد وہ سب اٹھے اور ہوٹل سے باہر آ کر وہ نیکسیوں میں سوارہ کر
ہیرن کلب کی طرف روانہ ہو گئے۔ انہیں نیکسیاں اس لئے ہاتھ کرنا
پڑیں کہ ہیرن کلب لاس ڈیگر کے انتہائی مسافتات میں داقع تھا اور
دہاں تک بیتل جانے کا مطلب تھا کہ انہیں ذیجھ دو ٹھنڈے اور الگ
چاتے۔ ہیرن کلب وہ منزل عمران نے تھی۔ نیکسیوں نے انہیں
کپاڈنڈا گیت سے باہر ہی ڈر اپ کر دیا کیونکہ ڈرائیوروں نے انہیں
بیٹایا کہ ہیں آنے جانے والے لوگ خاصے بد نام خلائے ہیں۔ اس
لئے وہ زبردستی بھی ان کی نیکسیوں پر قبضہ کر سکتے ہیں چنانچہ عمران
نے کپاڈنڈا گیت کے باہر ہی ڈر اپ ہونے پر رضا مندی ظاہر کر دی۔
کلب میں آنے جانے والے لوگ واقعی انتہائی تخلی سطح کے لوگ ہی
دکھائی دے رہے تھے اور خاص طور پر وہ جن نظرؤں سے جو یا اور

آدمی تھا۔ اس کے سینے پر سر و انگر کا چمچ موجود تھا۔

”ٹوٹی۔ یہ صاحب اور ان کے ساتھی تم سے ملتے آتے ہیں۔“
کاڈنڑیں نے ٹوٹی سے مخاطب ہو کر کہا۔

”لیں۔ سر۔ قربانیے۔“ ٹوٹی نے بخوبی عمران اور اس کے
ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”میرا نام مائیکل ہے اور یہ میں ہے ساتھی ہیں۔“..... عمران نے
سکراتے ہوئے کہا تو ٹوٹی نے اختیار ہو گئے اس سے کہ اور کس انداز
میں پہنچ ملا جاتے ہوئی ہے۔ عمران کے پیچے اس کے ساتھی بھی اندر
داخل ہوئے تو ان کے عقب میں دروازہ بند کر دیا گیا۔

”میرا نام سارہ بنت ہے۔“..... آفس میں موجود آدمی نے
سکراتے ہوئے کہا۔

”میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔“..... عمران نے
کہا۔

”ترشیف رکھیں۔“..... سارہ بنت نے سکراتے ہوئے کہا اور پھر
وہ سب میں کی دوسری طرف موجود کر دیں ہے بیٹھ گئے۔

”آپ کیا بینا پسند کریں گے۔“..... سارہ بنت نے جبے مہذباد
لکھ گئے کہا۔

”بینے پانے کو سہنے دیں۔“ ہم جلد از جلد مسئلہ حل کرنا چاہتے
ہیں۔“..... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔“ محاو نہ ٹھیک ہے دیں۔“ ہم آپ کو معلومات پہنچا کر
کھو لاؤ۔“..... سارہ بنت نے سکراتے ہوئے کہا تو عمران نے

”میرے پاس ساقع ساقع عورتیں بھی شامل تھیں جو اونکیلے میں
صرف تھے۔“ ایک سامنے پر راہداری تھی۔ ٹوٹی اس راہداری کی
طرف مڑ گیا۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا۔ ٹوٹی نے دروازہ
کھولا اور ایک طرف ہٹ گیا۔

کوٹ کی اندر رونی جیب سے بڑے کرنی نوٹوں کا ایک بندل تال کر
سارہ جنت کے آگے رکھ دیا۔ سارہ جنت نے بندل انھایا اور تیری سے
اسے گناہ شروع کر دیا۔ عمران اور اس کے ساتھی خاموش ہیں چونکہ
انداز میں پیٹھے رہے۔

”اوکے۔“ سارہ جنت نے سجز کی دراز کھول کر بندل اندر رکھتے
ہوئے کہا۔

”پرنس آر تمہارا وقت سوتینی کی حوصلی میں موجود ہے۔ رات
باہر سٹک کے بعد اس کی واپسی ہوگی اور سوتینی کی حوصلی آکسن روڈ پر
سکنی نہ رہے۔“ سارہ جنت نے آگے کی طرف جگہتے ہوئے بڑے
پر اصرار سے سٹک میں کہا۔

”پرنس آر تمہارا عطیہ اور قدو قامت بھی بتا دو۔“ عمران نے
کہا۔

”سوری۔ یہ بات ہمارے درمیان میں نہیں ہوتی تھی۔ اگر تم
ایسا پاچلتے ہو تو مزید رقم دننا ہوگی۔“ سارہ جنت نے کہا تو عمران
نے کوٹ کی دوسری اندر رونی جیب سے بڑے کرنی نوٹوں کا چھوٹا
بندل تال کر اس کے آگے رکھ دیا۔

”یہ بیکن ہزار والریز ہیں اور اس کے بعد ہماری جیسیں خالی
ہیں۔“ عمران نے کہا۔

”ٹکری۔ یہ کافی ہیں۔“ سارہ جنت نے کہا اور اس بار اس نے
گنے بغیری بندل انھا کر میز کی دراز میں رکھا اور پھر اس نے جھٹکے کی

طرح آگے جھک کر پرنس آر تمہارا عطیہ اور قدو قامت کے پارے میں
تفصیل بتا دی۔

”سیا تم کسی طرح یہ باتیں کفرم کر سکتے ہو۔“ عمران نے
کہا تو سارہ جنت بے اختیار بچوں کی پارے

”کوئی نہیں۔“ سارہ جنت نے بچوں کی پارے

”یہی کہ پرنس آر تمہارا سوتینی کی حوصلی میں موجود ہے اور اس کا
واقعی سیکھی ہے جو تم نے بتایا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”اوہ نہیں۔ سوری۔ میں نے اسی لئے تو اپنے کلب میں جیسیں
نہیں بلایا کہ دہان لجھ ہو سکتی تھی۔ اگر پرنس آر تمہار کو معلوم ہو گی
کہ میں اس کے پارے میں کچھ جاتا ہوں تو وہ مجھے میرے کلب
سیست جلا کر راکھ کر دے گا۔ وہ ایسا ہی آدمی ہے اور اسے بھیشتم
پرنس آر تمہار کوئی نہیں بچھانا سوائے میرے۔ یہ تو مجھے رقم کی اہل
ضد ورت تھی اس لئے میں نے جیسیں بتا دیا ہے۔“ سارہ جنت نے
کہا۔

”تم ایک بھی کسی بھنسی میں بھی کام کرتے رہے ہو۔“ عمران
نے کہا تو سارہ جنت بے اختیار اچھل پڑا۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ جیسیں کسے معلوم ہوا۔ میں تو جیسیں ہیلی بار
دیکھ رہا ہوں۔“ سارہ جنت نے حریت بھرے لئے میں کہا۔

”میرے ذہن میں ہمارا بھرہ موجود ہے۔ اس لئے پوچھ بہا
تما۔“ عمران نے کہا۔

ترین ضرورت کے تم اتنا بڑا رسک نہیں لے سکتے اس لئے رہتے تو
اور مزید رقم چاہتے تو وہ بھی میں جمیں دے سکتا ہوں۔..... عمران
نے سکراتے ہوئے کہا۔

• تم سب کچھ جاتے ہو۔ سب کچھ۔..... سارجنت نے راتے
ہوئے لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کار سیور اٹھایا
اور تیزی سے نمبر لیں کرنے شروع کر دیے۔

• سارجنت بول رہا ہوں انھیں جو کچھ سوچا تھا وہ سب غلط ہے
کیونکہ ان کا تعلق سرکاری ہمجنی سے ہے۔ تم اپنے آدمیوں کو فوراً
ہر قسم کے اقدامات سے روک دو۔..... سارجنت نے تیز لمحے میں
کہا۔

• تفصیل بعد میں۔ جیسے میں نے کہا ہے ویسے کرو۔ درد سرکاری
ہمجنی کے کام میں مداخلت سے ہمارا سب کچھ فتح ہو جائے گا۔
سارجنت نے جھلائے ہوئے لمحے میں کہا۔

• تم خود ہمجنی سے متعلق رہی ہو۔ اس لئے تم سے زیادہ بہتر
اور کون ان محاملات کو بھی سکتا ہے۔..... سارجنت نے دوسری
طرف سے سننے کے بعد کہا اور رسیغور رکھ دیا۔

• صدر مائنکل یا جو بھی آپ کا نام ہے پلیز ایک بات کا خیال
رکھیں کہ میرا نام در میان میں نہ آئے۔ اگر آپ کا تعلق ہمجنی سے
نہ ہوتا تو شاید مجھے یہ کہنے کی ضرورت نہ پڑتی۔..... سارجنت نے کہا
تو عمران بے اختیار ہنس چڑا۔

• تو تم ہمجنی کے آدمی ہو۔..... سارجنت کے لمحے میں اس بار
خوف کی ہلکی سی روش تھی۔

• تم نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔..... عمران نے کہا۔
• ہاں۔ سات سال قبل تک میں انکریمیا کی ایک ہمجنی سے
متعلق رہا ہوں۔ پھر میں نے ہمجنی پھر کر کب بزرگ اختیار کر دیا
تھا۔..... سارجنت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

• چهار اتحاق بیک لارڈ ہمجنی سے تو نہیں تھا۔..... عمران
نے کہا تو سارجنت کے پیہرے پر خوف کے مزید تاثرات اپنائے۔
• ہاں۔ لیکن تم کیسے جاتے ہو اس بارے میں۔ کیا واقعی چہار
اتھاق بھی کسی ہمجنی سے ہے۔..... سارجنت نے راتے ہوئے
لمحے میں کہا۔

• محل کرائی باتیں نہیں کی جاتیں۔ جیسی معلوم تو ہے۔
میرے ذہن میں چہار بہرہ مکمل رہا تھا۔ اس لئے میں نے پوچھا تھا
اور اب جبکہ بات واضح ہو چکی ہے۔ اب مجھے یاد آگیا ہے کہ چہارے
ساتھ کب اور کس انداز میں ملاقات ہوئی ہوگی اور مزید یہ بھی بتا
دیں کہ لاچ کا تیجے ہے حد بر انکلتا ہے۔..... عمران نے سکراتے
ہوئے کہا۔

• سہ، سہ۔ میں چہاری رقم والیں کروتا ہوں۔..... سارجنت کا
بہرہ اب خوف سے بھر سا گیا تھا۔
• نہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ تم کس انداز کے آدمی ہو۔ بغیر اشد

تم نے سکھداری سے کام یا ہے سارہست۔ مجھے خوشی ہے کہ تمہیں بھٹکے کی طرح اب بھی معاشرات کی بکھر بوجہ ہے ورنہ جہاڑے آدمیوں نے جس طرح نہیں ٹریپل سے ہماری تگرانی شروع کی تھی تم اور جہاڑے آدمی اب تک زمین میں دفن ہو چکے ہوتے یعنی سیرے ڈین ہیں جہاڑی جو تصور موجود تھی میں اس وجہ سے خاموش ہوا تھا۔ تم ہے فکر رہو۔ جہاڑا نام درمیان میں نہیں آئے گا۔ لگا پالی۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”تحییک یو۔“..... سارہست نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور پھر عمران اور اس کے ساتھی اس آفس سے باہر آگئے۔ تھوڑی درج بعد وہ کلب سے بھی باہر آگئے۔

”سوائے ہو یا کے باقی تم سب واپس ہو ٹل جاؤ۔“ میں ہو یا سیست اس پرنس اور تحریر سے ملوں گا اور اس سے لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کر کے واپس ہو ٹل آجائوں گا۔ پھر آنندہ لامھ مغل ملے کریں گے۔..... عمران نے کہا۔

”میں جہاڑے ساتھ چلوں گا۔“..... تنر نے اصرار بھرتے لیجے میں کہا۔

”میں بھی۔“..... صاحب نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سائنس لیا۔

”ٹھیک ہے۔ آؤ سب چلتے ہیں۔“..... عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا تاکہ اگے چوک سے خالی ٹیکسیوں کا بندوبست کیا جاسکے۔

اک لینڈ ناکسی کا ایسا علاقہ تھا جہاں خاصی بڑی اور وسیع رہائشی کو نہیاں تھیں یعنی سب خاصی پرانی دفعہ قطع کی تھیں اور انہیں تعریف ہوئے بھی خاصا مردہ گزر چکا تھا یعنی اس کے پاہو دوہ آج بھی اپنی قدامت کے پاہو دیکھنے والوں کو صرف ممتاز بلکہ خاصا رعرووب کر دیتی تھیں۔ ان میں رہائش پذیر افراد بھی وہ تھے جو کسی بھی لمحات سے محاذیرے کے اسرار تین افراد تھے جن میں تاجر بھی تھے، صنعت کار بھی۔ سلکر بھی اور غیر قانونی کام کرنے والے بھی۔ اور اک لینڈ میں ایک کوٹھی میں بوڑھا جنکے اس بھی رہتا تھا۔ جنکے اس جب جوان تھا تو متوسط طبقے کا آدمی تھا یعنی اسے صحراء میں گھونٹنے پھرنے کا فطری طور پر جنون تھا پھر تاچھے اس نے اسے اپنا پیشہ بنایا تھا اور وہ صحرائی گائیڈ بن گیا اور صحرائیں سیاحوں کو لے جاتا اور وہاں

در بان نے اہتمائی مودباد لجئے میں کہا۔ شاید اسے ہٹلے سے، ہمزی کی آمد کے بادرے میں بیتا دیا گیا تھا۔ تھوڑی در بعد ڈر پچالک کھل گیا اور ہمزی کار اندر لے گیا۔ صحن میں حد ڈر اور کشادہ تھا۔ ایک طرف وسیع و عریض کار پورچ تھا جس میں جدید ماڈل کی کاریں موجود تھیں۔ ہمزی نے کار پورچ میں لے جا کر روکی اور پھر وہ بیچے اترا ہی تھا کہ در بان پچالک بند کر کے اس کے پاس بیچ گیا۔

”لیے جاہب..... در بان نے کہا اور عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ ہمزی اس کے پیچے چل رہا تھا۔ وہ چون کہ ہٹلی بارہ بہان آیا تھا اس نے ” اس قدم و فتح کی لین کن اہتمائی وسیع و عریض رہائش گاہ کو بڑی حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ تھوڑی در بعد اسے ایک وسیع یکن خوبصورت اور قیمتی فرنچی سے آرامست درائیٹ روم میں ڈپھا دیا گیا۔

” تشریف رکھیں۔ میں آپ کی تشریف آوری کی اطلاع دتا ہوں..... در بان نے کہا اور واپس چلا گیا۔ تھوڑی در بعد ایک اور ملازم آیا۔ اس کے پاٹھ میں ایک ٹرے تھی جس میں مشروب کا گلاس موجود تھا۔

” صاحب ابھی آرہے ہیں۔ وہ تمازیں اس لئے انہیں بہان آئے میں بچھو منٹ لگ جاتیں گے..... اس آدمی نے مشروب کا گلاس ہمزی کے سامنے میز پر رکھتے ہوئے اہتمائی مودباد لجئے میں کہا تو ہمزی نے اخبارات میں سرہلا دیا۔ ملازم واپس چلا گیا تو ہمزی نے مشروب

ان کی رہائش، سری اور تقریب کے تمام انتظامات کرتا۔ آہست آہست اس نے پاقاعدہ کمپنی بنالی اور پھر اس کمپنی نے اتنی ترقی کر لی کہ جنکے اس کا شمارہ ناکس کے امراء میں ہوتے رہا۔ ہمزی کی کار اس وقت آک لینڈنگ کی ایک چوڑی سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس نے جنکے اس سے فون پر ملاقات کا وقت لے لیا تھا۔ جنکے اس ان دونوں قدرے بیمار تھا لیکن ہمزی کے ساتھ اس کے بچہوں کے پرانے ملاقات تھے اور وہ دلکش جب بھی جائی تھا تو ہمزی سے ضرور ملاقات کرتا تھا۔ اس لئے جب اسے معلوم ہوا کہ ہمزی بہان ناکسی آیا ہوا ہے تو اس نے پاہنچوں بیماری کے اسے اپنی رہائش گاہ پر مدحور کر لیا اور اس وقت ہمزی اس کی کوئی گلائش کر رہا تھا اور پھر ایک بھازی سائز کے پچالک کے سامنے اس نے کار روک دی۔ ہی جنکے اس کی رہائش گاہ تھی۔ قدم و فتح کی حوصلی نہ کوئی تھی جسے دیکھنے سے ہی آدمی پر مرغوبیت سی طاری ہو جاتی تھی۔ ہمزی نے باران بجا بیا تو بھازی سائز کے اس پچالک کے کونے میں ایک کھڑکی کھلی اور ایک اور صیر عمر لیکن حد رست و تو انا آدمی باہر آگیا۔ اس کے پاٹھ میں مشین گن تھی۔

” میں سر..... اس آدمی نے خور سے ہمزی کو دیکھتے ہوئے کہا۔ جنکے اس سے کہو کہ ہمزی آیا ہے۔ سری اس سے فون پر ملاقات مٹے ہے۔ ہمزی نے کہا۔

” میں سر۔ میں پچالک کھولتا ہوں۔ آپ کار اندر لے آئیں۔

”خفیہ لیبارٹری اور صحرائیں۔ نہیں میں نے تو آج تک نہ سنا اور یہی دیکھا ہے۔ میں تو کروڑوں بار صحرائیں گیا ہوں اور اب میری کمپنی کے لوگ جاتے رہتے ہیں۔ میں تو ہمیں بار تمہارے من سے سن رہا ہوں۔۔۔۔۔ جنکوں نے حریت بھرے لئے میں کہا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ چبول رہا ہے۔

”کیا نہیں بلیک سینڈز کے بارے میں کچھ معلوم ہے۔۔۔۔۔ ہمیزی اس نے کہا تو جنکوں نے ہم تک پڑا۔

”بلیک سینڈز۔۔۔ہاں وہ صحرائے تقریباً درمیان میں ایک خاص دیسخ طلاق ہے جہاں کی بست کارنگ دوسرے علاقوں سے قدرے سیاہی مائل ہے جہاں ہر وقت انتہائی خوفناک طوفان آتے رہتے ہیں۔ اس قدر خوفناک کہ انسان تو کیا اگر فوجی لیتک بھی وہاں پہنچ جائے تو ملکوں کی طرح اوجانے۔ اس نے جہاں کوئی نہیں جانتا۔۔۔۔۔ جنکوں نے ہواب دیا۔

”کیا اس بلیک سینڈز کے علاقوں میں لیبارٹری ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔ ہمیزی نے کہا۔

”نہیں۔۔۔ایسا میرے خیال میں تو ممکن ہی نہیں ہے۔۔۔۔۔ جنکوں نے کہا۔

”ریڈ کارڈ کے چیف پرنس آر تھر کو جانتے ہو۔۔۔۔۔ ہمیزی نے پوچھا۔

”ہاں۔۔۔وہ میرا بہت اچھا دوست ہے۔۔۔۔۔ کیوں۔۔۔۔۔ جنکوں نے

سپ کرنا شروع کر دیا۔۔۔ مژووب خاصا لذیذ اور فرحت بخش تھا۔۔۔ اس نے ہمیزی کو بے حد پسند آیا۔۔۔ ابھی اس نے گلاس خالی ہی کیا تمہارے ذرا سینگ روم کا دروازہ کھلا اور ایک لبے قو اور بھاری جسم کا مالک یوزھا آدمی آہست آہست چلتا ہوا اندر داخل ہوا۔۔۔ اس کا بہرہ ہذا، سرگنجہ اور آنکھیں بھی بڑی بڑی سی دکھانی دے رہی تھیں۔۔۔ بوڑھا ہونے کے باوجود اس کی آنکھوں میں تیز چکتی تھی۔۔۔۔۔ جنکوں نے تھا۔۔۔۔۔ ہمیزی اس کے استقبال کے لئے اخذ کروڑ ہوا۔

”آج تو میرے لئے احتیاطی خوش قسمت دن ہے کہ ایکریما کی طاقتور ترین ”جنپی کا سیشن چیف خود جل کر میرے غائب ہونے پر آیا ہے۔۔۔۔۔ جنکوں نے صاف کے بعد سکراتے ہوئے کہا۔

”اگر اتنی بڑی عملی طریقہ خادم ہے تو پھر اسح خادم کیما ہوتا ہے۔۔۔۔۔ ہمیزی نے سکراتے ہوئے کہا اور جنکوں سے اختیار انس پڑا۔۔۔ تھوڑی درجک ان دونوں میں رسی یا تیس ہوتی رہیں۔۔۔

”میرے ہمراں تمہارے پاس آنے کا ایک خاص مقصد ہے جنکوں۔۔۔۔۔ ہمیزی نے ملکت سنبھیہ ہوتے ہوئے کہا۔

”ہاں کوئی میں جو خدمت کر سکوں گا ضرور کروں گا۔۔۔۔۔ جنکوں نے بھی سنبھیہ ہوتے ہوئے کہا۔

”جہاں صحرائیں حکومت ایکریما کی ایک خفیہ لیبارٹری ہے جسے کوڈ میں بیوہا کس کہا جاتا ہے۔۔۔۔۔ اس لیبارٹری کا محل وقوع جاتا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ ہمیزی نے کہا۔

کہا۔

اس نے بتایا ہے کہ لیبارٹری بلیک سینڈز میں ہے۔ اس سے کل پات ہوتی تھی۔ اس نے تفصیل بتانے کے لئے آنے والی کل کا وقت دیا ہے۔ آج دو لاک ڈنگی ہوا ہے۔ میں نے سوچا کہ اس کے آنے سے بڑے اپ سے معلوم کروں۔ لیکن اب کیا ہو سکتا ہے۔ اب تو کل یہ دو ایس ناکسی آئے گا تو بتائے گا۔ ہمزی نے کہا۔

اگر تم کہو تو میں ابھی چہاری بات اس سے کراؤتی ہوں۔ میں معلوم ہے کہ وہ ہر یورڈے کو اپنی دوست موئی سے نہ لے لے جائے اور سوئی ٹھیک ہے۔ ابھی طرح چاہتی ہے۔ جیکوں سے

s4sheikh@gmail.com

آپ کا مطلب ہے کہ پرانی آرختر نے مجھ سے ملطط بیانی کی ہے۔ ہمزی نے ہوت پڑھاتے ہوئے کہا۔

ملطط بیانی تو ہمیں کہ سکتا۔ یہ او سکتا ہے کہ بلیک سینڈز کے اور گرد کہیں لیبارٹری موجود ہو۔ البتہ عین اس ملatta میں نہیں۔ سعی۔ وہی کیا تم کنزہم ہو کہ پرانی آرختر کو اس کا علم ہو گا۔ جیکوں سے کہا۔

ہاں۔ وہ شروع سے اب بحکم وہاں سپالی کرتا رہتا ہے اور تین پار خود بھی وہاں کا پکڑ گا آیا ہے۔ اس نے خود میرے سامنے اس بات کا اقرار کیا ہے۔ ہمزی نے کہا۔

تم اس لیبارٹری کے بارے میں کیوں جانتا چاہتے ہو۔

دوسری بات یہ کہ یہ لیبارٹری قبل چہارے سرکاری ہے اور تم بھی ایک بہت بڑی سرکاری بھروسی سے مستحق ہو۔ تو کیا تم سرکاری طور پر اس بارے میں معلومات حاصل نہیں کر سکتے۔ بھروسی نے کہا۔

s4sheikh@gmail.com

میں آپ کو غفتر طور پر میں منظر بنا دیتا ہوں۔ پاکیشی سے ایکریسین و بھروسی نے میاں سازی کے سلسلے میں ایک پر بڑا یہیں ہے۔ پر لہ ایکریسین سائنسدانوں کی کمپ میں نہیں آسکتا تو یہ قیصہ ہوا کہ اس پر بڑے کو لیجاد کرنے والے سائنسدان کو انداز کر لیا جائے۔ سچانے الہامی ہوا اور پر بڑا یہ پر لہ اور اس سائنسدان دونوں کو پیروں کس لیبارٹری میں بیوگا دیا گیا۔ بتایا گیا ہے کہ یہ ایکریسین کی سب سے بڑی اور اہم لیبارٹری ہے اور اسے تاب سکرٹری کیا گی ہے پاکیشی سکرٹری سروس کو دیباکی طفڑناک ترین بھروسی کھا جاتا ہے۔ عام طور پر بھی مٹھوڑ ہے کہ یہ لیبارٹری دیاست ناکس میں واقع ہے اس لیبارٹری کی سکرٹری بھی رینے گلی کے ایک سیکشن کے نئے ہے جس کا چیف ارلنڈر ہے جو کچھ علم دیا گیا ہے کہ میں ناکس میں رہ کر پاکیشی سکرٹری سروس کو ناکسی میں رنس کر کے ہلاک کر دوس ساکر وہ لیبارٹری بھک ملکی ہی نہ سکیں۔ سچانے میں لپٹے سیکشن کو ساقط لے کر ناکسی آگیا۔ رینے کا درد کا پرانی آرختر میرا دوست ہے اس نے میری مدد پر آمادگی خالہ کی اب ہم یہاں کی روڑ سے موجود ہیں یہیں پاکیشی سکرٹری سروس ناکسی آئی بی نہیں اور مجھے یقین ہے کہ

وہ کسی نہ کسی طرح لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کر کے براہ راست
وہاں پہنچ جائے گی اور ہم ہبھاں تاکہیں میں ہی پہنچ رہ جائیں گے
کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں یہ بات مشہور ہے کہ ۱۰
کسی نہ کسی ذریعے سے اصل بات معلوم کر لیتی ہے۔ اس لئے میں
چاہتا ہوں کہ مجھے اس لیبارٹری کا محل وقوع معلوم ہو جائے تاکہ
میں اس کے گرد گمراہاں لوں اور جسے ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس
وہاں پہنچنے میں اسے گمراہ کر دیں۔ اس لئے میں نے پرانی آرخ
سے بات کی تو اس نے کہا کہ وہ لاس ذیگہ جا رہا ہے۔ وہ ہر یوں لئے
کو لاس ذیگہ جاتا ہے اور واپسی پر مجھے تھہر جاتے گا۔ اس کے انداز
سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ مجھے نال رہا ہے۔ صرف دیا وہ دور دیتے ہی
اس نے صرف اتنا بتایا کہ لیبارٹری بلیک سینڈز کے علاطے میں ہے
جس پر میں نے سوچا کہ آپ کو تو اس صحراء کے بارے میں ہست کر
معلوم ہے۔ اس لئے آپ سے پوچھا جائے۔ ہمڑی نے پوری
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”مجھے تو واقعی معلوم نہیں ہے۔ میں تو گذشت الہمارہ سالوں سے
بذات خود اس صحرائیں نہیں گیا۔ لیکن یہ لیبارٹری بعد میں بنائی گئی
ہو گی۔ بہر حال اگر تم کہو تو میں پرانی آرخ سے پوچھ لوں۔“ جھکلوں
نے کہا۔

”کیا وہ آپ کو بتا دے گا۔“ ہمڑی نے جو نکل کر کہا۔

”ہاں۔“ وہ صیراً ممنون رہتا ہے بلکہ یوں سمجھو کر ریڈ کارڈ کا چیف

بھی میری وجہ سے ہے۔“ جھکلوں نے جواب دیا۔
”تو غصیک ہے۔ پوچھ لیں یہیں اسے میرا نام۔“ باتیں بلکہ کوئی
بھی بھاند کر دیں۔“ ہمڑی نے کہا تو جھکلوں نے سامنے میں پر
پڑے ہوئے فون کار سیور الٹھایا اور اس کے پیچے لگے ہوئے ایک بن
کوپر میں کر دیا۔

”میں سزا۔“ دوسری طرف سے ایک موڈبائی آواز سنائی دی۔
”لاس ذیگہ میں سو سینی کی حیلی میں ریڈ کارڈ کا چیف پرانی آرخ
ہو ہو ہو گا۔ اس سے میری بات کراؤ۔“ جھکلوں نے کہا اور اس
کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ تمودی درہ بعد فون کی گھنٹی نج
انٹی تو جھکلوں نے رسیور الٹھایا اور ساتھ ہی لاڈر کا بن بھی پر میں
کر دیا۔

”پرانی آرخ سے بات کریں جب۔“ ایک موڈبائی
مرداد آواز سنائی دی۔

”ہیلو۔ جھکلوں بول رہا ہوں۔“ جھکلوں نے کہا۔
”آرخ بول رہا ہوں جتاب۔ آپ نے کیسے آن ہبھاں فون کیا ہے
کوئی خاص بات۔“ دوسری طرف سے پرانی آرخ کی آواز سنائی
دی۔

”پرانی آرخ۔ صحرائیں جو ایکر میں لیبارٹری بیٹھا کس ہے وہاں
کے سکورٹی اچارچ آرٹلٹ سے میں نے اچھائی ضروری بات کرنی ہے
اور ہو سکتا ہے کہ مجھے بذات خود بات کرنے وہاں جانا پڑے۔“ تم

کہا۔
اوے کے۔ بے حد شکریہ۔ جنگلوس نے سرت بھرے ہے
میں کہا اور اس کے ساتھ بی اس نے رسمیور کھو دیا۔
اپ کا تو بہت رعب ہے جناب۔ پرانس آر تھر نے محوی سی
نیچا ہست کی بھی ہرات نہیں کی۔ بہزی نے کہا تو جنگلوس بے
انتیار بنس پڑا۔

جہاد اکام ہو گیا۔ مجھے اس بات کی خوشی ہے۔ اب تم دوپہر کا
کھانا کھا کر جاؤ گے ایسے نہیں۔ جنگلوس نے سرت بھرے اور
فاغر ان سچے میں کہا اور بہزی نے اٹھات میں سرطا دیا۔ پھر دوپہر تک
وہ دوسرے ادھر کی باتیں کرتے رہے۔ پھر انہوں نے ڈانڈگ رومن میں با
کر کھانا کھایا۔

ادو، میں آرٹلٹ کا فون نہر پڑھنا تو بھول ہی گیا ہوں۔ اس کی تو
آئیں ضرورت پڑے گی۔ اپاٹک جنگلوس نے اس طرح پوچھتے
ہوئے کہا جسیے اپاٹک اس بات کا خیال آگیا ہے۔

تو کیا آپ دوبارہ پرانس آر تھر کو فون کریں گے۔ بہزی نے
کہا ڈانڈک اس کے پاس آرٹلٹ کا فون نہ ہے۔ وجود تھا یعنی وہ صرف یہ
دیکھنا چاہتا تھا کہ کیا جنگلوس کا پرانس آر تھر ہے اس قدر رعب ہے کہ
وہ جب چاہے اسے فون کر کے اس سے معلومات حاصل کر سکتا ہے۔
اس کے لئے واقعی نبی یات تھی کیونکہ پرانس آر تھر کا نام ایسا تھا کہ
وگ اس کے نام سے ہی خوف کھاتے تھے۔

اس لیبارٹری کو سپلائی کرتے ہو۔ آرٹلٹ نے مجھے بتایا تھا کہ تم وہاں
کئی ہار گئے ہو۔ اس لئے میں نے تمہیں سوئینی کی حوصلی میں کال کی
ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم ہر نیوز ٹسے کو دیں ہوتے ہو۔ کیا
محلِ دفعہ ہے اس لیبارٹری کا۔ جنگلوس نے قدرے تھماد لئے
میں پات کرتے ہوئے کہا۔

جناب۔ آپ تو جانتے ہیں کہ صحراء میں ایک علاقہ ہے بیک
سینڈز۔ اس کے شمال کی طرف ایک خلستان ہے جس کا نام پروڈش
ہے۔ اس پرلاش میں پلاہر ایک کمیا کا صحرائی ریزیرچ کا اداہ کام کر رہا
ہے۔ سہماں ایسی مشیزی نسبت ہے جس کے ذریعے پورے صحراء کو
بھیک کیا جاتا ہے۔ وہاں ایک کافی بڑی عمارات ہے جس کی حفاظت
ایکری میں فوجی کرتے ہیں۔ وہاں کا انچارچ کرنل جیک ہے۔ اس
کے پاس ایک سپیشل فون ہے جس سے وہ سکرٹی چیف آرٹلٹ کو
کہہ کر لیبارٹری کا اندر وہی خفیہ راست کھلوا سکتا ہے وہ درد نہیں۔ میں
بھی وہ تین بار وہاں گیا تھا تو آرٹلٹ نے کرنل جیک کی کال پر
لیبارٹری کا راست اندر سے کھولا تھا۔ اس پورے خلستان پر ایکری میں
آرٹی کا قبضہ ہے اور اس خلستان تک صحراء کے سرحدی علاقے
کوہب سے لے کر پروڈش تک سڑک بنی ہوئی ہے جسے سینڈز وے کہا
جاتا ہے اور یہ خصوصی سڑک ہے جس پر سے رہت خود تجوہ پھنسل کر
سامنے ڈوپٹی جاتی ہے۔ اس سڑک پر خصوصی جیسیں آسانی سے
چل سکتی ہیں۔ پرانس آر تھر نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے

”ہاں۔ کیوں نہیں۔“..... جنکوں اس نے کہا اور ایک بار پھر دیکھا کہ اس نے اپنے فون ایڈٹریٹ کو لاس ڈیگے میں سوئی کی جویلی میں موجود پرنز آر تھر سے بات کرنے کے لئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تمہوزی در بعد گھنٹی بیج اٹھی تو جنکوں اس نے رسیور اخراج کیا۔

”میں۔“..... جنکوں اس نے تحملناہ چھے میں کہا۔

”جناب۔“ وہاں سے فون کاں ایڈٹر نہیں کی جا رہی۔“..... دوسری طرف سے اس کے فون ایڈٹر نے منودباد لیجے میں جواب دیا۔

”ایڈٹر نہیں کی جا رہی۔“ کیوں۔“ ابھی تین چار گھنٹے ہٹلے تو اس سے بات کرانی ہے تم نے۔“..... جنکوں اس نے تیرت بھرت لیجے میں کہا۔

”ہاں رنگ تہ جا رہی ہے لیکن کال ایڈٹر نہیں کی جا رہی۔“..... جناب۔“..... فون ایڈٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ کیسے ہو سکتا ہے۔“ اچھا لاس ڈیگے میں کوب سے بات کر لازم۔“..... جنکوں اس نے کہا۔

”میں سر۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو جنکوں اس نے رسیور رکھ دیا۔

”یہ کیا ہوا۔ پرنس آر تھر اس قدر لانے والا تو نہیں ہے۔“..... جنکوں اس نے پڑھاتے ہوئے کہا۔

”ہو سکتا ہے کہ وہ سوئی کے ساتھ کہیں گیا ہوا ہو۔“..... ہمزی نے کہا۔

”وہ بہت بڑی جویلی ہے۔“ اس میں دس کے قریب ملازم ہیں۔“..... وہ سینی دہاں کسی ملک کے اندازوں میں رہتی ہے۔“ اس کے تمام شبابات افراجات پر نس آر تھر ادا کرتا ہے۔“ اس نے فون کسی نہ کسی کو تو اتنا کہنا پاچا ہے۔“..... جنکوں اس نے جواب دیا اور ہمزی نے بے اختیار ایک طویل سافس یا کیونکہ اسے یہ معلوم نہ تھا کہ سوئی اس اندازوں میں رہتی ہے۔“..... تمہوزی در بعد فون کی گھنٹی بیج اٹھی تو جنکوں اس نے باہر بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”میں۔“..... جنکوں اس نے کہا۔
”کوب لا ان پر ہے جناب۔“..... دوسری طرف سے جواب دیا

گیا۔
”ہمیلے کوب۔“ میں جنکوں اس بول رہا ہوں تاکہی سے۔“..... جنکوں اس نے کہا۔

”اوہ جناب آپ۔ حکم فرمائیں۔“ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں جناب۔“..... دوسری طرف سے اچھائی مواد باند لیجے میں کہا گیا۔
”سوئی کی جویلی دیکھی بے تم نے۔“..... جنکوں اس نے کہا۔
”میں سر۔“..... میرے ہب سے قریب بی ہے۔“..... کوب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہاں جاؤ۔“ انہیں ہیوڑ ڈے ہے اور تین پرنس آر تھر وہاں موجود ہوتا ہے۔“..... چار گھنٹے ہٹلے سری اس سے فون پر بات ہوتی ہے لیکن اب وہاں رنگ جا رہی ہے لیکن کوئی فون ایڈٹر نہیں کر رہا۔“

بھنگوں نے کہا۔

لیں سرہ میں بھی جا کر سوئیں اور اس کے دوست سے ملتے ہوں..... کو اپنے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہوا گیا تو بھنگوں نے، سیور کہ دیا۔

کیوں ایسا ہوا ہو گا۔ سیری بھنگوں نے بات نہیں اڑی۔

بھنگوں نے رسمیور کو پڑھاتے ہوئے لئے میں کہا۔

وہ بھی کہ سب کی کال ائے گی تو سب کچھ سلتے آجائے گا۔ سری نے جواب دیا اور پھر تقدیر پا چالائیں مست بعد فون کی گھنٹی نے اٹھی۔

میں بھنگوں نے رسمیور کو اپنے کہا۔

لاں پر لاں دیگر سے کوب موجود ہے سر۔ دوسری طرف سے فون انداز کی مدد باش آواز سنائی دی۔

کراو بات۔ بھنگوں نے تیز لمحے میں کہا۔

ایلے سرہ میں کوب بول دیا ہوں۔ کوب نے متھل سے لمحے میں کی تو بھنگوں کے ساتھ ساتھ ہری بھی بھو اوزور کا ہلن پر میں ہوئے کی اجس سے دوسری طرف سے آئے والی آواز کو بخوبی سن دیا تھا بے انتیار جو نک ڈا۔

کیا ہوا۔ کہاں سے بول رہے ہو۔ بھنگوں نے کہا۔

سرہ بیان حوالی میں تو قتل عام کیا گیا ہے۔ تمام ملاز میں مرد اور خور میں سب کو گویاں ماری گئی ہیں۔ سوئیں کی لاش بھی ایک کمرے میں موجود ہے اور اس کے دوست پر اس آر تھر کی لاش بھی

ایک گرسی پر موجود ہے۔ اسے کھی کے ساتھ رہی سے پاندھا گیا ہے اور جھاب اس کی ناک کے دونوں نھیں کئے ہوئے ہیں۔ اس کا چہرہ بے حد سمجھ ہے۔ ایسا کہتا ہے جسے اسے بلاک کرنے سے بھٹک اس پر احتساب نہیں کیا گیا ہے۔ کوب نے تیز تحریکے میں کہا۔ اودہ، دوسرا بیٹھ۔ پہلیں کو اطلاع کروتا کہ وہ قاتلوں کا سراغ کا کرنا نہیں کر سکے۔ بھنگوں نے تیز لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ بھی اس نے رسمیور کو دیا۔ اس کے چہرے پر پسینے آگیا تھا۔

یہ سب کس نے کیا ہو گا۔ ابھی چار گھنٹے بھٹک تو بات ہوتی ہے پر اس آر تھر سے۔ بھنگوں نے قدرے پر اس سے لئے میں کہا۔ اس کے انداز سے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ اس طرف سے خاصا بڑا ساں ہو گیا ہے۔

تیجے معلوم ہو گیا ہے کہ یہ کس نے کیا ہے۔ ناموش بیٹھے ہوئے ہری نے کہا تو بھنگوں نے اختیار اچھل ڈا۔

بہاں بیٹھے بیٹھے تھیں کہے معلوم ہو گیا۔ کیا مطلب۔

بھنگوں نے قدرے، حریت بھرے لئے میں کہا۔

یہ کارروائی پا کیشیا سیکرت سروس کی ہے۔ ہری نے کہا۔

کہا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ پا کیشیا سیکرت سروس۔ لیکن وہ لاں دیگر کیسے بیچ گئی اور وہ بھی سوئیں کی حوالی میں۔ بھنگوں نے یقین دلانے والے لمحے میں کہا۔

میں نے بھلے آپ کو بتایا تھا کہ پا کیشیا سیکرت سروس کسی نے

کسی انداز میں حقائق معلوم کر لیتی ہے اور جس طرح ہمیں معلوم
ہ گیا ہے کہ نس اور تحریر اس بیبارنی کے بارے میں جانتا ہے اسی
طرح پاکیشیاں سکلت مردوں کو اس کا خدم ہو گیا اور انہیں یہ بھی
مقدم ہو گیا کہ یہود ہے کہر نس اور تحریر سینی کی حیثیتی میں موجود
ہوتا ہے۔ اس نے وہ وہاں پہنچ گئے اور انہوں نے اس سے بیبارنی
کے بارے میں سب کچھ معلوم کر لیا ہوا گا۔ بہنی نے کہا۔
یعنی تم اس قدر بیکن سے کہیے ہے بات کہ مسٹنے ۶۵۔ یہ جہاد
اندازہ بھی تو ہو ستا ہے۔ جسکے اس نے احتیاج کرنے کے سے
انداز میں کہا۔

پاکیشیاں سکلت مردوں کا لیڈر گمراں نامی آدمی ہے اور کسی سے
معلومات حاصل کرنے کے نے اس کے دونوں ہاتھے ہات کر اس کی
پہنچانی پر صریح لٹا کر اس سے سب کچھ معلوم کر لینا اس کا مطلب اور
ظریفہ ہے۔ اس لئے میں لکنزم ہوں گے یہ کارروائی گمراں اور اس
کے ماتھیوں کی ہے۔ صدر نے کہا۔
اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ اہمیتی خطرناک ہیں۔ جسکے اس
نے قدرے خوفزدہ سے بچے میں کہا۔

ہاں۔ اسی لئے تو میں چاہتا تھا کہ بیبارنی کے بارے میں
معلوم کر کے انہیں روکوں۔ درست میں ساری گمراں کسی میں یہ معاں
کا انتظار ہی کر کا رہ جاتا۔ بہنی نے کہا۔
تو اب تم پر دش جاؤ گے۔ جسکے اس نے کہا۔

ہاں۔ اب میں انہیں آسمانی سے گھس ہوں گا۔ اپ نے دلچسپی کہ
صرف سیری مدد کی ہے بلکہ ایک خاص ہے اسے بھی بیماری مدد کی ہے۔ اپ
کا شکر یہ..... بہنی نے اخراج کیا تو تجھے اس بھی اعلیٰ کھرا ہوا
اور پھر تھوڑی من بعد بہنی ایسی کار میں سوار اہمیتی تیز قفاری سے
واپس اپتہ ہیلے کو اور زمیں طرف لا اچھا بڑا تھا۔

دالپس آگیا تھا۔ پھر عمران نے مارکیٹ سے ضروری اسلخ غریب اور سوئنی کی حوالی پر حملہ کر دیا۔ اس کے توق کے سطابق پرنس آر تم نے دہاں بڑے بخت حفاظتی انتظامات کر رکھے تھے۔ جن میں تربیت یافت افراد کا پہرہ سب سے موثر تھا اور ان سلسلے افزادے نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو نہ صرف حوالی میں داخل ہونے سے بخی سے روک دیا بلکہ ان پر فائزگ کرنے کی بھی کوشش کی جس کے بعد عمران اور اس کے ساتھیوں نے تغیر کا مخصوص ایکشن اپنایا اور دہاں ایک لحاظ سے کمانڈو ایکشن کر کے قاتم سلسلہ افزادے اور ملازمین اور اس لڑکی سوئنی سب کو بلاک کر دیا البتہ پرنس آر تم کے سر بر اچانک ضرب لگا کر اسے بے ہوش کر دیا گی اور پھر جب حوالی پر ان کا مکمل کنٹرول ہو گیا تو عمران نے پرنس آر تم کو کرسی پر رسمیوں سے باندھ کر ہوش دلایا اور اس سے پوچھ چکہ شروع کی تو اسے خود اسی احساس ہو گیا کہ پرنس آر تم اجتماعی بخت بناں اور سندی آدمی ہے۔ پھر انہیں اس نے وقت تباخ کرنے کی بجائے اپنے مخصوص اندازوں میں پوچھ چکہ شروع کر دی اور اس کے نتھیں کات کر پیشانی پر ابھرنے والی روک پر مخصوص اندازوں میں طربیں لگا کر اس نے پرنس آر تم کے لاشور سے وہ سب کچھ اگلوایا ہو وہ معلوم کرتا چاہتا تھا اور پھر اسے کوئی مار کر اس حوالی سے وہ تکل آئے۔ حوالی جو تک دلاں ڈیگ کے منفافات میں واقع تھی اور اس کے ارو گرد بے شمار خالی پلاٹس تھے اس نے دہاں ہونے والی فائزگ کی آوازوں پر کسی نے مدھنت د

ایک بڑی جیپ میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس دنگ سے صحرائی طرف جانے والی سڑک پر بڑھا پڑا بہا تھا۔ یہ جیپ انہیں نے اس دنگ سے یہ لند قیمت پر حاصل کی تھی۔ عمران نے اپنے ساتھیوں سمیت سوئنی کی حوالی پر ریلی کی تھا تاکہ دہاں موبو پرنس آر تم سے وہ بیوہا کس لیبارٹری کے بارے میں تفصیل معلوم کر سکے مار جست نے اسے بتایا تھا کہ بیٹے اس نے اپنی اجنبیا ہو ہو دیا۔ ایک بیچسی میں کام کر رکی رہی ہے، کے گروپ کے ذریعے رقم دسول کرنے کے بعد انہیں بلاک کرنے کا رد گرام بتایا تھا یہیں ان لو دیکھ کر اس کے ساختہ تجربے نے اسے بتایا کہ یہ لوگ اجتماعی خطرناک ہیں تو اس نے فون کر کے الجیلا کو اپنے پروگرام پر غصیل کرنے سے روک دیا تھا۔ البتہ اس نے عمران سے درخواست کی تھی کہ وہ پرنس آر تم کے سامنے اس کا نام دے اور عمران وددہ کر کے

کی تھی ورد عمران کو اصل خداش اس بات کا تھا کہ جب عک پوچھ
کچھ مکمل ہو گی پوچھیں مداخلت کر دے گی یعنی ایسا نہیں اور اور وہ
پوچھ کچھ کے بعد خاموشی سے دہاں سے واپس آگئے۔ پھر جو کچھ معلوم
ہوا تھا اس کو سلسلت رکھ کر عمران نے پابا عادہ پلانگ کی اور پھر اس
پلانگ کے تحت عمران اور اس کے ساتھیوں نے مارکیٹ سے د
مرف خاصی تعداد میں اسلوٰ غریب اپنے یجیپ بھی غریب لی اور اس
اس یجیپ میں سوار ہو کر وہ محرا کی مرف بڑھتے چلے چاہے تھے۔
اسکے تھیلے یجیپ کے مقاب میں موجود تھے۔

۱۰۔ عمران صاحب۔ آپ نے اپنی پلانگ کو ہمارے ساتھ دیکھ
ہی نہیں کیا۔ کیا آپ اکٹھے ہی سب کچھ کریں گے۔۔۔ فرنٹ سیٹ
پر ہوئیا کے ساتھ یہ تھی، ہوتی سالدہ نے اچانک کہا تو جو یا سمیت
عمران کے باقی ساتھیوں کے بھروسے یہ بھی ہتھی سی مسکراہٹ ایک
آنی۔ کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ عمران جب عک خود نہ چاہے اس
وقت عک کوئی اس سے کچھ معلوم نہیں کر سکتا۔

۱۱۔ اکیلہ پختا تو بھاز بھی نہیں بھوٹک سکتا۔۔۔ عمران نے مختصر سا
جواب دیتے ہوئے کہا۔

۱۲۔ آپ بھاز تو کیا پورا صحراء کیلے جو ہنخ پر تلتے ہوئے ہیں۔۔۔ سالدہ
نے جواب دیا تو اس پار عمران بذات خود بے اختیار کھکھلا کر ہنس

پڑا۔

۱۳۔ بہت خوب۔ اس کا مطلب ہے کہ جیسیں بھاز کا درست مطلب

معلوم ہے۔ بہت خوب۔۔۔ عمران نے لطف لیتے ہوئے کہا۔
بھاز اس کڑا بی بیں مدد و درست نہ کہتے ہیں جس میں پتنے یاد گیر
ادن کو بھونا جاتا ہے۔۔۔ ان بار مقتب میں بیٹھے ہوئے صدر نے
لما۔

ہاں۔ اسی لئے تو کہتے ہیں کہ اکیلہ پختا اس پوری بھاز کو نہیں
بھونا کے سکتا ہے اور ہوند کڑا بی میں رسالت ڈالی جاتی ہے اس لئے
سادھ کا یہ کہنا کہ بھاز تو چھوٹی سی کڑا بی ہوتی ہے اس میں تھوڑی سی
رسالت کو بھی اکیلہ پختا نہیں بھوٹک سکتا تو جس میں اتنے بڑے صمرا کی
رسالت ہیں اکیلہ کیا کر دوس گا۔۔۔ عمران نے صادق بات کا
تفصیل سے تجزیہ لرتے ہوئے کہا۔

گذ۔ تم نے واقعی خوبصورت جواب دیا ہے صادق۔۔۔ عمران
کی دلسا ہمت سن کر ہو یا نے صادق کو ٹھاٹھاں دیتے ہوئے کہا۔
صادق پڑتے تو عمران کو بولتے ہی نہ دے۔۔۔ شروع شروع میں
اس نے عمران کو واقعی خاموش کر دیا تھا لیکن پھر خود ہی خاموش
ہو گئی۔۔۔ ستور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

عمران صاحب کی قہامت اور کارکردگی نے مجھے مر جو ب کر رکھا
ہے۔۔۔ ان کی شخصیت کا ایک نقیاقی رعب پڑ گیا ہے مجھ پر۔۔۔ اس سے
اب مجھے ان کی ہاتوں کا جواب دینا گسانی گوسس ہوتا ہے۔۔۔ صادق
کے جواب دیا۔

۱۴۔ اچھا ہو! تم نے وفاحت کر دی ورد صدر اخیال تھا کہ تم صد

بہر حال کامیاب نہیں کہلانے گا۔ صدر نے بھی سنبھیہ لمحے میں کہا۔

تو چارا اور کیپنٹن ٹکلیل کا کیا خیال ہے کہ نہیں کی کرتا
جنت۔ عمران نے اتنا ان بھری پات ڈالتے ہوئے کہا۔

تم نے بھی جبکہ ہماری مانی ہے جو اب مانو گے۔ اس نے یہ ہے سیدھے وہ بتا دو ہو تم نے سوچا ہے کیونکہ تم نے بہر حال وہی کرنا ہے۔ اس پار جو یا نے مدد بھاتے ہوئے کہا۔

خیر تم کیوں خاموش ہو۔ صاحب سے جو بات تم میرے خلاف کرنا پاہتے ہو وہ تو بعد کی بات ہے فی الحال اس مشن کے سلسلے میں تم نے کوئی بات نہیں کی۔ عمران نے تصور سے غائب ہو کر کہا۔

تم ایسی باتیں کر کے اتنا نہیں ذیل کرتے رہتے ہو۔ ہم جو کہ کسی نے تم اس میں سے کوئی نہ کوئی خاصی نکال اوٹے اور ہو گاویئے ہی، سے تم نے سوچا کہا ہے۔ تم کہتے ہو کہ ہم کام نہیں کر سکتے تو تم پاہی ماندہ مشن سے بطور نیز دستبردار ہو جاؤ اور مجھے لینڈر بنا دو۔ پھر دیکھو میں کیا کرتا ہوں۔ خیر نے کہ تو عمران بے اختیار نہیں چڑا۔

میں نے خواہ خواہ سوئے ہوئے شیر کو جگا دیا۔ تم تو مجھے مرے ہی آؤت کر دنا چلتے ہو۔ بہر حال اب میں ہماقتا ہوں کہ میں کیا پلانگ بنائی ہے۔ اگر تمہیں پلانگ پسند آئے تو تمہیں

پر خاہر نہیں کرنا چاہتی کہ تم بے حد عالمگرد، فائیں اور حاضر ہواب اور کیونکہ مردوں کو سیمی سادی حورتیں پسند ہوتی ہیں تاکہ ان میں مرداہ اتنا کی تکشیں ہوتی رہے۔ عمران نے ہواب دیا تو صدیقیت سب بے اختیار پس پڑے۔

عمران صاحب۔ آپ نے جواہر طریقہ اپنے اس سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ آپ براہ راست برہش نظمستان پر ریڈ کرنا چاہتے ہیں۔ میں آپ کی جیپ جس طرف جا رہی ہے اور سے تو برہش نظمستان تک کوئی سڑک نہیں جاتی اور جس جیپ میں ہم سفر کر رہے ہیں یہ تیپ صحراء میں دیادہ سفر کر ہی نہیں سکتی۔ پھر آپ کا کیا پلان ہے۔ کیپنٹن ٹکلیل نے اپنا انک احتیاطی سنبھیہ لمحے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

وہ ایک معاورہ ہے کہ لٹکا میں تو سب پاؤں گزوئے ہوئے ہیں اس نے سب ہی ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ہوتے ہیں۔ ایک صاحب کی خوبصورت بات کا تماز ٹشم نہیں ہوا تھا کہ کیپنٹن ٹکلیل صاحب کا ہسترن تجزیہ ساختے آگی۔ عمران نے ہواب ایسے ہوئے کہا۔

کیپنٹن ٹکلیل کا تجزیہ درست ہے عمران صاحب۔ ہمارے پال وقت بے حد کم ہے ورنہ انہوں نے سانسکریت سے سب کچھ پوچھا کر انہیں ہلاک کر دیا ہے اس پر زے کا دیا اگرام بتا کر اسے ہیں اپنے افسوس میں محو نہ کر لینا ہے۔ اس کے بعد ہم چاہے کچھ بھی کر لیں ہمارا مشن

ورسہ میں واقعی لیڈر شپ سے دستبردار ہو جاؤں گا۔ مجھے لیڈر شپ سے اتنی دلچسپی نہیں ہے جتنا پا کیشیا کے مقادرات سے۔ پا کیشیا کا مشن کامیاب ہونا چاہتے اور اس۔ عمران نے کہا۔
تو تمہارا کیا فیال ہے کہ ہم پا کیشیائی مشن کو کامیاب ہانا نہیں دیکھتا چاہتے۔ صرف تم اکٹلے ہی محب وطن ہو۔ تمن نے غصیلے لمحے میں کہا۔

تمور خاموش رہو۔ جبکہ پلانٹک سن لو۔ پھر آگے بات ہو گئی۔ جویا نے کہا تو تمور، وہ مت بھیج کر خاموش ہو گیا۔
پرانس آر تھر نے ملبوہ اکس لیبارٹری کے بارے میں جو کہہ بیایا ہے اس کے مطابق یہ لیبارٹری بلکہ سینڈز کے بھیجے بنائی گئی ہے جبکہ بلکہ سینڈز صحراء کا ایسا علاقہ ہے جہاں قدرتی طور پر ہر وقت خوفناک صحرائی طوفان پڑتے رہتے ہیں۔ اس لئے وہاں سے لیبارٹری کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہو سکتی۔ ویسے بھی لیبارٹری یہ پرست ہو گی۔ پھر صحراء کی نئوں نئے کا وزن سہارنے کے لئے اس ریڈ بلاکس سے بنایا گیا ہو گا۔ اس لئے اس علاقے میں کارروائی آؤں سے نکال دو۔ اب آؤ برڈش نایی خلستان کی طرف۔ یہ خاصاً خلستان ہے سماں ایکریمین فوج کا قبضہ ہے۔ وہاں ایسا تاور میں ہے جو پورے صحراء کو کو رکرتا ہے۔ وہاں ایک عمارت ہے جس نے اندر صحراء کی سلسلہ سکریں چینگ کیے ہوئے ہے۔ جبکہ وہاں ایسا ایک رکارافٹ گئیں بھی نصب ہیں اور ایسی میڑاں گئیں بھی ہیں۔

جیپ تو ایک طرف بکتر بند گاڑی کو بھی کھل طور پر جباہ کر سکتی ہیں۔ پھر وہاں تربیت یافت فوجی ہیں جن کی تعداد تقریباً دو سو کے قریب ہے۔ ان کے پاس بھی بھاری اسلحہ ہر وقت موجود رہتا ہے۔ کو سب نایی ایک گاؤں صحرائی سرحد پر واقع ہے۔ کو سب سے برداشت تک باقاعدہ رہت سے تحفظ والی مخصوص سڑک موجود ہے نیلن کو سب میں بھی ایک جیک پوسٹ ہے جس پر ایکریمین فوجی موجود ہیں اور برداشت سے ہٹلے یہ جیک پوسٹ موجود ہے اور راستے میں بھی جگ جگ خود کار میڑاں گئیں نصب ہیں۔ برداشت میں فوج کا اچارج کرنیں جیک ہے جبکہ لیبارٹری کا سکریٹی جیف آرٹلہ ہے اور آرٹلہ کا تعقیل ریٹن چکس سے ناپ سیکشن سے ہے۔ وہاں کی حفاظت اس ناپ سیکشن کے ذمے ہے۔ کرٹن جیک آرٹلہ سے رابط کرے اسے آنے والے کے بارے میں بتاتا ہے تو آرٹلہ اندر سے لیبارٹری کا راستہ کھونتا ہے۔ باہر سے لیبارٹری کا راستہ نہیں کھلا جا سکتا۔ یہ لیبارٹری بے حد دیکھ، مریخی ہے۔ اب ہم نے اس لیبارٹری میں گھستا ہے اور وہاں سے ایم ایم ال بھی واپس لانا ہے اور اس سامنہ دان و اکٹر شجاعت علی لو بھی واپس ساتھ لے جانا ہے۔ اب تم بتاؤ کہ کیا پلانٹک ہوتی پڑاتے۔ عمران نے مجھے لمحے میں کہا۔
تم اپنی پلانٹک بتاؤ۔ اب اتنا وقت نہیں ہا کہ ہم سب پلانٹک بناتے، میں۔ جویا نے عنست لمحے میں کہا۔
مری اپنی پلانٹک تو اس صورت میں کامیاب ہو سکتی ہے کہ صدر،

خطبہ نکاح یا وکر لے عمران نے کہا۔

تم، تم پھر بکواس پر اترنے ہو۔ اس قدر سمجھیہ ماحول میں
چہاری یہ بکواس دل جلا دیتی ہے۔ جو بیانے کاٹ کھانے والے
لگبھیں میں کہا۔

عمران صاحب پلچھے یہ محاصلہ سے حد سمجھیہ ہے۔ صدر
نے منت بھرے لئے میں کہا۔
ایسا مطلب۔ کیا وہ معاذ سمجھیہ نہیں ہے۔ میری پوری آئندہ کی
اندگی اور میرے مستقبل کا سوال ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ سرے
سے معاذ سمجھیہ وہی نہیں ہے۔ عمران بھلا کہاں آسانی سے باز
آنے والا تھا۔

عمران صاحب۔ میں آپ کی پلانگ بتاتا ہوں۔ اس
سے بھتے کہ کوئی اور وہنا کیش ٹھیک بول پڑا۔

تم نے کیا بتائی ہے۔ وہاں موجود سب کو پتہ ہے کہ کیا
پلانگ ہے۔ حق کہ تقریر کو بھی معلوم ہے۔ مسئلہ تو صرف صدر
کے خلبہ نکان یاد کرنے کا ہے۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے
کہا یہیں اس سے بھتے کہ عمران کی بات کا کوئی جواب دتا عمران کی
جیب میں موجود ڈرامسیز سے سینی کی آواز سنائی دی تو سب نے
اختیار پونک پڑے۔ ان کے ڈاہنوں میں بھی تھا کہ عمران نے کسی
سے رابط رکھا ہوا ہے۔ عمران نے جیب سے ڈرامسیز کالا اور اس کا
ہن ان کرو یا۔

”ہمیں ہیلے۔ فلاں بول رہا ہوں۔ اور۔“ دوسری طرف سے
ایک مرد اس لیکن بخاری سی آواز سنائی دی۔
”یس۔ سائیکل اخلاق نگ یو۔ اور۔“ عمران نے ایک دیگر لیمن لجے
میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مسٹر ما نیکل۔ کر تل جیکب سے سری بات ہو گئی ہے۔ اے
آپ کی آفر صرف ایک صورت میں تسلیم ہے کہ آپ خلستان کی
حصارت، شاور اور تحسیبات اور وہاں موجود افراد کو نقصان نہیں
دین چاہیں گے۔ وہ آپ کے پارے میں آپ کے سامنے اور نلا سے آپ کی
بات کرے گا اور اگر آپ چاہیں تو آپ کی بات بھی اور نلا سے کرا
دے گا اس کے بعد اگر آر نلا نے راست کھول دیا تو آپ اندر جا سکیں
گے وردہ آپ کو خاموشی سے واپس جاتا ہو گا۔ اور۔“ فلاں نے
کہا تو عمران کے سارے ساتھیوں کے ہمراں پر حیرت کے نکارات
اپنے آئے۔

”جیکب ہے۔ مجھے منکور ہے لیکن اس بات کی کیا صفائی ہو گی
کہ وہ رقم وصول کرنے کے بعد ہمارے خلاف کوئی غلط کارروائی
نہیں کرے گا۔ اور۔“ عمران نے کہا۔

آپ نے جو کوئہ جھٹے یہ بات مجھ سے کہ دی تھی۔ اس نے میں
نے بھی بات کر تل جیکب سے کردی تھی۔ کر تل جیکب نے کہا ہے
کہ اس سلسلے میں آپ کو ان پر اعتماد کرنا ہو گا۔ آپ کو رقم اللہی کی
صورت میں کومب پچیک پوست کے انچارج شریڑ کو بننا ہو گی اور

شیریز جب ہی آپ کو کارڈ جاری کر دے گا ورنہ نہیں۔ اور ”فلانس“ نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ تم نے اپنا کام خوبی کر دیا ہے۔ اب باقی باتیں میں خود کرن جیکب سے طے کروں گا۔“ تم مجھے صرف اس کی خصوصی (فرجع تھی) بتا دو۔ اور عمران نے کہا۔
”فرجع تھی بتا دو۔ اور عمران نے کہا تو دوسری طرف سے فرجع تھی بتا دی گئی۔“

”اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اور اینڈ آن عمران نے کہا اور ٹرانسیور اکف کر دیا۔“

”تو یہ تھی آپ کی پلاٹنگ۔ صندوق نے ایک ٹویل سافٹ پیٹھے ہے۔“

”یہ پلاٹنگ بچکا ہے۔ ہم اس طرح دہان بھیک کر ایکھی میں فوجیوں کے رحم و کرم پر رہ جائیں گے۔ جو یا نے کہا۔“

”آپ لوگ دوست مرید خاموش ہو جائیں تاکہ ہمیں اس پلاٹنگ میں رنگ بھر لوں۔“ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب ایک سائیلر پر کے روک دی اور پھر ٹرانسیور فرجع تھی اپنے بھت کرنا شروع کر دی۔ سب ساتھی ہوٹ بھیک کر خاموش ہو گئے تھے۔

”ہیلو ہیلو۔ مایکل کاٹنگ کرتل جیکب تھرڈ فلانس۔ اور۔“
ومران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

”میں۔ کرتل جیکب انڈنگ یو۔ اور۔“ چند لمحوں بعد ایک

حنت اور کھر دردی سی آواز سنائی دی۔

”کرتل جیکب۔ جیسا آپ نے کہا ہے ویسے ہی ہو گا لیکن اگر ہم

آپ کا مطالبہ پورا کر رہے ہیں تو آپ کو بھی ہمارے تحفظ کے لئے

ایک چھوٹا سا کام کرنا ہو گا۔ اور عمران نے کہا۔

”کونسا کام۔ اور۔“ کرتل جیکب نے کہا۔

”رقم کو سچ چیک پوسٹ پر آپ کے حوالے کی جائے گی اور آپ

دہان سے ہمارے ساتھ جیپ میں بیٹھ کر برداشت جائیں گے۔“

اور عمران نے کہا۔

”پھیں ایسا ہے کہ میں آپ کی بات اس حد تک مان لیتا ہوں کہ

میں آپ کے ساتھ برداشت جاؤں گا لیکن میں اپنی جیپ میں جاؤں گا اور

ایسا ضروری ہے وہ دن بھر پر لٹک کیا جائے گا۔ اور کرتل

جیکب نے کہا۔

آپ چیک پوسٹ سے بے لٹک اپنی جیپ میں بیٹھ کر پھیں

لیکن آگے جا کر آپ کو ہمارے ساتھ بیٹھنا ہو گیا یا دوسری صورت میں

ہمارا ایک ساتھی آپ کی جیپ میں آپ کے ساتھ جائے گا تاکہ آپ

راتستے میں ہمارے خلاف کسی قسم کی کارروائی کا حکم دے سکیں۔

ہمیں اپنے تحفظ کا خیال ضروری ہے۔ اور عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ آپ اپنا آدمی میرے ساتھ بخاننا۔ مجھے کوئی

اعتراف نہیں ہے لیکن ایک بات پہنچی بتا دوں کہ اگر آرٹنٹ نے

آپ کی بات شہادتی تو آپ کو بغیر کچھ کئے واپس جانا ہو گا۔ اور۔“

بیان کام میں پہنچ جائیں گے اور پھر اٹھیناں سے اپنا کام کر کے واپس
پہنچ جائیں گے عمران نے سکراتے ہوئے جواب دیا۔ اس
نے جیپ آگے بڑھاوی تھی۔
”تو پھر یہ سارا کمیل کیا ہے۔ جو نیا نے حریت پھرے مجھے
میں کہا۔

”اب مجھے تفصیل بتانا ہی چاہئے گی۔ بہر حال سن لو۔ وہاں ایسے
انتظامات ہیں کہ ہمارا وہاں پہنچنا تقریباً ناممکن ہے۔ چاہے ہم کتنا ہی
ڈاکٹریکٹ ایکشن کیوں نہ کر لیں کیونکہ کرنل جیکب اور اس کے مغلے
کا رابطہ ناکسی میں موجود فوجی چھاؤنی سے رہتا ہے اور وہاں سے گن
شپ ہیلی کا پہنچ بھی ممکن نہ کہے ہیں اور زیادہ سے زیادہ دس منٹ میں
خون بھی وہاں اتر سکتی ہے اور کومب سے برداشت کا فاصلہ اتنا ہے کہ
جیپ پر ہمیں دو گھنٹے لگ جائیں گے۔ میں نے کرنل جیکب کے
ہارے میں جب لاس ڈالنے میں معلومات حاصل کیں تو مجھے بتایا گیا
کہ اس کا ایک قریبی دوست فلاعن ہے جو فلاش کپ کا مالک ہے۔
میں اس سے ملا تو اس نے دس ہزار ڈالرز لے کر مجھے کرنل جیکب
کے ہارے میں دو سب کچھ بتایا ہو میں چاہتا تھا سہماں ایکدیسا میں
دولت کی پوچھا کی جاتی ہے۔ جب فلاعن نے مجھے بتایا کہ کرنل جیکب
اٹھائی دولت پرست آؤ ہے اور حد درج شاطر ڈھن کا مالک ہے تو
میں نے فلاعن کو افریقی کہ کرنل جیکب کو اگر بھاری رقم دی جائے
تو کیا وہ آمادہ ہو جائے گا تو اس نے کہا کہ اگر ایک لاکھ ڈالرز کی افر

کرنل جیکب نے کہا۔
”ہاں۔ ایسا ہی ہو گا۔ ہم ہو بات کرتے ہیں سوچ کر کر کر
ہیں۔ اور عمران نے کہا۔
”اوے۔ آپ کہ کومب ممکن جائیں گے۔ اور کرنل
جیکب نے کہا۔

”کل سپہر تین سوچ۔ اور عمران نے کہا تو اس کے سب
ساقی پہنچ کر اسے دیکھنے لگے۔
”کتنے آؤ ہیں آپ اور کتنی بیسیں ایں آپ کے پاس۔ اور
کرنل جیکب نے پوچھا۔

”یہ افراد اور ایک جیپ۔ اور عمران نے کہا۔
”جیکب ہے۔ میں تین سوچ کومب جیکب پوست پر موجود ہوں
گا۔ اور کرنل جیکب نے کہا۔
”اوے۔ اور لیٹھ آں۔ عمران نے کہا اور نواسیر آف
کر کے اس نے اسے دیں جیپ میں رکھ دیا۔

”یہ سب کیا ہو رہا ہے عمران۔ ہم کل سپہر وہاں ہانگیں میں
کس طرح جو بیانے کہا تو عمران نے اختیار مسکرا دیا۔
”جس طرف ہم جا رہے ہیں اس طرف سے کوئی راست کومب کو
نہیں جاتا اور یہ بھی بتا دیں کہ کرنل جیکب اتنا احتمل نہیں ہے بھا
وہ لپٹے آپ کو قابلہ کر رہا ہے کہ وہ اٹھیناں سے ہمیں برداشت خلستان
لے جائے گا اور پھر ازملہ راستہ سکھل دے گا اور ہم اٹھیناں سے

داخل نہیں ہو سکتے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم نے واپس بھی آتا ہے اور اپنے ساتھ سانسداں ڈاکٹر شیاعت علی کو بھی لے آتا ہے۔ اس نے ہم کو موب کے راستے برداش نہیں بھکھیں گے بلکہ ہم اس وقت جس طرف جا رہے ہیں وہاں ایک سرحدی قصہ ہے جس کا نام لاٹگ فیلا ہے۔ یہ چھوتا سا قصہ ہے یعنی وہاں صحرائیں سیر کرنے والی شخصیں جیسیں موجود ہیں۔ فلاں کے دریے وہاں ایک جیپ کی بات ہو چکی ہے اور یہ جیپ ہم وہاں چھوڑ دیں گے اور شخصیں بیپ وہاں سے حاصل کر کے ہم صحرائیں داخل ہو جائیں گے۔ صحرائیں رات کا سفر کرتے ہوئے ہم بلکہ سینڈر کی سائیلے سے لکل کر کل جس کو برداش کے قرب ملکی جائیں گے اور وہاں سے اپنا نک برداش میں داخل ہو جائیں گے۔..... عمران نے کہا۔

”یعنی وہاں ہو تاوارہے اور ہو جیکنگ ہوتی ہے۔ اس طرح تو ہم صحرائیں داخل ہوتے ہی چیک کر لئے جائیں گے۔..... جو یا نے کہا۔

”ای لے تو ہم وہ شخصیں جیپ حاصل کریں گے۔ اس پر کمپنی کا نام موجود ہے۔ اس نے بھبھک ہم برداش کے قرب ملکی جائیں گے ہمارے بارے میں وہ نہیں بھکھیں گے۔ زیادہ سے زیادہ ہم سے رانسیسپر بات کریں گے تو ہم انہیں جواب دے دیں گے کہ ہم سیاح ہیں تو وہ ملٹسٹن ہو جائیں گے کیونکہ سیاح تو پورے صحرائیں گھوستے پھرتے رہتے ہیں۔..... عمران نے جواب دیا۔

کر دی جائے تو کر نل جیکب فوراً سب بچ کرنے پر آمادہ ہو جائے گا بشرطیکہ اس کی اپنی جان یا فوکری کو کوئی خطرہ نہ ہو تو میں نے ایک لاکھ ڈالرز کی بجائے دوا لاکھ ڈالرز کی آفر کروی۔ جیونکہ کرتیں جیکب سے بات چار پانچ گھنٹوں سے بڑے نہیں ہو سکتی تھی کیونکہ وہ زیادہ تو راونڈ پر رہتا ہے اور اس کے ساتھ اس کا عمل بھی ہوتا ہے اس سے ایک مخصوص وقت میں وہ اپنے کمرے میں اکیلا ہوتا ہے۔ تو اس سے بات ہو سکتی ہے۔ میں نے فلاں کو اپنی فریجے تھی وی اور اسے کہہ دیا کہ وہ بات کر کے تجھے رانسیسپر کال کر کے اٹلان دے دے جتناچہ ہم وہاں سے روانہ ہو گئے اور اب تمہارے سامنے فلاں نے کال کی جو تم نے بھی سن لی اور کرتیں جیکب نے اپنے طور پر ہم سے فاطر انداز میں گیم کھیلنے کی کوشش کی ہے۔ وہ ہم سے رقم بھی لے لے گا اور ہم اس کے رحم و کرم پر بھی ہوں گے۔ وہ ہمیں ہلاک کر کے حکومت سے کار کر دیگی کا سریعیت بھی وصول کر لے گا۔

عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”تو پھر آپ نے کیا سوچا ہے۔..... صدر نے کہا۔

”ہمارا مقصد کسی نہ کسی طرح صحیح سلامت اس لیبارٹری تک پہنچنا ہے اور کو موب سے برداش پہنچنے میں کافی وقت لگ جاتا ہے اور راستے میں خود کار میڑاں گھنیں لصب ہیں اور برداش میں بھی اعلیٰ حفاظتی انتظامات ہیں۔ وہ ہمیں ایک لمحے میں جیپ سیست جلا کر راکھ کر سکتے ہیں یعنی برداش پہنچنے بغیر ہم کسی طرح بھی لیبارٹری میں

لیکن ہر دش میں کیسے داخل ہوں گے - وہاں کے حقائق
انتمامات جو یا نے کہا۔

میں نے خصوصی طور پر ایسی گیس فریبی کے جو سکھی بچکر اور
دیکھ لی رہا میں فوری اثرات قابل برداشت ہے۔ اس لیں کے کیپول
گنوں کے ذریعے ہم ہر دش میں فائز کر دیں گے اور پھر سپریز مٹھنے
آن کر کے ہم ہر دش میں داخل ہو جائیں گے۔ وہاں کی مشیزی زردو
ہو جائے گی۔ وہاں موجود افزاد بے ہوش ہو جائیں گے اور ہم ہر دش
بر قبضہ کر لیں گے۔ اس کے بعد آرٹلنڈ سے بات ہوگی اور پھر آگے ہو
ہو گا دیکھا جائے گا۔ گران نے کہا۔

بات بھی میں تو آتی ہے لیکن تم نے کرٹل جیک کو کوب
جیک پوست پر باقاعدہ وقت دے کر کیوں بلا یا ہے۔ جیک تمہارے
بقول ہم کل جس ہر دش میں داخل ہو جائیں گے اور تم نے کرٹل
جیک کو کل سپریزین سمجھ کا وقت دیا ہے۔ جو یا نے کہا۔

وہ دوسرے بھک ہماری طرف سے مٹھنے رہے گا وہ دو بے حد
ہو کھا اور ہوشیار رہتا کیونکہ بہر حال وہ تربیت یافتہ ہے اس لئے اس
کو مٹھن کرنا ضروری تھا۔ گران نے کہا اور اس بار سب نے
اس انڈاڑ میں سرطاں دیتے جیسے وہ سب گران کی فیانس کی واد دے
رہے ہوں۔

لیکن گران صاحب۔ گران میں درست مقام تک پہنچنے کے لئے
بھیں اپنے ساتھ گائیڈ لے جاتا پڑے گا۔ کچھ در بھر صفور نے

کہا۔

گائیڈ بک مل جاتی ہے۔ گائیڈ کو رقم دے کر اس سے سارے
سوالات پوچھے جاسکتے ہیں اور خاص طور پر یہ بات کہ اگر فوج ہماری
شاخت پوچھے تو انہیں کیسے مٹھن کیا جائے گا ہے۔ یہ ساری ہاتھیں
ظلاں کے ذریعے بھٹک سے ٹے ٹھوڑے ہیں۔ اس لئے فخر ملت کرو۔ اک
تعالیٰ ہماری مدد کرے گا کیونکہ ہم حق پر ہیں۔ گران نے کہا اور
سب نے زور دوڑ سے اخبارات میں سرطاں نے شروع کر دیتے۔

ہمیں سے اس تھے کی طرف سے کال کا انتظار کر رہا تھا۔ اچانک اسے
شیال آیا تو وہ کرسی سے اٹھا اور اس نے سامنے پر موجود الماری کھوئی
اور اس میں سے ایک تہ شدہ نقش کمال کر اس نے الماری بند کی
اور واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے نقش کھول کر سامنے رکھ دیا
اور قائد ان سے پہلی اٹھا کر وہ نقشے پر جھلک گیا۔ اس تفصیلی نقشے
میں صحراء کا تفصیلی نقش بھی شامل تھا۔ سب سے جھٹے اس نے بلکہ
سینڈز کو پڑھک کیا اور پھر اس کے گرد پہل سے ڈائرنر لگا دیا۔ بلکہ
سینڈز کے ساتھ ہی بڑا شناختی نسلستان کے گرد بھی ڈائرنر لگایا۔ پھر
اس نے کومب کو مارک کیا اور اس کے گرد ڈائرنر لگا دیا۔ اب
صورت حال اس کے سامنے واضح تھی۔ یہ پاکیشیانی گروپ لا محال
کو مب سے بڑا شناختی گاہ اور پھر بڑا ش سے لیبارٹری میں داخل ہو گا۔
لیکن اچانک اسے ایک شیال آیا کہ عمران کے بارے میں مٹھا رہے
کہ وہ سیدھا اور آسان راست کبھی استعمال نہیں کرتا بلکہ وہ راستہ
اختیار کرتا ہے جو بلاہر نامنکن یا مسئلہ نظر آتا ہو۔ اس نے وہ دوبارہ
نقشے پر جھلک گیا۔ اسی لئے پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی نہ اٹھی تو
اس نے بڑوں کر سراخھا اور پھر باقاعدہ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔
”یہ..... ہمیں نے کہا۔“

۱۔ سمجھے بول رہا ہوں پاس سے لاس فٹکے سے دوسری طرف
سے اس تھے کی مخصوص اواز سنائی دی۔
کیا ہوا۔ ٹرمیں ہو گئے پاکیشیانی ہمیں نے تیر بجھے میں

ہمیں تاکسی میں لپٹے آفس میں بیٹھا بار بار فون کی طرف دیکھو
رہا تھا۔ اس نے بھلکے لس کی حیلی سے واپس آنے کے بعد فوری طور
پر لپٹے سیکھن کے چار افراد کو اس تھے کی سرکردگی میں لاس ڈیکھ بھاگ دیا
تھا۔ ایک مقامی سیاہی کمپنی سے ان کے لئے ایلی کا پڑھ جارہا رہا کیا گی
تھا۔ اسے یقین تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی ابھی تک لاس نکھل
میں ہی موجود ہوں گے کیونکہ پرانی آر تھر رہس انداز کا تقدیر کیا گیا
تحاوہ عمران کے ساتھ مسلک تھا اور بھوکھ میاں وہ جھکیک شہو کے
تحے اس نے لا محال وہ دیہی موجود ہوں گے تاکہ اب وہ بیٹھا کس پر
چلے کا پلان بنائیں۔ یہ تو اچھا ہوا تھا کہ پرانی آر تھر نے جھٹے ہی
بھلکے لس کو لیبارٹری کے بارے میں تمام تفصیل بتا دی تھی۔ اس
لئے اسے بھی ساری صورت حال، حکوم، ہو گئی تھی۔ اب وہ بیٹھا ہے

ہے۔۔۔۔۔ اسکھ نے جواب دیا۔

”ادو گذ۔ پھر تمہیں ان کے بچھے جانے کی ضرورت نہیں۔ تم بس کال سچھ آن کر دو۔ بچھے یقین ہے کہ ان کی کہیں د کہیں سے راجحی ضرور کی جائے گی۔۔۔۔۔ ہمزی نے کہا۔

”لیکن اگر ایسا ہے ہوا تو پھر باس۔ ہمیں کیا کرنا ہو گا۔۔۔۔۔ اسکھ نے کہا۔

”موہگاشی میں میر ایک آدمی موجود ہے۔ میں اسے فون کروتا ہوں۔ وہ موہگاشی میں ان کی لٹک دھرکت پر تلفر کئے گا اور موہگاشی سے وہ جس طرف کاروں کریں گے تھے اطلاع مل جائے گی۔ اس کے بعد آندہ کالا نجٹ گھنل ملے کر دیا جائے گا۔۔۔۔۔ ہمزی نے کہا۔

”لیں باس۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے اسکھ نے کہا تو ہمزی نے اس کے کہ کر رسپور رکھ دیا۔

”یہ لوگ موہگاشی کیوں جا رہے ہیں۔ اس کا انہیں کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔ ہمزی نے سامنے پڑے ہوئے لفٹے پر جھکتے ہوئے کہا اور پھر اس نے پنسل نے موہگاشی کے گردوانہ ڈالا اور اس کے بعد اچھائی خور سے موہگاشی اور برداش کے درمیانی قاططے اور جزو افیائی حالات کو چیلک کرنے لگ گیا۔

”نہیں۔ صحراء میں داخل ہوئے بغیر اور بلکہ سینڈر کو کراس کئے بغیر وہ کسی صورت بھی برداش نہیں ہٹک سکتے اور صحراء میں اتنا طویل سفر سوانے ہیلی کا پڑھ کے نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔ ہمزی نے

”میں میرہ لیکن وہ اسلیے کہ ایک بڑی بیب کے ذریعے موہگاشی قبیلے کی طرف جا رہے ہیں۔ سچھ صحرائی سرحد پر ہے۔ ہم ان کا تعاقب کرنا چاہتے ہیں لیکن چونکہ وہ ہم سے بہت بڑے لئے ہیں اس نے ہم انہیں نہیں پکڑ سکیں گے۔ اس نے اب آپ ہو حکم دیں۔۔۔۔۔ اسکھ نے کہا۔

”تم اس وقت بکاں سے بول رہے ہو۔۔۔۔۔ ہمزی نے پوچھا۔

”لاس ڈنگل کے مصاقافتی طلاقے سے۔۔۔۔۔ ابھی تھوڑی درستے ہیں ان کے پارے میں سخوم ہوا ہے۔۔۔۔۔ اسکھ نے جواب دیا۔

”لیکن انہیں تو برداش نہستان جانے کے لئے ہر صورت میں کوہب مہجنچا چاہتے ہیں کہ موہگاشی تو کوہب سے بہت دور ہے۔۔۔۔۔ ہمزی نے حریت بھرے لئے میں کہا۔

”یہ لوگ ہرے ہماراڑ دہن کے مالک ہیں یاں۔ اس نے لارنا ہ کوئی گہری چال چل رہے ہیں۔۔۔۔۔ اسکھ نے جواب دیا۔

”تم ایسا کرو کہ ان کے بچھے جاؤ لیکن اپنے ساہنہ ترا نسیز کال سچھ پندرہ لاکھون رکھ لوس ان کا موہگاشی جانے سے غایب ہوتا ہے کہ ان کا کسی ش کسی سے کوئی رابطہ ہے۔۔۔۔۔ اگر ان کی کوئی کال یقی ہو جائے تو پھر ہمیں اصل معاملے کا حکم ہو جائے گا۔۔۔۔۔ ہمزی نے کہا۔

”میرے پاس کال سچھ تھری تھاڑا تھاڑا ہے یاں۔۔۔۔۔ اس نے یہ کال جہاں بھی چاہے ر سیو کریں ہمارا کال سچھ اسے ہمارا بھی بیب کر سکتا

بڑھاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر نقشہ پر جھنگ گیا۔ اب وہ موکھی اور کومب کے درمیان رلستے اور حالات کو جھیک کر رہا تھا۔ اگر یہ لوگ کو مب جانا چاہتے تو موکھی جانے کی بجائے لاس ذمک سے دوسرا صاف اور سیدھا راست اختیار کرتے۔..... ہمزی نے بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر ایک خیال کے تحت وہ بے اختیار بھٹک پڑا۔ اسے خیال آیا تھا کہ اسے آرٹلٹ سے بات کر لینی چاہتے۔ ہر حال یہ لوگ لیبارٹری کی طرف ہی چل لئے ہیں۔ اس نے آرٹلٹ کو معلوم ہونا چاہتے۔ سچانچے یہ خیال آتے ہی اس نے باقاعدہ بڑھا کر رسیور الٹھا اور نمبر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

لیں۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی اور ہمزی آواز سننے ہی ہچان گیا کہ بولنے والا بلیوباکس لیبارٹری کا سکرٹی چیف اور ریڈ ہکٹس کے نائب سیکشن کا اچادر ج آرٹلٹ ہی ہے۔

اسے سیکشن چیف ہمزی بول رہا ہوں آرٹلٹ۔..... ہمزی نے کہا۔

ادہ تم۔ کیسے فون کیا۔ کوئی خاص بات۔..... آرٹلٹ نے چونک کر پوچھا۔ البتہ ہمزی نے یہ محسوس کر لیا تھا کہ آرٹلٹ کا یہ سرسری اور رُنگی ہے۔

پاکیشی سکرٹ سروس کو بلیوباکس لیبارٹری کا محل و مقام معلوم ہو گیا ہے اور وہ لوگ لیبارٹری بھنچنے کے لئے چل پڑے ہیں۔

ہیں نے سوچا کہ تمہیں پہنچی اطلاع کر دوں۔..... ہمزی نے سہ بناتے ہوئے قدرے طنزی لئے ہیں کہا۔

” یہ کیسے ممکن ہے ہمزی۔ لیبارٹری نائب سکرٹ ہے۔ آرٹلٹ نے اس بار قدرے غصیلی لئے ہیں کہا۔

” اس لیبارٹری میں پرنس آرٹھر صرف سپاٹی کرتا تھا بلکہ دو تین ہار وہ خود بھی لیبارٹری آتا جاتا رہا ہے۔ ان پاکیشیاتی ہمتوں نے پرنس آرٹھر کو لاس ذمک میں سمجھ ریا اور پھر اس پر تھدہ کر کے انہوں نے لیبارٹری کے بارے میں تمام معلومات حاصل کر لیں اور پھر اسے ہلاک کر دیا۔..... ہمزی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

” پرنس آرٹھر بارا گیا۔ من یہ بیٹھا۔ اسے تو کوئی دھجانا ناچک تھا۔ پھر وہ کیسے ریکس ہو گیا۔..... اس بار آرٹلٹ کے سلسلے میں حرمت کے ساتھ ساتھ ٹھنکی کا نامزد ٹھنکیاں تھا۔

” لاس ذمک میں کوئی سو نیکی رہتی ہے اور پرنس آرٹھر ہر یہ دوڑے کو دہان جا کر رہتا تھا اور یہ بھی ہتا دوں کہ پرنس آرٹھر سے ناکسی میں رہنے والا ایک سیاحتی کمپنی کا مالک جنکو لس بھی واقف تھا اور صرف واقف تھا بلکہ پرنس آرٹھر اس کا معنوں احسان بھی تھا۔ اس لئے جنکو لس بھی اس لیبارٹری کے بارے میں سب کچھ جانتا ہے اور وہ میرا دوست ہے۔ اس نے مجھے بھی تفصیل بتا دی۔..... ہمزی نے کہا۔

” اچھا۔ کیا تفصیل ہے۔..... آرٹلٹ نے چونک کر کہا تو ہمزی نے

۱۔ استحکم بول رہا ہوں یاں دوسری طرف سے استحکم کی بڑی پر جوش سی آواز سنائی دی تو ہمزی پر جو نکل چڑا۔
کہا ہوا۔ کوئی خاص بات ہمزی نے پر جو نکل کر پوچھا۔
”لیں یاں۔ آپ کا خیال سو فیصد درست ثابت ہوا ہے۔
ہمارے کال کچھ نے ایک ٹارنسیسٹر کال کیکی ہے استحکم نے
اسی طرح پر جوش مجھے میں کہا۔
”کس نے کال کی اور کے ہمزی نے تیر ٹھیک میں پوچھا۔
کال کرنے والا قلاں تھا جیکے کال، سیو کرنے والے نے اپنا نام
ماں تکلیل بتایا ہے استحکم نے جواب دیا۔
”یہ کون ہیں۔ ہمارا ان سے کیا تعلق ہے ہمزی نے حیرت
برہنے لگا میں کہا۔ اسے کچھ نہیں آرہی تھی کہ کسی قلاں اور کسی
ماں تکلیل کے درمیان ہونے والی ٹارنسیسٹر کال سے استحکم اس قدر
پر جوش کیوں ہے رہا ہے۔
”جھاب۔ میرا خیال ہے کہ ماں تکلیل اس عمران کا گودا نام ہے۔
استحکم نے کہا تو ہمزی بے اختیار اچھل چڑا۔
”اوہ، اوہ کیا باتیں، ہوتی ہیں۔ تفصیل بتاؤ اس بار ہمزی کا
بچہ استحکم سے زیادہ پر جوش تھا۔
”میں نے کال کچھ میں موجود خصوصی بیپ ریکارڈر کی مدد سے
اسے بیپ کر لیا ہے۔ میں آپ کو سنوآتا ہوں دوسری طرف
سے استحکم نے کہا اور پھر قلاں پر خاموشی طاری ہو گئی۔ پھر اچھا نکل ہلکی

اے بلکیں سینٹر کے پیچے لیبارٹری، اس کا ہاتھ بر جوش تائی محکمان
میں اور ہباں ایکٹری میں فوج کا نادر اور عمارت کے ساتھ ساتھ کومب
میں چینگٹک سے لے کر آخر نکل ساری باتیں بتا دی۔

”تم نحیک کہ رہے ہو ہمزی۔ آئی ایم سوری۔ جھٹے میں نے
چہاری بات پر توجہ دی تھی۔ تم نے اچھا کیا کہ مجھے بتا دیا۔ اب
میں ہر لمحہ سے ٹھاٹ اور ہوشیار ہوں گا۔ آرٹلا نے شرمندہ سے
لچھے میں کہا۔

”اسی لئے میں نے فون کیا ہے کہ یہ لوگ اہمی خطرناک اور
شاہزادیں۔ ویسے یہ بات تو ملے ہے کہ یہ لوگ مجھ سے نکل کر تم تک
بن چکیں گے لیکن پھر بھی ہمارا ہمہارہ نا ضروری ہے۔ کیونکہ
بلو ہا اکس لیبارٹری ایکٹری کی اہم ترین لیبارٹریوں میں سے ایک
ہے۔ ہمزی نے کہا۔

”نحیک ہے۔ ٹھکری دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے
ساتھ ہر ابھی رقمہ ختم ہو گیا تو ہمزی نے ایک طویل سائل پیٹھے ہوئے
رسیور رکھ دیا۔

”اب مجھے کیا کرنا چاہتے ہمزی نے بڑھاتے ہوئے کہا۔
پھر ایک بار پھر لفٹے پر جھٹک گیا۔ تھوڑی در بحد پاس پڑے ہوئے
فون کی گھنٹی نجٹھی تو اس نے پر جو نکل کر فون کی طرف دیکھا اور پھر
پاٹھہ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”لیں ہمزی نے کہا۔

سی سربراہب کی آواز سنائی دی۔

“ہیلو، ہیلو۔ فلاں بول رہا ہوں۔ اور۔۔۔ ایک مرد اس آواز
سنائی دی۔

“میں۔۔۔ مائیکل انڈنگ یو۔۔۔ اور۔۔۔ پند لمحوں بعد دوسری
مردانہ آواز سنائی دی۔۔۔ بہرے خالصاً ایک میں تھا اور ہمزی نے۔۔۔ بہرے سن
کر ہوئے بھیج لئے کیونکہ اس کے نقطہ نظر سے کوئی پاکیشیانی ایسے
لیجے میں بات کریں۔۔۔ سکتا تھا۔۔۔ اس لئے اسے مایوسی ہوئی تھی۔

“مرٹر مائیکل۔۔۔ کرنل جیکب سے بات ہو گئی ہے۔۔۔ بہلی
آواز لئے کہا اور پھر ان دونوں کے درمیان سلسل بات ہوتی رہی
اور جسمی جسمی بات آگئے پڑھ رہی تھی اور پھر وہ ان دونوں کے درمیان
ہماڑت بھی بدستے جا رہے تھے۔۔۔ پھر اور انڈاں کے ساتھ ہی کال
تمام ہو گئی۔۔۔

“آپ نے سن لی کال باس۔۔۔ فون رسیور سے اس تھے کی آواز
سنائی دی۔۔۔

“ہاں۔۔۔ تم نے بہت بڑا کار نام سر انجام دیا ہے اس تھے۔۔۔ جیس ش
صرف خصوصی انعام ملے گا بلکہ ترقی بھی ملے گی۔۔۔ ہمزی نے کہا۔

“تجھیک یو باس۔۔۔ ایک اور کال کی نیپ بھی سن لیں۔۔۔ یہ کال
بہلی کال کے تھوڑی در بعد کی گئی ہے اور اس میں کال کرنے والا

وہی مائیکل ہے جو بہلی کال میں بول رہا تھا اور جواب دینے والا برڈش
کا سکوئرٹی چیف کرنل جیکب ہے۔۔۔ اس تھے کہا۔

“کرنل جیکب اور مائیکل کا کیا تھق۔۔۔ ہمزی نے بے اختیار
فوجی ہوئے کہا۔

“آپ کال سن لیں بس۔۔۔ اس تھے نے کہا اور پھر فون رسیور پر
حد لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک آواز اجھری۔

“ہیلو، ہیلو۔۔۔ مائیکل انڈنگ کرنل جیکب تھوڑہ فلاں۔۔۔ اور۔۔۔
مردانہ آواز وہی تھی جس نے بہلی بار کال رسیور کی تھی اور پڑھ دید
فلاں کا سن کر ہمزی نے اس انداز میں سر بڑایا جسے اب وہ سب کچھ
جھگیا۔۔۔

“میں۔۔۔ کرنل جیکب انڈنگ یو۔۔۔ اور۔۔۔ پند لمحوں بعد ایک
ہن اور کھردہ سی آواز سنائی دی اور پھر وہ ان دونوں کے درمیان
ہونے والی بات جیت ستارہ اور پھر کال ختم ہو گئی۔

“آپ نے دونوں کالمیں سن لیں بس۔۔۔ اب ہمارے لئے کیا حکم
ہے۔۔۔ اس تھے نے کہا۔

“پاکیشیانی ابجتہ اس وقت کہاں ہیں۔۔۔ ہمزی نے
پوچھا۔

“موکاشی کی طرف پڑھ رہے ہوں گے یادیں بخوبی کچھ ہوں گے۔۔۔
اس تھے نے جواب دیا۔

“ٹھیک ہے۔۔۔ تم اپنے ساتھیوں سمیت سیدھا کومب ہنچو۔۔۔ میں
سیشن ہیلی کا پڑھ رہاں ہیج رہا ہوں۔۔۔ ہم نے اب کو سب میں ہوئے
والی سودے بازی کو وہیں ختم کرنا ہے۔۔۔ ہمزی نے تیز لیجے میں

"لیں بائیں دوسری طرف سے کہا گی تو ہمزی نے رسی
ر کہ دیاں ان دو کالوں کو سنتے کے بعد واقعات اور پاکیشانی مہجنوں
کی آئندہ تلقی و حکمت اس کے ساتھے واخ و گنی تھی اور وہ سوچتے
تھے کہ یہ لوگ کس قدر فناہیں کر اہنون نے نہ صرف بیماری کی
حکل و قمع نکاٹش کر رہا ہے بلکہ کسی فلاں تاہی آدمی کو نکاٹش کر کے
اس سے برداشت نہستان کے سکونتی پھیپھی کر تل جیکب سے بھی
وہ باری کر لی ہے۔ اس نے فیصلہ کرایا تھا کہ وہ اپنے سکافش
سیست اب کو مجب جا کر اس پھیپک پوت کی غیر اتفاقی کر کے گا اور سمجھے
ہی پاکیشانی امکنہت دہاں پہنچیں اپنیں فوری بلاک کر دیا جانے گا اور
ساقی سماں میں ملوث کر تل جیکب کو بھی گرفتار کر دیا جانے گا۔
یہ واخ اور مر بولٹ پلان بننا کراپ وہ خاصاً ملختن ہو گی تھا۔

کر تل جیکب برداشت میں ہے ہوئے اپنے مخصوص آفس میں یعنی
شراب پینے کے ساتھ ساتھ کل کا پروگرام فیمنی طور پر فناٹل کر رہا تھا۔
فلائن کے ذمیجے اے نہ صرف بھاری رقم مل بھی تھی بلکہ وہ مائیکل
گروپ کو انسانی سے ہلاک ہی کرائیتا تھا۔ اے یقین تھا کہ جس
گروپ کے یارے میں فلاں نے ہات کی ہے اور جس کے لیے رکنا نام
مائیکل ہے یہ گروپ پاکیشانی ہے اور وہ لیبارٹری میں داخل ہوتا
پڑتا ہے۔ اس نے وہ ایک تحریر سے دو شکار کرنا پاچاہتا تھا۔ اے بھاری
رقم بھی مل جاتی اور دشمن لیکن بھی فتح ہو جاتے۔ اے یقین تھا
کہ اس کے اس کارناتا سے پر حکومت ایکریسا بھی اسے کسی اعلیٰ
ہمدرد سے پر ترقی دے گی اور وہ اس صورت میں رہنے کے عذاب سے
نجات حاصل کرنے لگا۔ وہ گورنمنٹ گھومنٹ شراب پینے کے ساتھ ساتھ

" یہ کیا بات کر رہے ہو۔ کیسے ایک لاکھ ڈالرڈ اور کسے پا کیشیائی لہجت۔ کیا تم نئے میں ہو۔ کرتل جنکپ نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے قدر سے خت لیجے میں کہا تو دوسری طرف سے آرنلڈ قہقہے مار کر ہنس پڑا۔

" ہمزی نے جبارے اور پا کیشیائی لینڈ ریاستکل کے درمیان ہوتے والی شناسیہ کاں ہے صرف یہ کمر لی ہے بلکہ اسے یہ پہ بھی کر لیا ہے اور اس نے یہ یہ پہ چھے بھی فون پر ستوانی ہے اور جیسی یہ پہ جب ایکریمیا کے اعلیٰ حکام تک پہنچے گی تو پھر جیسیں معلوم ہو گا کہ ملک و قوم سے نداداری کا کیا تیجہ نکلا ہے۔ آرنلڈ نے اس بار اچھائی ٹھنک لیتے میں کہا۔

" تم اور ہمزی دونوں ہی احتق ہو۔ میں نے تو انہیں شب کرنے کےے یہ سب کچھ کیا تھا۔ میں نے ان کا خاتمہ کرنا تھا اور تم اسے میری نداداری کچھ بتانے ہو۔ کرتل جنکپ نے کہا۔

" کرتل جنکپ۔ جباری ساری ساری زندگی خون میں گزدی ہے جبکہ میں اور ہمزی دونوں نے سیکرت ہیجنی کی اچھائی بخت نہیں لگ لی ہوئی ہے اور پا کیشیائی لہجت دیبا کے سب سے ظاہر لکھتی ہیں۔

جہارا کیا ہیاں ہے کہ وہ جیسیں سیدھے ہاتھوں ایک لاکھ ڈالرڈ ادا کر کے خود ہی اپنی گردشی جبارے سامنے مکاہیں گے۔ انہوں نے جیسیں اور جبارے آدمیوں سمیت سب کا خاتمہ کر کے لیے اپنی پر چڑھ دوزنا تھا۔ یہ دوسری بات ہے کہ اب لیے اپنی جباری کاں پر

ہمیں پہنچا سوچ رہا تھا کہ سامنے موجود فون کی گھنٹی نج اٹھی اور میں نے باقاعدہ کر رہیور اٹھایا۔

" لیں۔ کرتل جنکپ بول رہا ہوں۔ کرتل جنکپ نے لہے مخصوص لیچے میں کہا۔

" آرنلڈ بول رہا ہوں۔ دوسری طرف سے میڈہاکس لیے اڑلے کے سکریٹی چیف آرنلڈ کی آواز سنائی دی۔

" کوئی خاص بات۔ کرتل جنکپ نے سادہ سے لیچے میں پر چھا۔

" کل تم ایک لاکھ ڈالرڈ دھوں کرنے کا مجب جا رہے ہو۔

نہیں۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو کرتل جنکپ بے انتباہ اپنے پڑا۔ اس کے پڑے پر ٹھدیہ حرمت اور پر یٹھانی کے مٹے مٹے ہاتھات اپنراہتے تھے۔

" کیا۔ کیا کہ رہے ہو۔ کیا مطلب۔ کرتل جنکپ نے بوکھلاتے ہوئے لیچے میں کہا تو دوسری طرف آرنلڈ بے انتباہ ہنس پڑا۔

" اب جیسیں ایک لاکھ ڈالرڈ نہیں مل سکیں گے کرتل جنکپ۔

کیونکہ وہاں رینڈ ہیجنی کے اے سیکشن کا چیف ہمزی اپنے سیکشن سمیت بیچ چلا ہے اور وہ ان پا کیشیائی ہیجنیوں کو تم سے بیٹھے کیا چھاپ لے گا۔ آرنلڈ نے مزے لے لے کر بات کرتے ہوئے کہا۔

بھی نہ کھوئی جائے گی لیکن بہر حال وہ لیبارٹری تک پہنچنے والے میں تو
کامیاب ہو جاتے اور سیری تھری میں یہ بھی ان کی کامیابی ہوتی۔ لیکن
اب ایسا نہیں ہوا گا۔ کوئب میں، سیری اپنے سیشن سیت ہائی چاہے
وہ تمہاری جیکب پوسٹ سے جیٹے ہی انہیں چھاپ لے گا۔ اس کے
پاس ان کے جیتنے اور دوسری تفصیلات موجود ہیں۔ میں نے تمہیں
اس نے کال کی ہے کہ تم اس کام میں اب مداخلت نہیں کرو گے۔
ولیے میں سیری کو کہہ دوں گا اور وہ یہ بیپ اعلیٰ حکام تک نہیں
ہانچا گے۔ گلہ بانی۔..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ
یہ رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل جیکب نے ہوٹ چینچنے ہونے رسی،
کریٹل بریڈ دیا۔ اس کے دن میں سسل دھماکے ہو رہے تھے۔
اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ اگر یہ بیپ اعلیٰ فوجی حکام تک پہنچ گئی
تو دنیا کی کوئی طاقت اس کا کورٹ مارٹل دردک سکے گی اور اسے
لینڈاری کے الزام میں موت کی سزا دے دی جائے گی۔

”جسے اب کیا کرنا چاہئے۔..... کرنل جیکب نے بڑھاتے ہوئے
کہا اور پھر ایک خیال کے آتے ہی وہ جو نکل چڑا۔

”ہاں۔ اب بچاؤ کے لئے ضروری ہے کہ سیری سے وہ بیپ واپس
لیا جائے۔..... کرنل جیکب نے بڑھاتے ہوئے کہا لیکن دوسرے
لئے ایک اور خیال نے اسے دوبارہ پریشان کر دیا کہ وہ سیری اور اس
کے آدمیوں نکل کرے جائے گا۔ وہ تو انہیں جانتا اور بہچانتا ہی نہیں
اور دوسری بات یہ کہ وہ ریڈ ہائیکسی کے لیجنت ہیں۔ عام لوگ نہیں

ہیں۔ یہ سب سوچتے سوچتے اسے ایک اور خیال آیا کہ وہ یہ معلوم
کرے کہ یہ کال جب بیپ کی گئی تو پاکیشیانی لیجنت کہاں موجود
تھے لیکن پھر اس نے اپنی حقائق پر خود ہی اپنے آپ کو برا بھلا کہنا
شروع کر دیا کیونکہ ظاہر ہے ایسی کوئی مشیزی موجود نہیں تھی جو
ماضی میں جا کر پہنچنگا کرے۔ ابھی وہ یہ تھا یہ سب کچھ سوچتے ہی رہا
تحاک کے پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی نج اٹھی تو اس نے ڈھنپے سے
ہاتھوں سے رسیور الٹھایا۔

”میں۔ کرنل جیکب بول رہا ہوں۔..... کرنل جیکب نے ڈھنپے
سے لچھے میں کہا۔

”آسکر بول رہا ہوں کرنل۔..... دوسری طرف سے مٹھن روم
الچارچ کی او اسٹانی دی۔

”کیوں کال کی ہے۔ کوئی خاص بات۔..... کرنل جیکب نے
پوچھا۔

”باس۔ ایک سیاحتی کمپنی کی جیپ سحراء میں داخل ہوئی ہے۔
اس کا رخ بلکیں سینڈز کی طرف ہے۔..... آسکر نے کہا۔

”تو پھر کیا ہوا۔ سیاح تو سحراء میں گھوستے پہتے رہتے ہیں۔
کرنل جیکب نے اس بار قدرے بھٹائے ہوئے لچھے میں کہا۔

”یہ سیاح نہیں ہیں جاپ۔ ان کی جیپ میں احتمالی حساس اسلو
مارک کیا گیا ہے۔ ایسا اسلو جس سے کوئی جلا تارگٹ کو رکیا جاسکتا
ہے۔..... آسکر نے کہا تو کرنل جیکب کے دماغ میں وحشا کہ ساہبو اے

بڑی سکرین نصب تھی جو اس وقت روشن تھی اور اس سکرین پر صورت کا منظر نظر آ رہا تھا جس میں صورت میں پہنچنے والی ایک بڑی سی مخصوص جیپ بھی ہوتی نظر آ رہی تھی۔

اس جیپ میں اہتمامی طاقتور اور حساس اسلو ہو جو دیکھنے کے لئے جیک کے کرسی پر بیٹھتے ہی ساتھ موجود کری پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”شُو کرو۔۔۔“ کرنل جیک نے کہا تو آسکر نے مشین کے خلف بنن پر میں کرنے شروع کر دیئے۔۔۔ بعد لمحوں بعد سکرین پر موجود جیپ کے گرد ایک سرخ رنگ کا دائرہ سا بن گیا اور پھر اس دائرے کے اندر سرخ رنگ کا کراس نظر آنے لگا۔۔۔

”اس سرخ رنگ کے کراس کا مطلب ہے کہ اس جیپ میں اہتمامی طاقتور اور حساس اسلو ہو جو موجود ہے۔۔۔“ آسکر نے کہا اور کرنل جیک نے اثاثات میں سریلا دیا۔

”اس جیپ کو کوڈ اپ میں لے آؤ۔۔۔“ کرنل جیک نے کہا تو آسکر نے ایک بار پھر مشین کے بنن پر میں کرنے شروع کر دیئے۔۔۔ اب جیپ کے گرد سرخ رنگ کا دائرہ اور اس کے اندر نظر آنے والا کراس غائب ہو گیا تھا جبکہ جیپ سکرین پر بڑی ہوتا شروع ہو گئی تھی۔۔۔

”پاں۔۔۔ یہ سیاحتی کمپنی کی جیپ ہے۔۔۔“ کرنل جیک نے جیپ پر لگائی عبارت کو غور سے پڑھتے ہوئے کہا۔

”اوہ، اوہ کہیے جیک کیا ہے تم نے یہ اسلو۔۔۔ کرنل جیک نے اس پار تیر لے چکے میں کہا۔

”ہمارے پاس حساس اسلو جیک کرنے والی اہتمامی بود مشینزی موجود ہے اور جب بھی ہم کسی سیاحتی کمپنی کی جیپ یا یا میل کا پڑک کو جیک کرتے ہیں تو سب سے پہلے ہم ہمیں جیک کرتے ہیں کہ ان کے پاس کوئی حساس اسلو تو نہیں ہے۔۔۔ آسکر نے اس پار تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔۔۔ اوہ میں آ رہا ہوں۔۔۔ میں خود جیک کرتا ہوں۔۔۔“ کرنل جیک نے تیر لے چکے میں کہا اور رسیدور کر پیال پر ٹک کر دا چھل کر کردا ہوا اور پھر دوڑتا ہوا اپنے افس سے نکل کر مشین روم کی طرف پڑھتا چلا گیا۔۔۔ مشین روم ایک بڑا ہال تھا جس میں دس کے قریب بڑی بڑی مشینیں موجود تھیں۔۔۔ ایک سماں پر شیشہ کا کہیں بنا ہوا تھا۔۔۔ کرنل جیک سید حاس کیہن کی طرف پڑھا۔۔۔ ہر مشین کے سامنے ایک آدمی موجود تھا۔۔۔ ان سب نے کرنل جیک کو سلام کیا اور کرنل جیک سرپلٹا ہوا ان کے سلاموں کا جواب دیتا ہوا آگے پڑھتا چلا گیا۔۔۔ جسے ہی دروازہ کھول کر کہیں میں داخل ہوا۔۔۔ وہاں موجود ایک در میانے قدم کا آدمی انھ کر کھوا ہو گیا۔۔۔ یہ آسکر تھا مشین روم کا انچارج۔۔۔ اس کے سامنے میرا ایک مستطیل شکل کی مشین موجود تھی جس میں چھوٹے بڑے سینکڑوں بلب تیزی سے جعل بخوارہ تھے یہ کنٹرولنگ مشین تھی جبکہ مشین کے مقابلے میں دیوار پر ایک کافی

"بہس۔ کوئی سیاح اس قدر طاقتور اور حساس اسلو لے کر صحراء میں نہیں گھوم سکتا ہے جنگل نہیں ہے کہ ہو چا جا سکتا کہ یہ لوگ درندوں کے شکاری ہوں گے۔..... آسکر نے کہا۔

- تو پھر چمارا کیا خیال ہے کہ یہ کون لوگ ہیں اور کیوں اسلو لے کر صحراء میں گھوم رہے ہیں۔..... کرمل جیکب نے کہا۔

"یعنی بات تو میری بھگتیں نہیں آہی۔..... آسکر نے کانٹے اچکاتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے وہ مٹین ایکسپریٹ تھا۔ اس نے اس کا ذہن صرف مشیری کی حد تک ہی کام کرتا تھا۔

- کیا اس جیپ کے اندر موجود افراد کو چیک کیا جا سکتا ہے۔۔۔ کرمل جیکب نے کہا۔

- نہیں بہس۔۔۔ جیپ بند ہے تاکہ رست اندر نہ جاسکے۔ صرف فرشت سکرین کے ذریعے ہی دیکھا جا سکتا ہے۔۔۔ یعنی سکرین میں دیسی ہی کچھ لظر نہیں آتا۔..... آسکر نے ہواب دیتے ہوئے کہا۔

- ان کا رائے کس سمت میں ہے۔..... کرمل جیکب نے بعد لگوں کی خاموشی کے بعد کہا۔

- بیک سینڈاڑ کی طرف۔..... آسکر نے ہواب دیا تو کرمل جیکب بے اختیار ہونگا۔۔۔

- یہ لوگ کب تک بیک سینڈاڑ ہمچلیں گے۔..... کرمل جیکب نے پوچھا۔

- پانچ چھٹے گھنٹے تو لوگ ہی جائیں گے۔۔۔ آسکر نے کہا۔

- بیک ہے۔۔۔ تم انہیں بیک کرتے رہو۔۔۔ یہ لوگ لا زماں بیک سینڈاڑ کو دیکھ کر واپس چلے جائیں گے۔۔۔ کیونکہ بیک سینڈاڑ میں داخل ہو کر زندہ نہ چانا تا ممکن ہے۔۔۔ اس نے لائماں یہ بیک سینڈاڑ کو دیکھیں گے۔۔۔ تصور ریس بنائیں گے اور پھر واپس چلے جائیں گے۔۔۔ کرمل جیکب نے لائماں ہوئے کہا۔

"یعنی بہس۔۔۔ یہ لوگ خطرناک اور حساس اسلو کیوں ساختے لے کر آئے ہیں۔۔۔ مجھے تو یوں لگتا ہے کہ یہ لوگ بیک سینڈاڑ کو جہا کرنے آئے ہیں۔۔۔ آسکر نے کہا تو کرمل جیکب بے اختیار اپنے پڑا۔

- ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔ بہر حال ہو کچھ ہو گا سامنے آجائے گا۔۔۔ تم مجھے اطلاع دھنا اگر کوئی خاص بات ہو تو۔۔۔ کرمل جیکب نے کہا اور تیزی سے مزکر ٹھیکنے کے کہیں سے باہر آگیا اور تھوڑی در بعد وہ ایک بار پھر اپنے آفس میں پہنچا شراب پیتے میں مصروف تھا۔ خطرناک اور حساس اسلو کا سن کر ایک بار تو اسے خیال آیا کہ یہ لوگ کہیں پا کیشیاں بھجتے ہوں یعنی اس نے اس خیال کو اس نے ترک کر دیا تھا کہ پا کیشیاں بھجنوں نے تو فلاں کے ذریعے اس سے باقاعدہ سودے بازی کی تھی اور انہوں نے کل سے پہر کو مبہجھا ہے۔۔۔ اس نے وہ کسی صورت بھی اس طرح صحراء میں داخل نہ ہو سکتے تھے۔۔۔ اس طرح بیٹھے سوچتے اور شراب پیتے ہوئے اسے نجاں نے کھتا وقت گزر گیا تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنی

نچ اٹھی تو اس نے پا تھے بڑھا کر رسیور انھالیا۔
میں۔ کر عل جیکب بول رہا ہوں۔ کر عل جیکب نے اپنے
خصوص انداز میں کہا۔

آسکر بول رہا ہوں باس۔ مشین روم سے۔ دوسری طرف
سے کہا گیا۔

جیسے معلوم ہے کہ تم مشین روم سے ہی بول سکتے ہو باقاعدہ روم
سے نہیں۔ پھر کیا یہ کہنا ضروری ہے کہ مشین روم سے بول رہا
ہوں۔ کر عل جیکب نے ملکت فصلیے لیے میں کہا۔ دراصل
سلسل شراب پینے اور سوچتے رہنے کی وجہ سے اس کا ذہن شدید
حتماً بہت کاشکار ہو رہا تھا۔

اتی ایم سوری باس۔ میں نے یہ اطلاع دیتے کے لئے کال کی
ہے کہ سیاحوں کی جیکب اب بلکب سینڈوز کی سائیڈ سے تکل کر برداش
کی طرف جا رہی ہے۔ آسکرنے کہا۔

کیا۔ کیا کہ رہے ہو۔ کیا مطلب۔ برداش وہ کیسے ہو سکتے ہیں۔
اس کے لئے تو انہیں ہر صورت میں بلکب سینڈوز کو بھی کراس کرنا
ہوگا۔ کر عل جیکب نے حلق کے بل جیچنے ہوئے کہا۔

میں سر-وہ الیہا ہی کر رہے ہیں۔ دوسری طرف سے کہا
گیا۔

کیا۔ کیا کہ رہے ہو۔ کیا وہ بلکب سینڈوز سے گز رہے ہیں لیکن
کیسے۔ ان کی جیکب تو مجھے کی طرح اوجائے گی۔ کر عل جیکب

نے حلق کے بل جیچنے ہوئے کہا۔

تو سر-وہ بلکب سینڈوز کی سائیڈ سے گز رہے ہیں اور سائیڈ پر
قین اتنا دباؤ نہیں ہو گا جتنا درمیان میں ہوتا ہے یا پھر انہوں نے ہوا
کے دباو کا مقابلہ کرنے کے نتیجے کوئی خاص بندوبست کر رکھا ہے۔
آسکرنے کہا۔

میں دیں آرہا ہوں مشین روم میں۔ الیسا تو سوچتا بھی ممکن
نہیں ہے۔ تم کہ رہے ہو کہ وہ بلکب سینڈوز سے گز رہے ہیں۔
کر عل جیکب نے حلق کے بل جیچنے ہوئے کہا اور دھڑام سے رسیور
گریزل پرچ کر دہ کری سے الیسا اور دوزتا ہوا آفس سے تکل کر مشین
روم کی طرف بڑھتا پڑا گیا۔ اس کے ذہن میں مسلسل دھماکے ہو
اہے تھے۔ جیکب جیکب سے خیالات برق کے کوندوں کی طرح آجائے
اہے تھے۔ تھوڑی در بحدود مشین روم میں موجود شیئے والے کہیں
میں بھی گیا۔

ویکھنے باس سکریں ہو۔ آسکرنے کہا یعنی اس کے کہنے سے
بٹھے ہی کر عل جیکب کی نظریں سکریں ہو اس طرح بچکی ہوئی تمیں
جیسے مقاطعیں کے ساتھ لوہا چھٹ جاتا ہے۔ سکریں پر ہر طرف
ایسٹ اڑ رہی تھی۔ خوفناک بگولے الٹے دھماکی دے رہے تھے۔
سیاہ رہت ہر طرف فضا میں پھیلی ہوئی تھی یعنی اس کے باوجود و ان
ٹھوکنی بگلوں کے اندر ایک بڑی جیکب کا ہیولہ صاف دھماکی دے
رہا تھا۔

مگر وہ اپ میں لے آؤ۔ کیا یہ دی جیپ ہے یا کوئی اور ہے۔
کرٹل جیکب نے حریت بھرے لجھے میں لکھا۔ اس کا بھر ایسا تھا جیسے
اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آپ رہو۔ اسکرنے میں کے کی ہیں کچھ
بحدود گیرے پر میں کے تو اسکرین پر منظر سکنے چلا گیا اور پھر وہ جیپ
وائس طور پر نظر آنے لگ گئی لیکن اس کے ارد گرد اور اور پھر یہ
رسٹ کے خوفناک گھولے سسلِ رقص کرتے نظر آ رہے تھے۔
یہ دی جیپ ہے سیاچی کمپنی کی اور اس کا اس طرح گور کرنا
اور پھر اس میں خوفناک اور حساس اٹھ کا ہوتا، یہ سب کچھ بتاہے
ہے کہ یہ ہمارے دشمن ہیں اور برداش پر قبضہ کرنے کے لئے آرب
ہیں۔۔۔۔۔ کرٹل جیکب نے اونچی آواز میں بولتے ہوئے کہا تو سارے
یہاں اسکر بے اختیار اچھل چڑا۔
”یہ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ہاں۔۔۔۔۔ اسکرنے حریت بھرے
لچھے ہیں لکھا۔

”تمہیں نہیں معلوم آسکر۔ جیو ہا کس لیبارٹری کے خلاف کام
کرنے کے لئے پاکیشی سیکریت سروس ہمارا ہے۔ میں لے
انہیں فتح کرنے کے لئے کومب میں پلانگ کی تھی اور ایک آدی
کے دریچے انہیں چکر دے کر کومب پہنچنے کے لئے کہا تھا یہاں اب وہ
صور تھاں سلستے ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ لوگ واقعی حدود
شاطر ہیں۔ انہوں نے اتنا ہمیں چکر دے دیا ہے تاکہ ہم کومب جاگر
ان کا انفلار کرتے رہیں اور یہ لوگ بلکہ سینڈز سے برداش جانا
لشان نقشے پر آہستہ آہستہ مرکت کرتا دکھائی دیتے گا۔

داخل ہو کر بھاں قبضہ کر لیں۔۔۔۔۔ کرٹل جیکب نے مخالطات کو
اپنے حق میں موزتے ہوئے بات بنادی۔

”اوہ، پھر تو یہ لوگ اچھائی خطرناک ہیں۔ ان کا خاتمه غوری ہونا
چاہئے۔۔۔۔۔ اسکرنے قدرے خوفزدہ ہوتے ہوئے گھا۔

”ہاں۔۔۔ تم ان پر سپری ماں فائز کر دو ماں کہ جیپ سیست ان کے
پر ٹھیک لا جائیں۔۔۔۔۔ کرٹل جیکب نے کہا تو اسکر اس طرح کرٹل
جیکب کو دیکھتے رکابیسے کرٹل جیکب نے کوئی اعتماد بات کر دی
۔۔۔۔۔

”وہ کیسے ہاں۔۔۔ ہمارے پاس تو ایسی سینٹک ہی موجود نہیں ہے
کیونکہ یہ تو کبھی تصور ہی نہیں کیا جا سکتا تھا کہ بلکہ سینڈز ایریا
سے کوئی آدمی جیپ و ضریب گوار کر برداش میں داخل ہو سکتا ہے۔۔۔ اس
لئے تمام تراجمات برداش اور کومب کے درمیان کئے گئے ہیں۔۔۔
آسکرنے کہا تو کرٹل جیکب نے بے اختیار ایک طویل سانس دیا۔

”ہاں۔۔۔ چہاری بات درست ہے۔۔۔۔۔ اچھا اب تم اچھی طرح چیک
کر کے بیاڑ کر یہ جیپ اس انداز میں چلتی ہوئی اگر برداش میں داخل
ہو تو کہاں سے ہو گی۔۔۔۔۔ کرٹل جیکب نے کہا تو آسکرنے ہاتھ چڑھا
کر میں کوئی سے اپرست کرنا شروع کر دیا۔۔۔۔۔ اسکرین پر جھما کے
سے ہوتے رہے پھر اسکرین پر یہ لفکت ایک لفکش سا پھیلنا چلا گیا۔۔۔۔۔ آسکر
سسلک اپرست کر تارہ اور پھر لمحوں بعد ایک سرخ رنگ کے تیر کا
لشان نقشے پر آہستہ آہستہ مرکت کرتا دکھائی دیتے گا۔

اں کے علاوہ اور کوئی بندگ نہیں ہے۔۔۔ آسکرنے کہا۔

- شمالی جنگل۔ جہارا مطلب ہے بلکہ فاریست۔۔۔ کرتل
جیب نے بخوبی کہا۔

- میں باس سچے جنگل یہ گھنا جنگل ہے اس نے اسے بلکہ فاریست
کہے ہیں اور دیسے بھی یہ بلکہ سینڈا کی سرحد پر ہے۔۔۔ آسکرنے
پہا۔

- یہ جنگل تو بہت تھوا رے رقبہ پر ہے۔۔۔ کرتل جیب نے
پہا۔

- میں سر۔ صرف پندرہ ایکڑ پر واقع ہے۔۔۔ آسکرنے جواب
لیا۔

- اچھا بہاؤ کہ انہیں اس جنگل تک پہنچنے میں کھادوت لگے
ا۔۔۔ کرتل جیب نے پوچھا تو آسکر خور سے سکریں پر موجود اس
اکت کرتے ہوئے سرخ تیر اور نقشے کو دیکھتا رہا۔

- باس۔ زیادہ سے زیادہ پھار گھنٹا اور کم سے کم تین گھنٹے۔ آسکر
نے کہا۔

- کافی ہے۔ اس دوران میں وہاں ہر قسم کے خلافی انقلامات
راں لوں گا۔ میں ان کی جیپ کو میں انلوں سے اڑا دوں گا۔۔۔ کرتل
جیب نے اٹھتے ہوئے کہا۔

- باس۔ میں ایک ٹوارش کروں گا۔۔۔ آسکرنے بھی کرسی
سے اٹھتے ہوئے کہا۔

” یہ تیر کا نشان اس جیپ کی نشاندہی کر رہا ہے یاں ”۔۔۔ آسکر
نے کہا۔

” کیسے۔۔۔ سب کیسے ہوا۔۔۔ کرتل جیب نے حریت بھرے
لئے میں کہا۔

- باس۔ اس جیپ میں حساس اسٹک موجود ہے اور اس کے نے
مشین سرخ رنگ کے کہ اس سے نفاذ ہی کرتی ہے۔۔۔ میں نے اس
کو سلسلے روک کر کام کیا ہے۔۔۔ سرخ کہ اس کی بندگ سرخ تیر کو دیا ہے۔۔۔
اس کے علاوہ اس جیپ کو اس نقشے پر لانے کی کوئی صورت نہ
تمی۔۔۔ آسکرنے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

- گلڈ۔ تم واقعی اپنے کام کے ماہر اور ذہین آدمی ہو۔ جہاری ترقی
کے لئے اعلیٰ حکام کو میں شخصی سفارش کروں گا۔۔۔ کرتل
جیب نے بھرے خلوص بھرے لئے میں کہا۔

- مکر یہ باس۔۔۔ آسکرنے مررت بھرے لئے میں جواب دیتے
ہوئے کہا۔

- اچھا۔ اب یہ بناو کہ یہ لوگ کہاں سے داخل ہوں گے بروڈش
میں۔۔۔ کرتل جیب نے کہا تو آسکر بھر لئے خور سے اس تیر کو
حرکت کرتے دیکھا رہا۔۔۔ پھر وہ انجما اور عقی طرف دیوار کی طرف پڑھ
گیا۔۔۔ پھر وہ نقشے کو قریب سے خور سے دیکھا رہا اور پھر اس انداز میں
سرپتا گا، جو اسیں مرا جیسے سب کچھ بھگ گیا ہو۔

- باس۔۔۔ حتیٰ طور پر بروڈش کے شمالی جنگل میں داخل ہوں گے

بی۔ کرتل جیک نے پوچھا۔

سر۔ زانسیز لپٹے پاس رکھیں۔ میں بھاں انہیں سلسلہ جیک کرتا ہوں گا۔ ہو سکتا ہے کہ یہ جیک سینڈر میں ہی ہالک ہے جائیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ ایثار غبل ہیں۔ ایسی صورت میں آپ کو خوری اطلاع دے دوں گا اور آپ نی صورت حال سے مطابق کام کر سکیں گے۔ آسکنے کہا۔

گلڈ۔ جہاری جوچی ہے عد شناخت دار ہے۔ تم اپنی سلطانیت کیجئے ہے عد مہماز کر رہے ہو۔ اب جہاری ترقی تحریر لازم ہو گئی ہے اور ایسا ہی ہو گا۔ کرتل جیک نے کہا اور تیری سے دروازے کیا۔

مران اپنے ساتھیوں سیست سیاحت کمپنی کی ایک خصوصی جیپ طرف بڑھ گیا۔ آسکر کے ہمراہ پریلافت سرست کا آئندار سائینے کی ایسا سوت پر پہنچنے کے لئے بنائی گئی تھی۔ اس نے رستہ بر بھی وہ اس انداز میں پل رہی تھی۔ سیست کا ریس میلت سرک پر جلتی ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ اس کی رفتار سرک پر پہنچنے والی کاؤنوس بھی سیت کی یکین اس کے باوجود وہ بڑے ہمارا انداز میں آگئے جنمی ٹیکلی جا رہی تھی۔ ڈرامیونگ کیس پر مران خود تھا۔ سائینے سیست پر جو ہیا اور سالہ ہٹھی ہوئی تھیں جبکہ عقیقی سیٹوں پر صدقہ، کیٹھن ٹکلیں اور متور موجود تھے۔ سب سے اگر میں جیپ کی خالی جگہ میں سیاہ دنگ کے دو بڑے بڑے تھیں تو وجود تھے جن میں حساس اسکے موجود تھا۔ یہ اسکے مران نے خصوصی طور پر لیبارٹری کا گیٹ کھولانے اور اسے جاہ کرنے کے لئے واصل کیا تھا۔ جیپ اب تیری سے بلکہ سینڈر کی طرف ہٹھی ٹیکلی جا

ہی تھی۔

"مران صاحب۔ بلیک سینڈر میں تو ریت کے طوفان ہو افتاب
پلٹتہ رہتے ہیں۔ کیا یہ جیپ ان طوفانوں کو سہار بھی سکے گی
نہیں؟..... صدر نے کہا۔

"طوفان مرگزی لئے یا میں آتے ہیں۔ سائیڈون پر ہوا میں تھیں
تو ہوتی ہے لیکن اس میں خدت پے حکم ہوتی ہے اور ہم نے بلیک
سینڈر کی سائیڈ سے ہو کر آگے چڑھا ہے۔..... مران نے جواب
دیا۔

"ہوا کا زور تو بہر حال موجود ہو گا۔ پھر جیپ کیسے ٹلے گی؟ اس
باد صاف نے کہا۔

"مران نے کچھ دکھ سوچ رکھا ہو گا۔ یہ شخص قدرتی کیا
ہے۔ ہو یا نہ کہا تو سب پے اختیار اپنے چلے۔
اچھا تواب مجھے انسانوں کی صرف سے بھی نکال دیا گیا ہے۔
مران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جب ہم بلیک سینڈر کے لئے یا میں ہمچل گے تو تمہیں خود کو
کوئی سر کیہے نہ تاپ کی چیز ہیں۔ ہر سکے کا حل اپ کے پاس موجود
ہوتا ہے اور ہمارے ہر سوال کا جواب بھی۔..... صدر نے
سکراتے ہوئے کہا۔

"اور ہر ہجھو چھٹے سے سوچ کر اس کا کوئی نہ کوئی حل بھی اس نے
نکال رکھا ہوتا ہے۔..... ہو یا نہ کہا۔

"سوائے ایک سکر کے۔ جو آج تک حل نہیں ہو سکا۔۔۔ مران
نے کہا۔

"میں بس۔ خبردار اپ اگر دوبارہ یہ بھیر دیں شروع کی تم نے۔۔۔
ہو یا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"= بھیر دیں نہیں، بلیک راگ ہے۔ جس سے مجھے ہونے پر راغ
بل اٹھتے ہیں۔..... مران نے جواب دیا اور سب پے اختیار ہش
پڑے۔

"مران صاحب۔ کیا واقعی اپ نے ہوا کے دباؤ کو روکنے کا کوئی
حل سوچ رکھا ہے۔..... صالح نے اپنے لئے میں کہا جسے اسے یقین
ہو کہ مران نے اپ بھی کوئی انقلام نہ کر رکھا ہو گا۔

"ایک حل۔ ایک ۲ ایک حل سوچ رکھے ہیں۔..... مران نے
سکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میں سمجھی گی سے پوچھ رہی ہوں۔..... صالح نے بدلے سمجھیدہ
لئے میں کہا۔

"جب ہم بلیک سینڈر کے لئے یا میں ہمچل گے تو تمہیں خود کو
صلوٰم ہونے جائے گا۔..... مران نے سکراتے ہوئے کہا اور صالح
ہونٹ بھیج کر خاموش ہو گئی۔ اس کے ہمراۓ پر ترد کے ہڑات
 واضح تھے۔

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے صالح۔ جب مران ساتھ
ہو تو ہم سوچتا اور یونا اس لئے چھوڑ دیتے ہیں کہ ہمیں سو فیصد یقین

مقدار نے کہا۔
 ۔ ظاہر ہے یکن اب ہم ان کے شک کی بناء پر وہ اپنی تو نہیں جا سکتے۔..... گران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
 ۔ یکن اگر انہوں نے جیپ پر میراں کل فائز کر دیتے پھر۔..... صالح نے کہا۔

۔ پھر کیا۔ وہی پرانی بات کہ پلاڑ کھائیں گے احباب۔ یکن بہاں تو ہماری لاٹھیں غائب ہو جائیں گی۔ اس لئے یہ چارے احباب پلاڑ سے بھی محروم ہو جائیں گے۔..... گران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

۔ یکن گران صاحب۔ اس طرح تو ہم اپنا مشن مکمل نہ کر سکیں گے۔..... مقدار نے سمجھ لیجے ہیں کہا۔

۔ ہمیں بات تو یہ ہے کہ یہ جیپ بند ہے۔ اس لئے وہ جیپ کے اندر چینگ د کر سکیں گے اور باہر انہیں سیاحتی کمپنی کا نام لکھا نظر آ رہا ہو گا اور اس گھر میں ایسی جیسیں دوستی رہتی ہیں۔ پھر ہمارا رٹ رہا ہو گا اور اس میں ایسی جیسیں دوستی رہتی ہیں۔ ۔ چارہ ہمارا رٹ ہمیں سینڈز کی طرف ہے۔ اس لئے بھی وہ مطمئن ہوں گے کیونکہ ان کے خیال کے مطابق کوئی جیپ ہمیں سینڈز کو ٹیک سلامت کر اس ہی نہیں کر سکتی۔ تیرہ بیت یہ کہ ابھی ہم برڈش ٹھٹستان سے بہت دور ہیں۔..... گران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

۔ پھر وہ مسلسل چینگ کیوں کر رہے ہیں۔..... مقدار نے کہا۔
 ۔ ہاں۔ یہ بات سوچنے کی ہے۔ انہیں لقینا کوئی نہ کوئی ایسی

ہوتا ہے کہ اس نے ہم سے جھٹے ہی سب کچھ نہ صرف سوچ رکھا ہو گا بلکہ اس کا کوئی نہ کوئی حل بھی نکال رکھا ہو گا۔..... جو یا نے کہا اور صالح نے یہ اختیار ایک طویل سائنس لیتے ہوئے اخبارات میں سرہا دیا۔

۔ گران صاحب۔ ٹاؤر کے ذریعے میں، بہر حال چیک کیا جا رہا ہو گا۔..... اپنائک عقیل سیست پر موجود کیشن ٹھیک نے کہا۔
 ۔ ہاں، مسلسل چیک کیا جا رہا ہے۔..... گران نے جواب دیا تو سب نے اختیار اچھل پڑے۔

۔ کیسے معلوم ہوا آپ کو۔..... صالح نے حرج ان ہو کر کہا۔

۔ اپنے سامنے سکرین کے نچلے حصے میں موجود سیاد رنگ کی ذیبا دیکھو۔ اس کے اندر ایک سفید نقطہ روشن ہے یا نہیں۔..... گران نے کہا تو نہ صرف صالح بلکہ سب نے ہی اس ذیبا کو گزار سے دیکھنا شروع کر دیا۔

۔ ہاں ہے۔ یکن یہ کیا ہے۔..... صالح نے حرج ان ہو کر کہا۔

۔ یہ سکلن وصول کرنے والا مخصوص آں ہے۔ چینگ رین جیپ اس جیپ سے نکراتی ہیں تو اس کے سکلن یا آں وصول کریتا ہے اور اس کے اندر سفید رنگ کا نقطہ جل المحتا ہے اور اب یہ نقطہ مسلسل چک رہا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ جیپ کو مسلسل چیک کیا جا رہا ہے۔..... گران نے بڑے اٹھینا بڑے بچے میں کہا۔
 ۔ مسلسل چینگ کا مطلب ہے کہ ہم پر انہیں شک ہو گیا ہے۔

بات لفڑ آئی ہے جس کی خاطر وہ ہم پر سلسل نظرں رکھ رہے
ہیں۔ عمران نے کہا۔

ایسی کیا چیز ہو سکتی ہے۔۔۔ جو یانے کہا۔

یہ تو سوچتا ہے گا۔۔۔ عمران نے سکرتے ہوئے جواب
دیا۔

اگر آپ اجازت دیں تو میں بتاؤں۔۔۔ کیپن ٹھیل نے کہا
تو عمران سیست سب بے اختیار پڑنے کے پڑے۔

جیسی معلوم ہے تو بتاؤ۔۔۔ جو یانے کہا۔

جیپ کے عقیقی حصے میں سیاہ رنگ کے جو قطیلے موجود ہیں
سلسل ہیٹھنک کی وجہ بن رہے ہیں۔۔۔ کیپن ٹھیل نے جے
نہیں بچے میں کہا۔

کیسے۔۔۔ صدر نے حیران ہو کر کہا۔

اس تاور سے پورے صرا کوچیک کیا جاتا ہے۔۔۔ اس کا مطلب
ہے کہ اس تاور سے اجتنائی ٹاکتور رین ٹکنی ہیں اور اجتنائی ٹاکتور رین
ہو جو وہ دور میں سکس ہنڈرڈ تھری ہی ہو سکتی ہیں۔۔۔ اسی رین صادر
اور ٹھرناک اسٹک کو بھی چیک کر لیتی ہیں۔۔۔ ایک میں یوں ان رین
سے ہی صادر اور ٹھرناک اسٹک چیک کرتی ہے۔۔۔ کیپن
ٹھیل نے کہا۔

اوہ، اگر یہ بات درست ہے تو پھر ہم یعنی ٹھرے سے دو چارہ
چکے ہیں۔۔۔ وہ ایسی لازماً برداشت ہمچنے سے جتنے ہی فتح کر دیں گے۔

جو یانے کہا۔

عمران صاحب۔ آپ کیوں خاموش ہیں۔۔۔ صدر نے کہا۔
کیپن ٹھیل کو نیوی چھوئے ہوئے ڈاٹویں عرصہ ہو گیا ہے
اس نے یہ ابھی تک سکس ہنڈرڈ تھری رین رکارہا ہوا ہے۔۔۔ وہ دور
میں سکس ہنڈرڈ تھری پر صادر ہمچنچ چکا ہے اور ایسی رین ٹھرناک اور
حساس اسٹک کو فوراً مارک کر لیتی ہیں اور واقعی الحماہی ہو رہا ہے۔۔۔
یہی وجہ ہے کہ وہ سلسلہ ہمیں چیک کر رہے ہیں کیونکہ کوئی سیاہ
سحر میں اس قدر ٹھرناک اور حساس اسٹک ساختے کر نہیں چلتا۔۔۔
عمران نے ہٹتے اٹھیاں بھرے لئے ہیں کہا۔

اگر ایسی بات تھی تو جیسی اس کا کوئی حل سوچتا چاہتے
تھا۔۔۔ جو یانے غصے لئے ہیں کہا۔

اس قدر ٹاکٹور رین روکنے کا کوئی حل نہیں ہے۔۔۔ اس نے
بھروسی ہے۔۔۔ عمران نے کادھے اچھاتے ہوئے کہا۔
پھر ہم کس طرح برداشت ہنگیں گے۔۔۔ صادر نے اہتمامی
تشویش بھرے لئے میں کہا۔

فکر مت کرو۔۔۔ چھٹنگ انسان ہی کر رہے ہوں گے اور انسانی
لغیات کو سامنے رکھا جائے تو یہ شمار حل نکل آتے ہیں۔۔۔ عمران
نے جواب دیتے ہوئے کہا اور صادر ہو دت بھیج کر خاموش ہو گئی۔۔۔
قہوہی در بعد انہیں دور سے رست کے بگولے اور طوفانی ہوا کا زور
د کھانی دینے لگا۔ عمران نے جیپ کا رخ تھوڑا سا موڑ دیا اور پھر تھوڑی

سنتے ہیں۔..... عمران نے جواب دیا۔

• عمران صاحب۔ سیلا جیپ اور باہر رہت ہونے کی وجہ سے اندر کی آنکھیں کو تواب تک ختم ہو جانا چاہئے تھا۔..... صالح نے کہا۔

"جن ماہرین نے یہ جیپ حیار کی ہے انہوں نے اس ہلہ کا بھٹے ہی خیال رکھا ہوا ہے۔ اس کے عقیٰ طرف ایک خصوصی آلہ لگا ہوا ہے جو آنکھیں کو کھینچ کر اندر پھینک رہا ہے لیکن رہت کو روک رہا ہے۔ ورنہ تواب تک ام اس جیپ میں دس پار ہے ہوش ہو چکے ہوتے۔"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

• حیرت ہے ایسی جیپ اس عام سے سرحدی قبیلے میں مل گئی ہے۔..... جو یا نے کہا۔

• ایکریما میں سیاحت سب سے چاہنس ہے۔..... عمران نے سکراتے ہوئے جواب دیا۔

• عمران صاحب۔ آپ نے کیا سوچا ہے۔ کیا آپ سیدھے اس جیپ کے دریتے برڈش میں داخل ہو جائیں گے۔..... جند گون بعد صدر نے کہا۔

• اگر اس جیپ کو برڈش تک پہنچنے دیا گی تو۔..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

• تم خواہ خواہ پر اسراست پھیلارہے ہو۔ کھل کر بتاؤ کہ کیا پلائیگ ہے تمہاری۔..... جو یا نے اس بار غارتے ہوئے مجھے میں

وہ بعد جیپ اس طوفانی ہواں اور بگلوں میں داخل ہو گئی۔ اس کی رفتار سخت ہے حد کم ہو گئی تھی۔ اب سکرین پر سوائے رہت کے بگلوں کے اور کچھ لفڑیوں کا تھا۔ لیکن جیپ بہر حال پل رہی تھی۔

"حیرت ہے۔ اس قدر طوفانی ہواں میں بھی جیپ پل رہی ہے۔"..... صالح نے آنکھیں پھالتے ہوئے کہا۔

"اس جیپ کی سریم لائٹنگ خصوصی طور پر اس انداز میں حیار کی جاتی ہے کہ ہواں سے نکلا کر اونہ کو انہوں جاتی ہے اور سائیڈوں اور عقیٰ طرف سے بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ بہاں البتہ اگر ہم میں سریم میں داخل ہو جاتے تو قاید طوفانی ہوا جیپ کو انہا کر فلام میں پٹنگ کی طرح لا لے جاتی۔ لیکن جہاں سے ہم گور رہے ہیں یہ سائیڈ ہے۔ اس لئے بہاں ہوا کا انداز دو نہیں ہے کہ اس قدر بھاری جیپ کو انہا سکے۔"..... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

• سکرین پر تو رہت ہی رہت اوقیٰ نظر آ رہی ہے۔ آپ راست کیے پہنچ کریں گے۔..... صالح نے کہا۔

• اس جیپ میں راست دکھانے والا خصوصی آلہ نصب ہے۔ واں پر جلتا ہوا سرخ نشان راست دکھارہا ہے۔..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

• عمران صاحب۔ بہاں سے برڈش نگران کئی دور ہو گا۔ کیشن تکلیں نے کہا۔

• جس رفتار سے جیپ پل رہی ہے اس سے ہمیں دو گھنٹے لگ

"ورت تم میں از جاؤ گی اور پیدل برداش تھنچ جاؤ گی۔ کیوں۔" عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ صور تعالیٰ انتہائی خطرناک ہو چکی ہے۔" میں "صرف مشن مکمل کرنا ہے بلکہ اپنا تحفظ بھی کرنا ہے۔" اس لئے پلیز۔ آپ سنبھیگی سے بات کریں۔ صالح نے کہا۔

"تم لوگ آخر اس قدر پر بیٹھاں کیوں؟" ہے ہو۔ کیا ہم ہمیں یار کسی مشن پر جا رہے ہیں۔" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"معاملات کو پڑھ دگر گوں ہوتے جا رہے ہیں۔ مجھے تو یوں لگ رہا ہے جیسے ہم خود کشی کرنے جا رہے ہیں۔" صالح نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"خاموش رہو۔ ایسے وقت اچھی بات منہ سے نکالنی چاہئے۔" جویا نے کہا۔

"اے اے۔ لا و نہیں۔ چلہ میں بتا دتا ہوں کہ پر بیٹھاں ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔" میں نے کرتل جیکب کو اس لئے کل کا کوہب کا وقت دیا تھا کہ وہ اٹھیٹاں سے رہے گا۔ میں سلسہ چینگ سے معاملات واقعی توقع کے خلاف جا رہے ہیں۔ اس لئے میں بہر حال اپنا تحفظ کرنا ہے۔" میں جب تک ہم برداش نہ ہجھ جائیں ہم پر کوئی حمد نہیں ہو گا کیونکہ اس طوفان، ہواؤں میں کوئی میراں ورست نہانے پر قادر نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے ہم اٹھیٹاں

ہے آگے بڑھتے رہیں گے اور جب ہم برداش کے قرب بچن جائیں گے تو پھر ہم جیپ روک دیں گے اور جیپ سے اتکر پیدل آگے برداش ہے۔ وہاں سرحد پر ایک چھوٹا سا جنگل ہے جسے لفٹے میں بھی ظاہر کیا ہے۔ وہ لوگ اگر وہاں موجود ہوں گے تو وہ بھی لا زماں جنگل میں ہی ہوں گے۔ ہم جیپ روک کر پچر کاٹ کر جنگل کی عتیقہ فرف سے اندر داخل ہوں گے اور پھر جو ہو گا سو منکور نہدا ہو۔" عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

لیکن جیپ رکنے کے بعد بھی وہ میں چیک کر لیں گے۔" صدر نے مذکور نے کہا۔

"اے یہ بات تو میں نے سچی ہی نہیں۔" عمران نے فور سے طنزی انداز میں سکراتے ہوئے کہا۔

عمران صاحب پلیز۔" اپنا تھیہ معاملہ ہے۔" صدر نے منت بھرے ہے میں کہا۔

"اچھا، بہت سنبھیو ہے۔" پلو سنبھیو ہے تو پھر سنبھیو ہی ہی۔ لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ ہم سارا پلان اوپن کریں۔ ہو سکتا ہے کہ ہماری آوازیں بھی ان تک بچن رہی ہوں۔" عمران نے کہا تو بہ پونک ڈے۔

"آوازیں کیسے بچن سکتی ہیں۔" صدر نے حیران ہو کر کہا۔

"باہر طوفانی ہواں کا ہے پناہ شور ہے۔" اس شور میں آوازیں کیسے وہاں تک بچن سکتی ہیں۔" جویا نے کہا۔

”ہمارا جماد جدید ترین نجادات کا جمد ہے۔ اس نے کچھ بھی ہر
کہا ہے۔ بہر حال بے فکر رہو۔ ہم زندہ سلامت پہنچ جائیں گے۔
دہاں جا کر کیا ہوتا ہے یہ بعد میں دیکھا جائے گا۔..... عمران نے کہا
تو سب نے ایجادات میں سرطادیے۔ جیسے وہ عمران کی بات سے مستثنی
ہو گئے ہوں۔ پھر تکریب ادا و حسنے بعد طوفانی ہواں کا زور فتح ہوا ہاں ہاں
گیا اور وہ عام سے صرامیں پہنچ گئے۔

”کی مطلب۔ کیا ہم ہر دش میں پہنچ سکے۔..... جو یا نے حرث
بھرے لئے میں کہا۔

”میں نے ہر دش سے چکٹے ہی رخ موز دیا تھا تاکہ جو لوگ میں
سلسل چکیک کر رہے ہیں وہ قدرے لٹک جائیں۔..... عمران نے
کہا۔

”لیکن چکیک تو پھر بھی کیا جا رہا ہے۔..... جو یا نے اس سڑ
نقٹے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”ان رجن سے جیپ چکیک ہو سکتی ہے انسان چکیک نہیں ہو سکتے
اس نے ہم جیپ ہباں چھوڑ کر پیل آگے بڑھیں گے۔..... عمران
نے کہا۔

”لیکن وہ ہمیں دور پیمنوں سے تو چکیک کر سکتے ہیں۔..... حد
نے کہا۔

”پھر کیا ہوا۔ تم سب اس طرح گھبرا رہے ہو جیسے تربیت یافت
ہونے کی بجائے جھوٹے بھے ہو۔ جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ ہم

”بہر حال مشن مکمل کرنا ہے۔..... خاموش بیٹھے رہنے والے تنیر نے
چانگ بولتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہو ٹکپڑے۔

”یہ بھی ٹھیک کہہ رہا ہے۔ نیچے اتروہم نے بہر حال مشن مکمل
کرنا ہے۔..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیپ کا
دروازہ ٹھوڑا اور باہر آگیا۔ اس کے ساتھ ہی اسکے ایک کرکے اس
کے سب ساتھی جیپ سے نیچے اترائے۔

”جیپ میں چھوڑنا ہوگی تو یہ بیگڑ تو الحمالیں۔..... صدر نے
کہا۔

”تم سب میں روکو گے۔ صرف تنیر سرے ساتھ جائے گا۔ ہم
نے دہاں پہنچے ہو شکر دینے والی لیس فائز کرنی ہے۔ بہر میں
کال کریں گے۔ تم جیپ لے کر آ جاتا۔..... عمران نے کہا۔
”تنیر کی بجائے میں ساتھ جاؤں گی۔..... جو یا نے کہا۔

”نہیں۔ تم میں روگی۔ تنیر ایسے معاملات میں ہے جو
مہارت رکھتا ہے۔ آؤ تنیر۔..... عمران نے سرد لیس میں جو یا سے
کہا اور پھر تنیر سے مخاطب ہو گیا۔

”اصل تولے لیں۔..... تنیر نے کہا۔

”ہاں۔ ایک مشین گن نکال لو۔ میرے پاس لانگ ریچ پسل
 موجود ہے۔..... عمران نے کہا تو تنیر دوبارہ جیپ کی طرف ہڑھ
گیا۔

”عمران صاحب۔ کیا آپ فائسیئر کال کر کے ہمیں اطلاع دیں

گے۔ صدر نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن تم نے ریڈ کاٹش کو آن رکھنا ہے۔ - خطرے کی صورت میں تمہیں کاٹش مل جائے گا۔ اس کا مطلب ہو گا کہ اب تم نے جو بیان کی قیادت میں آگئے بڑھتا ہے اور پھر جو مناسب بھٹکار گزرتا۔ میران نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم کسی مرتع خطرے کی ود میں جا رہے ہو۔ ورنہ تم اس انداز میں بات د کرتے۔ ایسی بات ہو تو تمہیں دو گروپ بناؤ کر علیحدہ علیحدہ لیکن اکٹھے آگئے بڑھنا چاہئے۔ - خطرناک حالات میں ہم بھاں کھلے سمجھا ہیں یہ یار و مددگار کلوے ہیں رہ سکتے جبکہ ہمیں یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ برداشت بھاں سے کس ست میں اور کتنے فاصلے پر ہے۔ جو بیانے تھے اور قدرے فضیلے ہے میں کہا۔

"مس جو بیان کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔ - کیہیں ٹھیک نے جو بیان کی بات کی تائید کرتا ہوں میران صاحب۔

"میں بھی مس جو بیان کی بات کی تائید کرتا ہوں میران صاحب۔ صدر نے بھی فوراً جو بیان کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"مس جو بیان درست کر رہی ہیں۔ صادق بھی بول یہی۔

"تجانے تھوڑے کیوں خاموش رہا ہے اب تک۔ میران نے سکراتے ہوئے کہا۔

"میں اس نے خاموش رہا ہوں کہ میرے کہنے سے تم پر کوئی اثر نہیں ہو گا ورنہ جو بیان کی بات درست ہے۔ تھوڑے کہا تو سب بے اختیار بیٹھ پڑے۔

"میں نے تو صرف اختیاطاً جسمیں یہ ہدایت دی تھیں ورنہ میرے خیال میں صورت حال ہمارے حق میں ہی رہے گی لیکن اب اگر تم سب بقدر ہو تو پھر ٹھیک ہے۔ - جیپ سے سب سامان لکال لو اور ہم اکٹھے ہی آگئے بڑھیں گے۔ - برداشت کے قریب جا کر ہم دو گروپ بنائیں گے۔ - میران نے کہا۔

"جیپ کو قریب کیوں نہ لے جائیں۔ جو بیانے کہا۔

"میں نے بیٹھے بتایا ہے کہ جیپ ان کی پلاٹنگ میں رہے گی اور وہ اسے برداشت کے قریب آتے دیکھ رہے ہوں گے۔ اس طرح ہم آسانی سے ٹھیک بین جائیں گے۔ میران نے کہا۔

"میران صاحب۔ اگر ہم نے حساس اسلو ساقے لے لیا تو پھر روح اسے بھی چکیک کرتی رہیں گے جب بھی ہم ان کی نظر میں ہی رہیں گے۔ کیہیں ٹھیک نے کہا تو میران بے اختیار بھٹک پڑا۔

"اوہ، واقعی یہ بات تو میرے ذہن میں ہی نہیں رہی تھی۔ - پھر ہمیں پلاٹنگ کے تحت تھیں ہمیں رکنا ہو گا۔ ہم اسلو بھاں چھوڑ کر آگے نہیں ڈھنے سکتے۔ میں اور تھوڑے آگے جائیں گے۔ اس طرح وہ نہیں چکیک نہ کر سکیں گے اور ہم مزید کارروائی آسانی سے کر لیں گے پھر تھیں کاں کر کے سوت بھی بتا دیں گے تم جیپ لے کر آ

s4sheikh@gmail.com

جانا۔..... عمران نے اس پار سخنیدہ لمحے میں کہا اور سب نے طویں
سافن پیٹھے ہوئے بھلات میں سر ہلا دیتے کیونکہ حساس اگلے کا سفر
واقعی نیز تھا تھا۔ وہ اسے بھلائی چھوڑ کر بھی نہ جاسکتے تھے اور ساتھ بھی
نہ لے جاسکتے تھے۔ ہمیں نے یہیں میں سوار ہو کر ایک بیگ میں
سے ایک مشین گن اور سیکرین لٹالے اور پھر یہیں سے باہر آگئی۔

"ریڈ کاٹن بھی آن رکھنا۔..... عمران نے کہا اور پھر ہر کر جوئی
سے آگے بڑھ گیا۔ توہر اس کے پیچے تھا جبکہ باقی ساتھی ہوں۔ یعنی
خاموش کوڑے انہیں جاتا دیکھ رہے تھے۔

کومب کی ایک چھوٹی سی عمارت کے کرے میں ہمزی سینک کے
پیچے موجود کری پر یہ خلا ہوا تھا۔ سینر ایک مستدلل ٹھکل کی مشین
موہود تھی جس پر ایک چھوٹی سی سکرین موجود تھی اور مشین پر
موہود کئی پھولے چھوٹے عجائب رنگوں کے بلب بل رہے تھے۔
سکرین کف تھی جبکہ ہمزی خاموش یہ خلا سکرین کو اس طرح دیکھ رہا
تھا جسے اسے یقین ہو کہ ابھی سکرین دو شو، ہو گی اور اسے کوئی
دیپٹ منظر دیکھنے کو ملے گا۔ مشین کے ساتھ بھی ایک جدید ساخت
کا نر افسوسیہ بھی موجود تھا۔ ہمزی نے بھلائی پیٹھے ہی یہ عمارت حاصل
کر لی تھی۔ یہ مشین وہ اپنے ساتھ بھی لے آیا تھا۔ اس کے سینک
چڑھا اس سے بھلے بھلائی پیٹھے چکے تھے جبکہ ہمزی سیکشن اپنی کاپڑ پر
بھلائی ہمچا تھا۔ اس تھے نے اسے روپورٹ دیتے ہوئے بتایا تھا کہ انہوں

s4sheikh@gmail.com

نے اس پھونے سے قبیلہ کو آتے ہی اچھی طرح جیک کر دیا ہے۔
جہاں وہ گروپ نہیں ہاچا اور وہ ہی موجود ہے جس پر ہمزی نے اچھی
کو ہیلی کاپڑے کر ہدایت کی تھی کہ وہ جیک سینڈوز کی سائیلینٹ
جانے اور صحرائیں پھینگ کرے۔

ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ سحرانی سُنی کے اندر سے ہوتے ہیں
کومب ہیضں ہاکر پھینگ سے بچ لیں اور اگر یہ لوگ یا ان کی
جیپ اسے نظر آئے تو وہ صرف ٹرانسیسیٹر اسے اطلاع دے بلکہ
اس جیپ پر میادین فائز کر دے تاکہ ہمزی بھی اس مشین کی سکری
پر اس جیپ کو ساقی ساقی جیک کر سکے اور وہ سرے مانگتوں کو ان
کے روٹ کو دیکھ کر ہدایات دستا رہے۔ اس وقت ہمزی اس لئے
اس سکری کو مسلسل دیکھ رہا تھا کہ اسے کسی بھی وقت اس کے
آن ہیں کا بکس یقین تھا۔ وہ پونکہ رینہ ہیں سے متصل تھا اس
نے ایسی مشینی استعمال کر رہا تھا کیونکہ رینہ ہیں مشن کے
دوران جدید ترین مشینی استعمال کرنے کی عادی تھی۔ اچنکہ
ٹرانسیسیٹر کاں اتنا شوغل ہے کہ تو ہمزی نے ہونک کر ہاتھ پڑھایا اور
ٹرانسیسیٹر کا ہن ان کر دیا۔

ہیلو۔ ہیلو۔ اسٹریکنگ۔ اور۔ ٹرانسیسیٹر سے اسٹریک
اواز سنائی دی۔

یہیں۔ ہمزی اندنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اور۔ ہمزی
نے کہا۔

”سر۔ میں واپس برداش گیا اور پھر وہاں سے ہیلی کاپڑہ بر جیک
سینڈوز کی طرف بڑھتا رہا۔ جیک سینڈوز کی طوفانی ہوا تو میں ایک
جیپ کو میں نے جیک کر دیا ہے۔ یہ جیپ کسی سیاحتی کمپنی کی ہے۔
اس کے علاوہ اور کوئی جیپ اس وقت صحرائیں موجود نہیں ہے۔
اور۔۔۔ اسٹریک نے کہا۔

”جیسیں تو انہوں نے مارک نہیں کر دیا۔ اور۔۔۔ ہمزی نے
کہا۔

”نہیں پاس۔ میں ان سے کافی بچھے ہوں۔ اور۔۔۔ اسٹریک نے
ہواب دیکھ رہے ہوئے کہا۔

”اس جیپ کا رانگ کس طرف ہے۔ اور۔۔۔ ہمزی نے پوچھا۔
”محض وہ تاہم کہ یہ جیپ برداش کی طرف ہی برداش ہی ہے۔
اور۔۔۔ اسٹریک نے کہا۔

”لیکن اگر اس جیپ میں پاکیشیانی ایجنت ہیں تو پھر وہ اور گیوں
جا رہے ہیں۔ انہیں تو کومب آتا چاہتے تھا۔ انہوں نے جہاں کر تل
جیک سے ملا جات کرنی تھی۔ اور۔۔۔ ہمزی نے الجھے ہوئے لمحے
میں کہا۔

”لیں پاس۔ کال کے مطابق تو ایسا ہی ہوتا چاہتے تھا۔ لیکن یہ بھی ہو
سکتا ہے کہ ان شاطر لوگوں نے دھوکہ دینے کے لئے یہ سب کچھ کیا
ہو۔ اور۔۔۔ اسٹریک نے کہا۔

”تو جیسی یقین ہے کہ اس جیپ میں پاکیشیانی ایجنت ہیں۔

اور ہمیزی نے کہا۔

"میں بس۔ یہ جیپ لانگ فینڈ سے حاصل کی گئی ہے جہاں کا
رنچ یہ لوگ کر رہے تھے اور اب یہ بلیک سینڈز کی طوفانی ہو اؤں
سے گورتے ہوئے برداش نظمان کی طرف ہڑھے ٹلے جا رہے ہیں۔
اور اسکھ نے کہا۔

"دری بیٹا۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم لوگ دھوکہ کھا گئے ہیں۔
یہ کوہب آنے کی بجائے برداش راست برداش پر گرد کرنا چاہتے ہیں۔
اور ہمیزی نے کہا۔

"میں بس۔ لگتا ہمایہ ہے۔ اور اسکھ نے کہا۔

"تم اس جیپ پر ریٹ سار فائز کر سکتے ہو۔ اور ہمیزی نے
کہا۔

"نہیں بس۔ طوفانی ہواں کی وجہ سے ریٹ سار فائز نہیں ہو
سکتا۔ اور اسکھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس قدر طوفانی ہواں میں جیپ کیسے چل رہی ہے۔
اور ہمیزی کے لئے میں حریت تھی۔

"باس۔ جیپ بلیک سینڈز کی سائیڈ میں چل رہی ہے سڑ میں
نہیں اور ہمیں طوفانی ہواں تو ہیں تو ہیں لیکن اس قدر زوردار نہیں ہیں
کہ اس بڑی جیپ کو ہی اندازیں۔ اور اسکھ نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

"ابھی یہ برداش سے کتنے فاصلے پر ہیں۔ اور ہمیزی نے کہا۔

"اگر یہ اسی رفتار سے چلتے رہے تو چار پانچ گھنٹے لگ جائیں گے۔
اور اسکھ نے جواب دیا۔

"جیک ہے۔ تم ہیلی کا پڑھ رہا پس آجائے۔ میں اس دوران کر تاں
جیپ سے بات کرتا ہوں۔ ہمیں اب ہیلی کا پڑھ رہا راست برداش
چاہتا ہو گا۔ اور ایڈن آئ۔ ہمیزی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
نے ٹرانسیور آف کیا اور پھر ایک طرف موجود فون کا رسیور الحاکر
اس نے تیزی سے نہ پر لیں کرنے شروع کر دیتے۔

"میں برداش سڑ سے آسکر بول رہا ہوں۔ رابطہ قائم
ہوتے ہیں دوسرا طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں ریڈ ۶۹ ہمیزی کے اے سیشن کا چیف ہمیزی بول رہا ہوں۔
کر تاں جیک سے بات کرو۔ ہمیزی نے تھکناہ لیجے میں بات
کرتے ہوئے کہا۔

"سوری سر۔ وہ اس وقت یا ہر را ڈنڈ پر ہیں۔ دو گھنٹے بعد واپس
آئیں گے۔ پھر یہ بات ہو سکے گی۔ اگر آپ نے کوئی پیغام رہا ہو تو
لیجے دے دیں۔ پیغام انہیں لے جائے گا۔ دوسرا طرف سے
آسکر نے کہا۔

"تم ان کے اسٹاٹ ہو کیا۔ ہمیزی نے پوچھا۔
میں مشین انچارج ہوں جا۔ دوسرا طرف سے کہا
گیا۔

"اوکے۔ پھر کرنل جیک کو بتاؤنا کہ میں اپنے ساتھیوں سیست

ہیلی کا پتہ نہ بردش بھیج رہا ہوں۔ کیونکہ کسی بھی لمحے بردش پر مدد
سکتا ہے اور ہم نے اس حلقے کو روکنا ہے۔..... ہمزی نے کہا۔

"سوری سر۔ آپ کا ہیلی کا پتہ بردش کی حدود میں داخل ہی تھیں
او سماں کیونکہ جہاں کے حقوقی انتظامات ایسے ہیں کہ ہیلی کا پتہ قبضہ
میں موجود شخصوں ریز کی وجہ سے فضا میں ہی جل کر راکھ ہو جائے گا
اور جہاں تک جلتے کا تعلق ہے، جسیں اس کے پارے میں معلوم ہے
اور ہم خود بی اس سے نہیں گے۔..... آسکر کی آواز سنائی دی۔

"سنو۔ چہارا تعلق صرف ایکدی میں آری سے ہے جبکہ میں رہا
بھنسی کا سیکشن چیف ہوں اور ہم نے ایک جیسا کی اہم ترین لیڈر فوج
کو بچانا ہے۔ اس نے میں تمہیں حکم دے رہا ہوں کہ تم ۵۰
حقوقی انتظامات شتم کر دو۔ اگر میں کچھ ہوا تو تم نے موت مار
جاؤ گے۔..... ہمزی نے اجتنانی فصیلے بھیجے ہیں کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ آپ آ جائیں۔ میں آپ کے آنے تک قہ
انتظامات فف کروتا ہوں۔..... اس پار دوسری طرف سے آسکر کا
گی، ہولی ہی آواز سنائی دی۔

"اوکے۔ سنو میرا وعدہ کہ میں اعلیٰ حکام سے مفارش کر کے
چہارے ہمدرے میں ترقی کر دوں گا۔..... ہمزی نے کہا۔

"ٹھیک یہ سر۔..... دوسری طرف سے کہا گی اور ہمیں نے
رسیور رکھ دیا۔ جلد گھوٹوں تک وہ خاموش یتھارہا۔ پھر اس نے ایک
پار پھر رسیور اٹھایا اور یکے بعد ویگھے دو نمبر میں کر دیئے۔

"جیگہ بول دہا ہوں۔..... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جیگہ۔ باقی ساتھیوں کو کہہ دو کہ وہ بردش جانے کے لئے تیار
رہیں۔ اس تھوڑی ہیلی پتہ لے کر آ رہا ہے۔..... ہم نے اس ہیلی کا پتہ کے
ذریعے جہاں ہائپنائٹ اور اپنے ساتھ صرف اسکے لئے جانا ہے۔..... باقی
سامان ہیں۔ بے ہ۔ مشن ممل کر کے ہم جہاں واپس آئیں گے اور
پھر سامان لے کر واپس وطن جائیں گے۔..... ہمزی نے کہا۔
پس پاس۔..... دوسری طرف سے جیگہ نے جواب دیا۔

"جب اس تھوڑی آجائے تو مجھے فوراً اطلاع دننا۔..... ہمزی نے کہا
اور اس کے ساتھ بھی اس نے، سیور رکھ دیا۔

"کرنل جیگہ بھنسی کا آدمی ہیں ہے۔ اس نے وہ ان
کیشیانی ہٹنلوں کا مقابلہ کر کے کا اس نے جہاں ہماری موجودگی
ضروری ہے۔..... ہمیں نے رسیور رکھ کر چڑھا لئے ہوئے کہا اور پھر اس
نے اپنے کرویوار میں نصب ایک الارمی کھولی اور اس میں سے شراب
کی ایک بوتل اور کافی انعاماً کر دو بارہ کری پر بینچ گیا۔ اس نے
ٹاس میں شراب انٹیلی اور پھر گھوٹ گھوٹ شراب پینے میں
مسرور ہو گیا۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد کے کا دروازہ کھلا اور اس تھوڑے
اندر واصل ہوا۔ اس تھوڑے کے سلام کیا۔

"تم بینچ گئے۔..... ہمزی نے ہونک کر کہا۔

"میں پاس میں بھی ہچکا ہوں۔..... اس تھوڑے کے جواب دیا۔
ٹھیک ہے۔ اب ہم نے جہاں کو صب کی بجائے بردش میں فرہ

بھاتا ہے اور وہاں ان پا کیشیائی بھنوں کا خاتمہ کرتا ہے۔ بھنی
نے کہا۔

لیکن وہاں تو ایکریں فوج کے آدمی موجود ہیں پاس۔ اور یعنی
انہوں نے وہاں خاصے سخت انتظامات کر رکھے ہوئے گے۔ سستھے
ہواب دیا۔

"میری وہاں مشین روم کے انچارچ آسکر سے پات ہوئی ہے
کیونکہ انچارچ کر قتل جیکب راؤ نڈیر تھا۔ میں نے اسے بتایا ہے کہ
ہم ہیلی کاپڑ پر وہاں بیٹھ رہے ہیں اور اس نے وعدہ کیا ہے کہ
ہمارے نے تمام انتظامات آف کر دے گا۔ ہمزی نے کہا۔
"جھیک ہے پاس۔ تمام ساتھی حیا ہیں۔ اپ آ جائیں۔ اسکے
نے بخوبی دیا۔

"اوے تم چلو۔ میں اس کمرے کو لاک کر کے آ رہا ہوں۔" ہمزی
نے کہا تو اسکے سلام کر کے مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی در
بعد ہمزی ہیلی کاپڑ میں سوار برڈش کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ پاس
سیٹ پر اسکے ساتھ جیکب عقلي سیتوں پر اس کے چار ساتھی موجود تھے۔
ان سب کے پاس مشین ٹھیں اور ان کے سیکرین موجود تھے اور یہ
تقریباً ایک گھنٹے کی پرداز کے بعد وہ برڈش نگستان میں بنی ہوئی
عمارات کے سامنے ہوا رہیں پر اتر گئے۔ جب ہمزی اور اس کے
ساتھی ہیلی کاپڑ سے باہر آئے تو وہاں دس کے قریب ایکریں سکے
فوجی موجود تھے۔ ان کے سامنے ایک لےے قد اور ورزشی جسم کا آدمی

کرن کی یو صیغہ رام میں موجود تھا۔

"میرا نام کر قتل جیکب ہے اور میں ہمارا کا انچارچ ہوں" اس
کرن نے کہا۔

"میں ہمزی ہوں جیکب آف اے سیکشن روڈ ۶۷ جنیس اور یہ میرے
ساتھی ہیں۔ ہمزی نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"جیسے مشین روم کے انچارچ آسکر نے بتایا تھا اور میں نے بھی
اسے انتظامات آف کرنے کا حکم دیا تھا ورنہ آپ کا ہیلی کاپڑ سیج
سلامت ہمارا ہے اسکے نتھیں سلماں یعنی آپ کی ہمارا آمد کی وجہ میں نہیں
بھی سکا۔ کر قتل جیکب کے لئے میں پہلا ساضھ سا موجود تھا۔

کر قتل جیکب سیا کیشیائی بھنوں کو ہم نے ہیلی کاپڑ کے دریے
بھیک کیا ہے وہ ہیلک سیٹلر کی سائیلے سے ایک سیا جھی کپنی کی جیپ
کے ذریعے ہمارا بھی رہے ہیں۔ جیسے معلوم ہے کہ آپ نے ایک لاک
والرڈ لے کر انہیں کوم سے ہمارا ہانچانے کا وعدہ کیا تھا اور ہم اسی
لئے کوم میں موجود تھے یعنی یہ لوگ حدود رجہ خاطر ہیں۔ انہوں
نے سیا جھی جیپ کے ذریعے ہیلک سیٹلر سے ہمارا بروڈس ہیجنے کی
منصوبہ بندی کر لی۔ ہم نے ہیلی کاپڑ کی مدد سے انہیں جھیک کیا ہے
اور اسی وجہ سے ہمیں ہمارا آنا پڑا اور سنوا اگر تم ہمارے ساتھ تعاون
کر دے گے تو ہماری ان پا کیشیائی بھنوں سے ہونے والی ذیل کے
پارے میں تمہارے اعلیٰ حکام کو کوئی رپورٹ نہیں کی جائے گی ورنہ
آپ جلتے ہو کہ ہمارا کیا حشر ہو سکتا ہے۔ ہمزی نے کہا۔

میں نے یہ ذیل بھی انہیں دھوکہ دینے کے لئے کی تھی جا کر وہ
مٹھنے ہو کر کومب سے ہبھاں آتے کا فیصلہ کریں ورنہ میر ارادہ
انہیں ہبھاں پھینے سے بچتے راستے میں ہی فتح کر دینے کا تھا۔ اس کے
باوجودوہ میں آپ سے مکمل تعاون کروں گا کیونکہ ہر حال آپ اکابر یعنی
کی اہم سرکاری ۶ بجنسی کے سیکھن جیف ہیں۔ ہبھاں تک پا کیشیاں
ہبھنون کا جیپ میں ہبھاں آنے کا تعلق ہے تو ہماری مشینی نے بھی
انہیں چیک کر یا تھا اور میں اپنے ساتھیوں سمیت سرحدی جنگل میں
لپٹ گیا تھا کہ ان کی جیپ پر صیادی فائر کر کے ان کا خاتمہ کر دیا
جائے لیکن پھر مجھے مٹھن روم انجارج آسکر کی طرف سے اطلاع ملی
کہ ان کی جیپ یا تو طراب ہو گئی ہے یا اس کا فیول فتح ہو گیا ہے۔
اس نے وہ ہبھاں سے تقریباً پندرہ میل کے فاصلے پر رک گئی ہے اور
وہ لوگ بھی وہیں موجود ہیں۔ میں اس نے ہبھاں آپ کے استقبال
کے لئے آگی کر وہ اگر پہلی چل کر ہبھاں آئیں گے تو انہیں ہبھاں
پھینے میں کی گھنٹے لگ جائیں گے۔ اب آپ آگئے ہیں اب آپ ہبھاں
کا کنڑوں سنجدال لیں گے اور ہم آپ کی ہدایات پر عمل کریں گے۔
کرت جیکب نے کہا۔

ٹائی۔ کرت جیکب نے کہا اور پھر میں نے اپنے آدمیوں
کو دیں رکتے کا کہا اور خود وہ شمالی سوت کی طرف چل پڑا۔ ہنری نے
اپنے ساتھیوں کو اپنے بیچے آنے کا اشارہ کیا اور پھر ہمیں اور اس کے
بانی ساتھی کرت جیکب کے بیچے چلتے ہوئے آگے بڑھتے رہے۔

”میں نے آپ کے آتے سے بچتے مٹھن انجارج آسکر سے معلوم
ہیا ہے۔ جیپ بلکہ سینٹرال بریس سے لکل کر صاف علاقوں میں رکی
ہوئی ہے اور اس کے ساتھ دو گورنیں اور دو مرد موجود ہیں۔ کرت
انہیں ہبھاں پھینے سے بچتے راستے میں ہی فتح کر دینے کا تھا۔ اس کے
باوجودوہ میں آپ سے مکمل تعاون کروں گا کیونکہ ہر حال آپ اکابر یعنی
لیکن یہ گردپ تو چار مردوں اور دو گورنیوں پر مشتمل ہے۔ اس
امطلب ہے کہ ہمیں ڈاچ دینے کے لئے چار افراد جیپ کے پاس
رک گئے ہیں جیکب دو آدمی ہبھاں پھینے رہے ہیں۔ ہمیں نے تھی بچے
بیان کیا۔

”میں سر۔ ایسا ہی ہو گا لیکن دو آدمی جسمے ہی برداشت ایسا یا میں
اظہار ہوں گے روز کا شکار ہو کرے ہوش ہو جائیں گے سبھاں ہم
نے ہر طرف احتیاط حفاظتی انتظامات کر رکھے ہیں۔ کرت
انہیکب نے جواب دیا۔

”گد۔ لیکن جیپ کس سائیڈ پر رکی ہوئی ہے۔ ہمیں اس طرف
لے چلے گا کہ ہم انہیں ساقط ساقط چیک کرتے رہیں۔ وہ انتہائی
فلکنناک لوگ ہیں۔ اس نے ان کی ساقط ساقط چیکنگ بے حد
خود ری ہے۔ ہمیں نے کہا۔

تحویل در بحدود ۱۲ رختوں کے ایک گھنے محدود میں بنتے گئے۔
 ۶۵ لوگ جہاں موجود ہیں اور جہاں سے چل کر پروش ہوئے گئے۔
 ۶۶ اس محدث کے بعد کا علاوہ ہے۔ اس محدث کو بلیک فارسیت کیا جائے
 ہے۔ کرتی جیکب نے کہا۔
 ”آپ نے جہاں کی انتقالات کے ہوتے ہیں۔“..... ہمیں نے
 ادراہ اور دیکھتے ہوئے کہا۔
 ”آخری درختوں میں سے چاروں درختوں پر ہے ہوش کر دینے والی
 ری فائز کرنے والے آلات موجود ہیں جو سسری کی حد سے کام کرتے
 ہیں۔ بھی ہی کوئی ہادیار اس پورے سرحدی علاقے میں پہنچا
 ہوئے سسر کو کراس کرے گا تو یہ ری اس پر خود انقدر فائز ہو ہائیں
 گی۔ کرتی جیکب نے پاہت کے اشارے سے درختوں پر نسب
 کے گئے تالات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”گلو۔ یہ واقعی ہسترن اور کامیاب انتقالات ہیں لیکن ہمیں ہی
 کی ان کو جیکب تو کرنا ہے۔“..... ہمیں نے کہا اور پروردہ اپنے یتھے
 کھوئے اسکھے کی طرف مر گیا۔
 ۶۷ سخت۔ تم ایلی کاپڑے کر جاؤ اور اس بیچ کو بھی جیکب کو
 اور ان آدمیوں کو بھی۔ لیکن بلندی اچھی رکھتا ہے کہ یتھے سے تم پر
 فائزگ ڈھونکے اور پھر تراں سسیں سر گھے رپورٹ دو۔“..... ہمیں نے
 اسکھے سے مناطق ہو کر کہا۔
 ”یہ ہاں۔“..... اسکھے نے کہا اور واپس مر گیا۔

”تم مختلف درختوں پر پڑھ کر اس انداز میں بیٹھ جاؤ کہ صراحتی
 طرف سے آئے والوں پر آسانی سے فائز کھول سکو۔“..... ہمیں نے
 اپنے باقی ساتھیوں سے کہا۔
 ”یہی ہاں۔“..... ان چاروں نے کہا اور پروردہ تیزی سے آگے پڑھ
 کر مختلف درختوں پر پڑھ کر ان کی نظریوں سے غائب ہو گئے جبکہ
 اسکھے اس طرف کو پڑھ جانا تھا بعد مر ہیلی کا پڑھ مسحود تھا۔ آپنے ہم
 مشین روم میں بیٹھ کر زیادہ موثر انداز میں سب کی جیگانگ کر دیتے
 ہیں۔“..... کرتی جیکب نے کہا تو ہمیں نے ایجاد میں سرطاں اور پر
 دودنوں مذکور اس طرف کو پڑھتے ہوئے گے جہاں مشین روم تھا۔

s4sheikh@gmail.com

اطیمان سے سفر کے بخوبی سکتے تھے۔ ساختہ ہی = بات بھی اسے معلوم تھی کہ تمام سیاحتی کمپنیوں کو اچھی طرح معلوم ہے کہ برداشت نسلستان پر ایک دینہ فوج کا قبضہ ہے اور یہ سیاحوں کیست ہر غیر فوجی کے لئے ممنوعہ علاقہ ہے۔ اس لئے لارما سیاحتی کمپنی کا ذرا بخوبی یا کامیابی ان سیاحوں کو اس انداز میں برداشت نہیں لے آ سکتا لیکن اس کے ساختہ ساختہ وہ سلسلہ = سونچ رہا تھا کہ آخر یہ لوگ کون ہو سکتے ہیں۔ ایک بار اسے پاکیشیانی ہجومیوں کا خیال آیا تھاں پر اس نے = خیال حڑک کر دیا کیونکہ پاکیشیانیوں کے بارے میں اسے اطلاع مل چکی تھی کہ کرمل جیپ نے ان سے کومب میں ملاقات کر کے ایک لاکھ ڈالر رہ لیتے ہیں اور پھر انہیں برداشت لے آتا ہے۔ لیکن اسے اس بات کی تکرید تھی کہ اگر ایسا ہو بھی گیا تو بلوہاکس لیبارٹری کو کوئی نقصان نہیں ملے سکتا کیونکہ لیبارٹری کو وہی اندر سے اور پن کر سکتا تھا۔ باہر سے = کسی صورت بھی اپنے نہیں ہو سکتی تھی۔ اچانک وہ یہ دیکھ کر پہنچ پڑا کہ جیپ کا رخ مڑھا تھا اور وہ طوفانی ہواں سے باہر کی طرف تکل رہی تھی اور پھر اس کے دیکھتے ہی دیکھتے جیپ بلکہ سینڈاڑ سے باہر تکل گئی اور پھر عام سے صڑا میں ادھری ہوئی آگے ہوئی چل گئی بلکہ سیٹلاتسٹ کی دد سے وہ اچھائی ایڈوانس مشینزی سے چیک کر رہا تھا اس لئے جیپ اسے سکرین پر بڑی واضح طور پر نظر آ رہی تھی۔ جیپ نہ صرف بند تھی بلکہ سینڈاڑ تھی اور پھر دوڑتے دوڑتے جیپ اچانک رک گئی تو آرٹلڈا ایک بار پھر نسلستان تک پہنچنے کے لئے اور کمی ایسے راستے تھے جہاں سے وہ

کیونکہ ہمیں کا پڑپر واضح طور پر اے سیشن رینج بھنسی کے الفاظ
نایاں خور پر لکھے ہوئے انکراہ ہے تھے۔

اس کا مطلب ہے کہ ہمیں اپنے سیشن سمیت برداش خلستان
بنچا چکا ہے اور اس نے جہاں کا چارچ سنجال یا ہے آرنلڈ نے
بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر لفکت ایک خیال کے آتے ہی وہ بے اختیار
اچھل پڑا۔

اگر یہ پاکیشیانی محبت اے سیشن کے ہاتھوں بلاک ہو جاتے
ہیں تو پھر رینج بھنسی میں اے سیشن کو ناب سیشن پر بھیٹ کے لئے
وقت حاصل ہو جائے گی۔ دری ہی۔ آرنلڈ نے کہا اور اسی لمحے
اس نے ایک فیصد کیا اور پیر تیری سے سوچ توں پر منکف بلنوں
کو پریس کر کے اس نے بیک وقت دو نابوں کو گھماٹا شروع کر دیا۔
پھر اس نے سچ کی دراد کھل کر اس میں سے ایک چھوتا سا ٹرانسیستور
کلا اور اس نے اس کا بنن پریس کر دیا۔
”ہیلو ہیلو۔ آرنلڈ کا لفک۔ اور۔ آرنلڈ نے تیر اور سکھماں
انداز میں بار بار کال میتھے ہوئے کہا۔

”میں چھیف۔ جیکن اللذگ بیو۔ اور۔ پحمد لمحوں بعد
دوسری طرف سے ایک موڈبائی اواز سنائی دی۔
میں نے سکرین پر تارگٹ پیٹل فلکس کیا ہے۔ کیا تم اسے
دیکھ رہے ہو۔ اور۔ آرنلڈ نے کہا۔
”میں چھیف۔ ایک جیپ کے ساتھ دو گورتیں اور دو مرد موجود

ہوئک پڑا۔ حد لمحوں بعد جیپ کے دروازے کھلے اور پھر اس میں سے
مرد اور گورتیں باہر نکلنے لگیں۔ چار مردوں اور دو گورتوں کا اگر دوپ
تحاونوب کے سب ایکری میں تھے۔ ان کا انداز بتا رہا تھا کہ جیپ کا
فیول ٹھم ہو گیا ہے یا غراب ہو گئی ہے۔ پھر ان میں سے دو مرد اگے
بڑھنے لگے جبکہ باقی دو مرد اور دو گورتیں دیں جیپ کے ساتھ ہی
رکے ہوئے تھے۔ آرنلڈ نے اپنے سامنے موجود ایک سوچ توں پر
ایک بہن پریس کر دیا تو سکرین پر منظر بدلتا گیا۔ اب سکرین پر
دونوں مرد ہی نظر آ رہے تھے ہو گمراہیں آگئے جوئے طے جا رہے تھے۔
یعنی ان کا آگے بڑھنے کا انداز دیکھ کر آرنلڈ نے اختیار ہونک پڑا۔
دونوں اس طرح میلوں کی اوت لے کر آگے بڑھ رہے تھے جسے کسی
دیکھنے والے کی لفڑوں سے چھپ کر کسی جگہ ہمچنانچا چاہتے ہوں اور
اس کے ساتھ ہی آرنلڈ نے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے دہن میں فوراً
خیال آیا کہ یہ عام سیاح نہیں ہیں بلکہ تریست یا فوت پاکیشیانی محبت
ہیں کیونکہ عام سیاح اس انداز میں میلوں کی اوت لے کر آگے بڑھ
بدھ سکتے۔ ابھی وہ پیٹھا نہیں دیکھ رہا تھا کہ اچھانک سکرین پر ایک
ہیلی کا پڑپر نظر آنے لگ کھیا۔ دونوں آدمی میلوں کی اوت سے اس ایلی
کا پڑپر کو دیکھ رہے تھے۔ ہیلی کا پڑپر خاصی بلندی پر تھا یعنی آرنلڈ نے
اپنے سامنے موجود سوچ توں پر موجود ایک ناب کو گھماایا تو سکرین
پر آسمان کا منظر کو زہونے لگ گیا اور پحمد لمحوں بعد سکرین پر ایلی
کا پڑپر بھی نظر آنے لگا اور اس کے ساتھ ہی آرنلڈ ایک بار پھر اچھل پڑا۔

ہیں اور ان سے بہت کر لیڈوں کے بیچھے دو مرد ظفر آرہے ہیں۔ اپر آسمان پر ایک ہیلی کا پڑ بھی موجود ہے۔ اور ”جیکن نے ہواب دیتے ہوئے کہا۔

”نا رگت بہت کر دو اور پیٹھل وے کھول کر ان سب مردوں اور خورتوں کو اس جیپ سیت پیٹھل وے میں ہمپنی کر قید کر دو۔ اگر یہیلی کا پڑ اس دوران موجود ہو تو اس پر یہ اعلیٰ فائز کر کے اس کو فھما میں ہی جہاہ کر دو۔ یہ کام جس قدر تجزی اور پھر قی سے ہو سکے کھل کرو۔ کیونکہ یہیلی کا پڑ اے سیکشن کا ہے اور اے سیکشن کے افراد ان لوگوں کو قائم کر کے ناپ سیکشن پر برتری حاصل کرنا چاہیتے ہیں۔ اور ”..... آرٹلٹ نے تجزی سے ہیں کہا۔

”جیف۔ ان کا دیں صحراء میں ہی خاتم نہ کر دیا جائے۔ اور ”..... جیکن نے کہا۔

”تم نائننس، احقن، بے وقوف آدمی ہو۔ چہارا مطلب ہے کہ شکار، ہم گھیلیں اور لا ٹھیں المعا کر اے سیکشن والے لے جائیں اور اسے اپنا کار نامہ بنا کر حکومت کے سامنے رکھ دیں۔ نائننس۔ اور ”..... آرٹلٹ نے حق کے بل بھیجے ہوئے کہا۔

”آئی ایم سوری چیف۔ اب میں ساری بات بھجو گیا ہوں۔ اور ”..... جیکن نے اہمیتی مhydrat بھرے بیچھے میں کہا۔

”خوری حرکت میں آجائے۔ اس سے ہٹلے کر اے سیکشن جو بروڈ شنگستان میں موجود ہے حرکت میں آکر ہم سے ہٹلے بازی لے جائے۔

اور کام کھل کر کے مجھے فوری اطلاع دو اور سنو۔ یہ سارا کام اس انداز میں مکمل کرد کہ اے سیکشن کو یہ معلوم ہی نہ ہو سکے کہ اے لوگ کہاں قابض ہو گئے ہیں۔ اور ”..... آرٹلٹ نے تجزی سے ہیں میں سلسل بولتے ہوئے کہا۔

”یہ چھیف۔ حکم کی تعصیل ہو گی۔ اور ”..... جیکن نے ہواب دیا۔

”سب کام سرانجام دے کر مجھے دوبارہ کال کر دے۔ لیکن ٹرانسیسٹر کال۔ اور ”..... آرٹلٹ نے کہا۔

”یہ چھیف۔ اور ”..... دوسری طرف سے کہا گیا اور آرٹلٹ نے اور ایڈنڈ آل کہ کر ٹرانسیسٹر آف کر دیا۔ اس کے سماں ہی اس کی نظر میں دوبارہ سکرین پر جم گئیں لیکن بعد لمحوں بعد ہی سکرین ایک جھکائے سے آف ہو گئی تو آرٹلٹ نے بے اختیار ایک طویل سانس یا کیونکہ دو بھجو گی تھا کہ جیکن نے پیٹھل وے کھول دیا ہے کیونکہ پیٹھل وے سکھلتے ہی سیٹلاتس رابطہ خود خود ختم ہو جاتا تھا اور سکرین آف ہو جاتی تھی۔ اب وہ بے چین پیٹھا اسٹلار کر رہا تھا اور پھر تترہ بیا ایک گھنٹے کے بعد دی ترین انتقال کے بعد ٹرانسیسٹر سے سیکنی کی آواز سنائی دی تو وہ بے اختیار جو نک پڑا۔ اس نے جلدی سے ٹرانسیسٹر کا ہٹن آن کر دیا۔

”ہیلے، ہیلے۔ جیکن کا لٹگ۔ اور ”..... رابطہ ہوتے ہی جیکن کی آواز سنائی دی۔

"کر دیا ہے۔ اور..... جیکن نے جواب دیا۔
 "ان چاروں کو مسلسل ہے ہوش رکھو اور ساتھ ہی انہیں
 کر سیوں کے ساتھ جکڑو۔ یہ انتہائی خطرناک الجھٹ ہیں اور۔۔۔
 آرنلڈ نے کہا۔
 "لیں چیف۔ لیکن کب تک۔ اور۔۔۔ جیکن نے پوچھا۔
 "جب تک میں اے سیکشن سے ان دونوں کیشیاں بچنےوں حاصل
 نہ کر لوں۔ اور۔۔۔ آرنلڈ نے جواب دیا۔
 "لیکن چیف۔ وہ تو انہیں فوری طور پر ہلاک کر دیں گے۔
 اور۔۔۔ جیکن نے کہا۔
 "نہیں۔ جب تک وہ ان سے ان کے باقی ساتھیوں کے پارے
 میں پوچھے چکے ہے کہیں ہلاک نہیں کریں گے کیونکہ وہ
 حکومت اور ریلی ہنسی کے چیف کو ادھوری کامیابی کی روپورت
 نہیں دے سکتے اور یہی صورتحال ہماری ہے۔ ہم بھی جب تک ان
 دونوں کو حاصل نہ کر لیں۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ لوگ ہمارے
 لئے خطرہ ہن گئے تھے اور کرنل چیف اور اے سیکشن ان کا کچھ نہ ہگلا
 سکا تھا اس لئے بجوراً ہمیں خود کا برداشتی کرنا چیز اور۔۔۔ آرنلڈ
 نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔
 "اس کا مطلب ہے چیف کہ جب تک وہ دونوں ہمارے پارے
 ہگ جائیں ہم نے انہیں زندہ رکھتا ہے۔ اور۔۔۔ جیکن نے کہا۔
 ہاں۔ لیکن میں سوچ رہا ہوں کہ انہیں ہاں سے اس انداز میں

"میں۔ کیا پورٹ ہے۔ اور۔۔۔ آرنلڈ نے تجزیے میں پوچھا۔
 "چیف۔ آپ کے حکم کی تعیین کردی گئی ہے۔ جیپ اور اس
 کے ساتھ موجودہ موہر تیس اور دو مردوں کو بے ہوش کر کے جیپ
 سیست سکوئٹی ونگ میں ہنجار دیا گیا ہے۔ اور۔۔۔ دوسری طرف
 سے کہا گیا۔
 "اور ان دونوں کا کیا ہوا جو میلوں کے پیچے چھپے ہوئے تھے۔
 اور۔۔۔ آرنلڈ نے پیچ کر پوچھا۔
 "ہم نے انہیں بے سکماش کیا ہے چیف۔ لیکن وہ شاید اے
 سیکشن کے ہاتھ گلکچے ہیں۔ وہ محکم میں کہیں موجود نہیں ہیں اب تک
 جہاں وہ بیٹھے موجود تھے دہاں ہم نے بہت کے میلوں کے ساتھ اے
 سیکشن کے ایلی کاپٹر کو اترتے اور دوبارہ اور کو انٹھتے ہوئے دیکھا تھا
 اور پھر اس سے بھلے کہ اس ایلی کاپٹر کو ہم نظر نہیں پڑتے وہ اور کو اپنے
 کر پڑش نخلستان کی طرف چلا گیا اور پھر ہاں جا کر اڑ گیا۔
 اور۔۔۔ جیکن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
 "اوہ، میری بیٹی۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ دونوں افراد اے سیکشن
 کے ہاتھ گلکچے ہیں۔ اور۔۔۔ آرنلڈ نے کہا۔
 "لیں چیف۔ لگتا تو ایسا ہی ہے۔ اور۔۔۔ جیکن نے جواب
 دیا۔
 "تم نے سبھیل وے آف کر دیا ہے یا نہیں۔ اور۔۔۔ آرنلڈ
 نے پوچھا۔

حاصل کیا جائے کہ کسی کو معلوم نہ ہو سکے کہ ہم نے اسکا کیا ہے۔
اوور..... آرٹلٹنے کیا۔

چیف۔ یہ تو ہذا آسان کام ہے۔ ہم لیبارٹی کا راست کھول کر
ہر دش میں داخل ہو جاتے ہیں اور دہاں سے ہوش کر دینے والی ٹیکس
پھیلا کر دہاں گمارت میں موجود سب افراد کو سے ہوش کر دیں گے۔
پھر ان دونوں کو المعاکر اندر لے آئیں گے اور اس کے بعد راست بند
کر دیں گے۔ وہ ہمیں سمجھیں گے کہ ان کے ساتھی انہیں چھوکر لے
گے ہیں۔ اوور..... جیکسن نے کہا۔

ٹھیں۔ جب ہم حکومت کو ان کے یارے میں باتیں گے کہ ہم
نے انہیں ہلاک کیا ہے تو پھر ساری بات سامنے آجائے گی۔ ہمیں
ایک دو روز استقلال کرنا ہو گا تاکہ وہ ان کے ساتھیوں کو تماش کر کے
تحکم جائیں پھر دیکھیں گے کہ کیا ہو ستا ہے۔ تم بہر حال اس
دوران ان چاروں کو طویل ہے ہوش کے انجمنش نکا کر شسل بے
ہوش رکھو۔ اوور..... آرٹلٹنے فیصلہ کرنے لگے میں کہا۔

میں چیف۔ حکم کی تعمیل ہو گی۔ اوور..... جیکسن نے جواب
دیا۔

اوور لیٹ آں۔ آرٹلٹنے کہا اور ٹرانسیپرنس اپ کر دیا۔ اس
کی پیشافی پر پریشافی اور تردود کے نتیجات نایاب تھے کیونکہ سورتحال
اس کے نقطہ نظر سے خاصی پریشان کن ہو گئی تھی۔ حکومت نے
اسے سختی سے منع کیا ہوا تھا کہ وہ باہر کے معاملات میں وصل نہ دے۔

کی جنگل کے لئے اور آیا ہے۔

" یہ برا ہوا۔ یہ ایسی کاپڑ جیپ اور دوسرے ساتھیوں کو بھی
بارک کر لے گا۔ ... عمران نے سوچا تھا لیکن ظاہر ہے اب " اس
ایسی کاپڑ کی موجودگی میں مزید آگے بڑھ سکتے تھے اور نہ ہی وہ اس
جیپ کی طرف جاسکتے تھے۔ اس نے وہ انتشار میں رہے کہ ایسی کاپڑ
ارعناء اور ہوتا ہے آگے بڑھ سکتے۔ لیکن ایسی کاپڑ، ہیں مٹلا تارہ۔ پھر
اچانک ایسی کاپڑ ان سے کافی فاصلے پر یقینی ہونے لگ گیا۔ عمران اور
تویر دونوں نے فیصلہ کر دیا کہ وہ اس ایسی کاپڑ پر قبضہ کر لیں گے
لیکن ایسی کاپڑ خاصاً یقینی ہونے کے بعد بجلی کی سی تیزی سے ان کی
طرف بڑھا اور پھر اس سے بچتے کہ " سچلتے ایسی کاپڑ سے دو دھیا
ریک کی گئیں کے باطل سے فنا میں پچلتے ٹھیک گئے۔ عمران نے
الشوری طور پر اپنی سافس روکنے کی کوشش کی لیکن گئیں شاید
اچانک طاقتور تھی۔ اس نے دوسرے لئے اس کا ذہن تاریکی میں ذوبایا
چلا گیا اور اب اسے بہاں اس کرے گیں ہوش آیا تھا۔

" ہمارے ساتھی کہاں ہیں۔ انہیں کہاں رکھا گیا ہے۔ " عمران
کے ذہن میں خیال آیا اور وہ ہونک بڑا۔ اسی لئے اسے تغیر کے ستم
میں بھی مرکت کے آثار نمودار ہوتے محسوس ہوئے اور بچد لمحوں بعد
تغیر نے کر لیتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

" یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ ہم کہاں ہیں" تغیر نے پوری طرح
ہوش میں آتے ہی حرث بھرے ٹھیک میں کہا۔

ومران کی آنکھیں سکھلیں تو بچد لمحوں بچک تو وہ نیم ہے، ہوشی کی
حالت میں رہا لیکن پھر آہست آہست اس کا ذہن بیٹھا رہتا چلا گیا۔ اس
نے ہونک کر اٹھنا پا لیکن اس کا ششم کسما کر رہا گیا۔ وہ ایک نیم
تاریک کرے گیں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے دلوں پا تھا اس کے
عقب میں کرے بندھے ہوئے تھے اور اس کے لورے جسم کو روی
کی مدد سے کرسی پر باندھا گیا تھا۔ اس نے نظریں ٹھہرائیں تو ساقیہ ہی
کرسی پر تغیر اسی حالت میں بندھا ہوا بیٹھا نظر آیا لیکن اس کی گردہ
ڈھکلی ہوئی تھی۔ عمران کے ذہن میں ہے، ہوش ہونے سے بچتے کے
 تمام واقعات غلطی مناظر کی طرح گھوم گئے۔ وہ دونوں لپٹنے ساتھیوں
سے میلو ہو کر نیلوں کی اوٹ لپٹتے ہوئے بروڈ شش خلستان کی طرف
پڑتے چلے جا رہے تھے کہ انہوں نے آسمان پر ایک ایسی کاپڑ دیکھا
وہ کافی بلندی پر تھا اور اس کی پرواز سے ہی محسوس ہوتا تھا کہ وہ ان

کر سیوں پر آ کر بیٹھ گئے جبکہ دونوں سلسلے افراد ان کے عقب میں
پڑے ہوئے انداز میں کھو رہے ہو گئے۔

”تم میں سے عمران کون ہے۔۔۔۔۔ سوت والے نے عمران اور
تغیر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہمذب لوگوں کی طرح بچتے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف
کراؤ اور پھر ہمارا تعارف پوچھو۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ، تو تم ہو۔ مشکور زماں سیکھت ابھت عمران۔ جہاڑا ان
حالات میں رہیے بتا رہا ہے کہ تم ہی عمران ہو۔۔۔ بہر حال سر ایلام، ہمزی
ہے اور میں ریڈی ہجتی کے اے سیشن کا چیف ہوں۔۔۔ یہاں کا
سکورٹی انجارج کرنی جیکب ہے اور عقب میں موجودہ آدمی میرے
ماحت ہیں۔۔۔۔۔ سوت والے نے تفصیل سے تعارف کرتے ہوئے
کہا۔

”ہباں کا سکورٹی چیف۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔ کیا اس کرے کا ملجمہ
سکورٹی چیف ہوتا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”تم بروڈش خلستان میں ہو اور کرنل جیکب ہباں کا سکورٹی
چیف ہے۔۔۔ ہمزی نے سمجھی وہ لمحے میں ہواب دیتے ہوئے کہا۔

”یکن ہباں تک مجھے حلوم ہے ہباں تو کرنل جیکب کی فیوٹی
ہے پھر تم ہباں کیسے بیٹھ گئے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”تم نے ہم سب کو جبکہ دینے کی کوشش کی۔۔۔۔۔ تم خود اپنے
ساتھیوں سمیت بیک سینڈز کی سائیٹ سے ہو کر بروڈش خلستان میں

”ہم دشمنوں کی قیاد میں ہیں اور نجاتے ہمارے ساتھیوں کے
ساتھ کیا ہوا۔۔۔ وہ تھی تاؤہ بھی ہمارے ساتھ ہی ہوتے۔۔۔ عمران
نے پرشان سے لمحے میں کہا۔

”یکن ان لوگوں نے ہمیں زندہ کیوں رکھا ہوا ہے۔۔۔۔۔ تغیر
نے کہا۔

”اس نے کہ ہم انہیں مردہ بنائیں۔۔۔۔۔ عمران نے اس حالت
میں بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ، جہاڑی بات ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ واقعی انہیں مردہ بنانا
ہے۔۔۔۔۔ تغیر نے ہونک کر کہا۔

”تی الحال تو انہوں نے ہمیں زندہ مردہ بنادر کھاہے۔۔۔۔۔ عمران
نے ہواب دیا۔۔۔ وہ اس دوران مسلسل اپنے ہاتھوں کو کھونے کی
کوشش میں لگا ہوا تھا یعنی گام تھوڑا اور رسی اس انداز میں باندھی گئی

تھی کہ کسی طرح کھلی ہی نہ رہی تھی۔۔۔ بھی عمران اس کام میں
مشکول تھا کہ یافت کرے کا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور وہ
ہونک پڑا۔۔۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور چار آدمی ایک دوسرے کے

بیچھے اندر داخل ہوئے۔۔۔ سب سے آگے آئے والے نے سوت ہبنا ہوا
تحا۔۔۔ اس کے بیچھے دوسرا آدمی مٹڑی یو نیکارم میں تھا اور اس کے

کانہ سے پر ہوب جو دسدارز بتا رہے تھے کہ وہ کرنل ہے جبکہ اس کے بیچھے
دو آدمی کوٹ چکون میں تھے اور ان کے ہاتھوں میں مشین گیس

پکڑی ہوئی تھیں۔۔۔۔۔ سوت والہ اور کرنل ان دونوں کے سامنے موجود

داخل ہوتا چلتے تھے لیکن تم نے کریں جیکب کو ہمارا سے ہٹاتے
کے لئے اسے کومب ہمپنے کا چکر دیا اور کرعن جیکب اگر ہمارا چلا جائے
تو تم آسانی سے ہمارا برداشت پر قبضہ کر لیتے لیکن ہماری جیکب
کر لی گئی۔ اس نے ہمارا یہ شرپ ناکام ثابت ہوا۔..... ہمزی نے
تیر تیر لئے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم اپنے سینے پر تختہ گانے کے لئے اس بے
چارے کریں جیکب کے ساتھ کھل کھیل رہے ہیں۔..... ہمراں نے
کہا۔

بکھر اس مت کر دے۔ تم ہم دونوں کو لڑانے کی کوشش کر رہے
ہو۔ بہر حال تم یہ بتاؤ کہ ہمارے ساتھی کہاں ہیں۔ تم نے انہیں
کہاں بھیجا ہے۔..... ہمزی نے کہا تو ہمراں نے اختیار پر تک پڑا۔
اس کے بھرے پر حقیقی حرمت کے نثارات ابھر آئے تھے۔

"میرا ساتھی یہ ساتھ یتھا ہوا ہے تم کن ساتھیوں کی بات کر
رہے ہو۔..... ہمراں نے اپنے آپ پر قابو پاتے ہوئے کہا۔ ویسے
ہمزی کی بات سن کر اسے واقعی حرمت ہوئی تھی۔

تمہارا اگر وہ چیز افراد پر شکل تھا۔ دو ہور تین اور چار مردوں
عورتیں اور دو مردوں جیکب کے ساتھ رک گئے تھے جیکر تم دونوں برداشت
کی طرف بڑھ رہے تھے۔ اس نے ہم نے سوچا کہ اصل اہمیت
ہماری ہے اور تم پر قابو پایا جائے پھر ان چاروں کو بھی پکڑ لیا جائے
گا لیکن جب تمہیں بے ہوش کر کے ہم ہمارا الملاٹے اور پھر سیلی

کا پنڈر میرے ساتھی ہمارے ساتھیوں کو پکڑنے کے لئے گئے تو وہ
چاروں جیکب سیست غائب تھے۔ ہم نے پورا صحراء ہمارا ہے د
جیکب کہیں ملی ہے اور دہی ہمارے ساتھی۔ اس کا مطلب ہے کہ
تم تو گوں نے کوئی خاص پلانگ کی ہے اور ہم وہ پلانگ جا جا
چلہتے ہیں۔..... ہمزی نے تیر لئے میں کہا۔

"ہمیں تو کسی پلانگ کا علم ہی نہیں ہے۔..... ہمراں نے
جواب دیا۔

ٹھیک ہے۔ پھر ہم خود ہی انہیں کلاش کر لیں گے۔ تم تو جھین
کر دے۔..... ہمزی کا بھر یا لگت سخت ہو گی اور اس نے جیکب سے ایک
مشین پسلی کھال لیا۔ اس کے بھرے اور آنکھوں سے بھی یا لگت سختی
چھکتے گئے گئی تھی۔ اس کا اندراز بتا رہا تھا کہ وہ ہمراں اور ہم
دونوں کو گولی مارنے کے لئے ڈینی طور پر حیار ہو چکا ہے۔ اور
ہمراں ابھی ٹھیک اپنے پاٹھیوں کو آزاد نہ کر اسکا تھا باقی رسیوں سے
نجات تو بعد کی بات تھی۔

"رک چاؤ۔ اتنی بھی کیا جلدی ہے جیسیں۔..... ہمراں نے کہا تو
ہمزی بے اختیار پاس پڑا۔

"تم شاید وقت لے کر رسیاں گھونٹا چلتے ہو لیکن ایسا ممکن
نہیں ہے۔ تمہیں کسی عام آدمی نے نہیں باندھا۔ ریڈ ہمپنی کے
آدمی نے باندھا ہے اور اب آخری بار کہہ رہا ہوں کہ اپنے ساتھیوں
کے بارے میں سب کچھ بتا دو۔ وردہ۔..... ہمزی نے اہمیت سخت اور

ہتر میں بچے میں کہا۔

ورت تم کیا کر لو گے جو ہے کے بچے۔ خواہ مخواہ اپنی دم پر کھوئے ہونے کی کوشش کر رہے ہو۔ اپاٹک تھوڑے احتمالی خسی لے لجے میں کہا تو تھوڑی آواز اور اس کے جگہ نے ہال پر ایسے اٹ کیا جسے خاموش فنا میں اپاٹک کوئی بہ پھٹ پڑا ہو۔

تم، چہاری یہ ہوئ۔ ہمزی نے یہ لفظ مخفین پسل کا درسا تھوڑی طرف کرتے ہوئے احتمالی خسی لے لجے میں کہا یکن دوسرے لئے بہ تھوڑی کرسی بلوکتی بیچے کی طرف گری اور اس کے ساتھ ہی اٹ گئی تو ہمزی اور کرنل جیکب دونوں ہی ہے اختیار اپنے جمل کھوئے ہوئے ہی تھے کہ کرسی فنا میں الٹی ہوتی ان دونوں سے ایک دھماکے سے نکرانی اور وہ دونوں کری سمیت اپنی کرسیوں اگراتے ہوئے اپنے عقب میں مدد ہو دنوں سلسلہ افراد سمیت فرش، جاگرے یکن دونوں سلسلہ افراد تکابازیاں کھا کر اٹھے ہی تھے کہ تھوڑی کسی کھلٹے ہوئے سرپنگ کی طرح ان سے نکرا یا اور اس نے تکابازی کھا کر سیدھا ہونے کی کوشش کی ہی تھی کہ دوسرے آدمی سے مخفین گن کا فائزگ اس پر کھولی دیا یکن تھوڑے حریت الگیز طور پر تکابازی کھانے کی بجائے فرش پر گھستا ہوا ان دونوں سے جا نکرا یا اور فائزگ اس کے جسم کے اور سے گزرتی چلی گئی۔ اس دوران ہمزی اور کرنل جیکب بھی اٹھ کر کھوئے ہوئے میں کامیاب ہو گئے تھے لیکن ہمزی کے پاہتے سے مخفین پسل تکل چکا تھا جبکہ کرنل جیکب

کے پاہتے میں بھٹے سے ہی کوئی اختیار نہیں تھا۔ کرنل جیکب نے شاید اختیار نہ ہوتے کی وجہ سے خود ہی تھوڑے پر چلائیں لگا وی تھی اور ہیں وہ لمحے تھا جب وہ ہمزی کے مخفین پسل اور ایک آدمی کی مخفین گن کی فائزگ کی زد میں بیک وقت آگیا تھا اور کرنل جیکب کے حق سے لفٹے والی بیکن سے گونجئے رکا اور کرنل جیکب کو اس طرح فائزگ کی زد میں آتے دیکھ کر ہمزی اور اس کے دونوں آدمی ہے اختیار لٹھا گئے اور ہی لمحے ان تینوں کے لئے قاتل ٹھا ہے ہوا۔ تھوڑی ایک مخفین گن پر قبضہ بھٹے ہی تھا چکا تھا۔ کرنل جیکب نے اس کی جگہ کویاں کھا کر اور ہمزی اور اس کے دونوں ساتھیوں نے لا شوری طور پر لٹھا کر اسے وہ لمحہ خود ہی دے دیا تھا۔ تیجہ یہ کہ پلک بھیکنے میں مخفین گن کی فائزگ اور ہمزی اور اس کے دونوں ساتھیوں کے حق سے لفٹے والی بیکن سے کرد گونج المعا۔ تھوڑی کی فائزگ اس قدر تو اس سے ہوتی اور اس کا بازار اس قدر تحری سے گھوما تھا کہ علیحدہ علیحدہ ہونے کے پابند وہ تینوں بھٹلنے سے بھٹے ہی فائزگ کی زد میں اک بھی بھی ہوئے بیچے گرے تھے۔ تھوڑی کی فائزگ ہی طرح جاری رہی اور اس وقت تک اس نے ٹریک سے اٹکی نہ ہٹائی تھی جب تک کہ تینوں کے تھپتے ہوئے جسم ساکت نہیں ہو گئے تھے۔ کرنل جیکب بھٹے ہی ساکت ہو چکا تھا۔ عمران حریت سے پلکیں جھپکاتا یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہا تھا۔ تھوڑے نے جس انداز میں جدوجہد کی تھی اس پر عمران حریت ہو رہا تھا۔ ان تینوں

کے ساکت ہوتے ہی تھور نے چھلانگ لگائی اور تیری سے دروازے کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ اس کے پातھ میں مشین گی موجود تھی۔

"وک جاؤ تھور۔ بھٹے بھجے رسیوں سے نبات دلاؤ"..... مگر ان نے بھج کر کہا یعنی تھور رکنے کی بجائے دروازہ کھول کر باہر نکلا چلا

گیا اور مگر ان نے بے اختیار ایک طویل سانس یا۔ اسے تھور کی اس جذبائیت پر دکھ ہوا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ باہر کریں جیکب کی مانع خون اور ہزری کے اے سیکھن کے باقی تربیت یافت افراد خاصی تعداد میں موجود ہوں گے اور تھور اکیلان سب سے نہیں تھا تھا یعنی بعد کھوں بعد ہی دروازہ کھلا اور تھور تیری سے اندر آگیا۔ اس نے دروازے کو اندر سے لاک کر دیا اور پھر وہ دوڑتا ہوا

مگر ان کی کرسی کے مقاب میں آیا اور بعد کھوں بعد ہی رسیاں کمل گئیں اور تھور نے رسیاں ہٹا دیں تو مگر ان اپنے کروہ ہو گیا۔ اس کے دونوں پاٹھ ابھی نکال اس کے مقاب میں بندھے ہوئے تھے۔

تھور نے ہاتھوں پر بندھی ہوئی ری کی گاٹھ بھی کھول دی۔

"ھٹکریہ تھور۔ آج ہماری جرأت نے ہمیں یعنی موت سے بچایا ہے"..... مگر ان نے کہا۔

"میں باہر اس نے ٹیکا تھا تاکہ دیکھ سکوں کہ قریب کوئی آؤ تو نہیں ہے کہ اوہ میں ہمارے پاٹھ کھلوں اور اور کھلے دروازے سے کوئی اندر آجائے"..... تھور نے کہا۔

"لیکن تم نے پاٹھ کیسے کھول لئے اور رسیاں بھی ہٹالیں۔ جس تو

پوری کوشش کر لیئے کے باوجود ہاتھ تک دکھوں سکا تھا۔ مگر ان نے آج بڑھ کر فرش پر پڑی ہوئی دوسری مشین گل انحصارت ہوئے کہا۔

"میرے ہاتھوں پر موجود گاٹھ سائبین پر تھی۔ اس لئے میں نے اسے کھول لیا اور پھر ایک رسی کو کھج کھج کر دصلیا کر دیا تو میں نے کرسی اور رسی سے نبات حاصل کرنے کے لئے کری اٹ دی۔ اس طرح کرسی سے میں بھی سامن باہر آگئی اور کرسی کو میں نے ہی وہ کی درد سے ان پر بھینک دیا۔"..... دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے تھور نے کہا۔

"تم نے واقعی کمال کر دیا۔ میں تو ابھی تک ہماری اس جرأت رنداش پر حرج ان ہوں۔ گذشت"..... مگر ان نے اس کے کاند سے پر تھکی دیتے ہوئے کہا اور تھور کا بہرہ بے اختیار کمل اندا۔

"اب ہمیں باہر سب کا خاتمہ کرنا ہے۔ یہ ضروری ہے کیونکہ ہمارے ساتھی نجانے کیاں ناہیں ہو گئے ہیں۔ ہمیں انہیں بھی مکاٹ کرنا ہے"..... مگر ان نے دروازے کا اک کھوٹتے ہوئے کہا اور تھور نے اثبات میں سر ٹلا دیا۔

۔ تم۔ تم کون ہو۔ میں کہاں ہوں اور مجھے ساتھی کہاں
ہیں۔۔۔ صالح نے ہونٹ بجاتے ہوئے کہا۔
۔ تھاری ساتھی دوسری عورت میرے پاس جیسن کو پسدا آگئی
تھی اس نے وہ نیشنال اس کے بین روم میں ہو گی اور مجھے تم پسدا آگئی
ہو۔ تم ایک بڑی میں ہو لیکن چہارا حسن مشرقی ہے اور میں مشرق میں
ہا ہوں۔ میرا نام ڈیمپر ہے۔۔۔ تم اس وقت ہی وہا کس لیبارٹری کے
سکرپٹی ونگ میں ہو۔۔۔ اس آدمی نے شراب کا آخری گھوٹ جلق
میں آنکرتے ہوئے کہا۔
”میرے باقی ساتھی کہاں ہیں۔۔۔ صالح نے پوچھا۔

۔ دو مرد بڑے پال میں بے ہوش چڑھتے ہوئے ہیں اور پڑھے رہیں
گے۔۔۔ تم اگر میرے ساتھ تعاون کرو گی تو فائدے میں رہو گی درد
میں پادے ایکدی کیا میں بینی گر کے نام سے شکور ہوں۔۔۔ ڈیمپر
نے شراب کا جام واپس میں بھی رکھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی
اس نے ایک ہاتھ سے میر کو اس طرح ہلا دیا جسے اس کے ہزاروں
میں سے پشاہ طاقت ہوا۔۔۔

۔۔۔ تم کیا تعاون چاہتے ہو۔۔۔ صالح نے جان بڑھ کر پوچھا۔
کیونکہ اتنی بات تو وہ بھی سمجھ گئی تھی کہ اسے بھاں کیوں لایا گیا اور
ڈیمپر اس سے کیا چاہتا تھا۔

۔۔۔ تم خوبصورت اور نوجوان لڑکی ہو۔۔۔ کوئی مرد تم جیسی لڑکی سے
کیا تعاون چاہے گا۔۔۔ اتنی سی بات تو تم بھی سمجھ سکتی ہو البتہ یہ بتا

صالح کی آنکھیں کھلیں تو وہ بے اختیار پونک بڑی۔۔۔ اس نے
نظر ٹک کر اور دیکھا۔۔۔ اس کے ہبے پر شدید حریت کے
نمازیات ابھر آئے تھے کیونکہ وہ ایک بین روم کے اندرا میں سچے ہوئے
کرے میں ڈبل ہلپر لیٹی ہوئی تھی۔۔۔ وہ بے اختیار اچھل کر ہیٹھ گئی۔۔۔
۔۔۔ جسمیں ہوش آگیا۔۔۔ کیا نام ہے چہارا۔۔۔ بیٹے ساتھ کری
پر ہٹنے،۔۔۔ ایک لمبے ہٹنگے اور درزشی جسم کے آدمی نے کہا تو صالح
نے پونک کر اس کی طرف دیکھا۔۔۔ شراب کا جام ہاتھ میں پکڑے
شراب پینے میں معروف تھا۔۔۔ سلائی چھوٹی میز پر شراب کی ایک بڑی
بوتل خالی بڑی ہوئی تھی۔۔۔ اس آدمی کا ہبہ دیکھے ہوئے نمازی طرح
مردخ ہو رہا تھا۔۔۔ صالح کے جسم پر جیزی کی پینٹ اور شرت تھی جبکہ اس
کی پیور جیکٹ اس کے جسم پر موجود تھی۔۔۔

دوں کے میں مارشل آرٹ کا صرف ماہر ہوں بلکہ افسر کم بھی رہا ہوں۔ اس نے اگر تم نے کوئی مراجحت کرنے کی کوشش کی تو تمہیں اپنے ہاتھ پر جروہ اک بھی بہر حال تعاون تو کرنا ہی ہو گا۔ ڈیسٹر نے کہا۔

"میں تمہارے ساتھ مکمل تعاون کروں گی ڈیسٹر۔ تم مرداد و جاہدت کے اعلیٰ تھے ہو۔ میں ذرا واش روم میں ہو آؤں۔" صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ہو بیٹھے سے یقین ہاتے گئی۔

"گُز۔ تم واقعی سمجھدار لڑکی ہو۔ یہیں خیال رکھنا واش روم کے اندر لاک نہیں ہے۔ اس نے اگر تم = سمجھ کر واش روم باری ہے کہ اندر سے لاک لگا کر بھی سے فتح جاؤ گی تو ایسا نہیں ہو گا۔ ڈیسٹر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"تم مکرمت کرو۔ جب میں نے تعاون کے لئے کہ دیا ہے تو میں کہ دیا ہے۔ اب میں تمہارے ساتھ مکمل تعاون کروں گی۔" صاحب نے بیٹھے سے یقین اتر کر کھوئے ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ محلی کی تیزی سے گھومی اور پختاخ کی تیز آواز کے ساتھ ہی ڈیسٹر اچھل کر یقین گرا۔ صاحب کا بھر بور تھا اس کے بھرے پر پڑا تھا۔ یقین گرتے ہی ڈیسٹر جنمتا ہوا چھلا اور صاحب کے جھکاؤ دینے کے باوجود ڈیسٹر کی لات صاحب کے پیٹ پر پڑی اور صاحب کسی گیند کی طرح اچھل کر عقبی دیوار سے جا لکھا ای۔ یقین گر کر وہ ابھی اٹھی ہی تھی کہ

ڈیسٹر کسی جن کی طرح اس پر حملہ آور ہو گیا۔ وہ واقعی نہ صرف خاصاً مقتوں تھا بلکہ مارشل آرٹ میں بھی ماہر تھا لیکن جسم سے ہی وہ صالح پر حملہ آور ہوا۔ صالح کا جسم کسی سانپ کی طرح بیٹھ کی طرف رکھتا چلا گیا اور اپنے ہی زور میں اس پر حملہ آور ڈیسٹر کو اپنے آپ کو بچانے کے لئے دیوار پر دونوں ہاتھ رکھنے پڑنے لیکن = سب کچھ بھروسے کے لئے ہوا۔ پھر ڈیسٹر تیزی سے مڑا ہی تھا کہ بیکت جنمتا ہوا ایک دھماکے سے پشت کے بل دیوار سے جا لکھا۔ صالح نے دونوں ہاتھوں کے بل پر لپٹنے جسم کو فھما میں اس انداز میں انحصاری تھا کہ جسم سے ہی ڈیسٹر مڑا۔ اس کے دونوں میلے ہوئے پوری قوت سے ڈیسٹر کے پیٹ پر پڑے تھے اور اس کے ساتھ ہی صالح نے پوری قوت سے اس کی ناک پر لکھ ماری لیکن اسی لمحے وہ خود بھی اڑتی ہوئی دوبارہ بیٹھ پر جا گری کیونکہ لکھ کھاتے ہی ڈیسٹر نے آٹو ٹیک رو گھل کے طور پر اس کو ذور دار تھیکی دیے کر بیٹھ پر اچھا دیا تھا۔ لیکن بیٹھ پر گرتے ہی صالح کا جسم کسی سانپ کی طرح پلاٹا اور اس کے ساتھ ہی اس پر حملہ کرنے والا ڈیسٹر من کے بل بیٹھ پر جا گر لیکن وہ بھی اچھائی پھر تی سے سامنے پر پٹٹنے ہی لکھا تھا کہ صالح نے ساتھ ہی میز پر چڑی ہوئی شراب کی خالی بوتل انھائی اور تیری سے انفعہ ہوئے ڈیسٹر کے سر پر پوری قوت سے مار دی۔ اس بار

کیونکہ اسے یقین کامل تھا کہ وہ آسانی سے ایک لڑکی کو رکر لے گا۔ چند لمحوں تک سانس پر ابر کرنے کے بعد صاحب کو جو بیان اور دوسرے ساتھیوں کا خیال آیا تو وہ تیزی سے حرکت میں آگئی۔ اس نے جعلے تو مردہ ڈائیور کی نکاشی لی یعنی اس کے پاس کوئی پھر نہ تھی۔ پھر اس نے الماری کھوئی تو اس کی انگلیوں پر اختیار چمک اٹھیں۔ الماری میں ہلکہ موجود تھا جس میں مشین گن اور مشین پسل اتوں تھے۔ ساتھ ہی میگزین بھی موجود تھے۔ الماری کے نعلے فانے میں اس کی لیہ رجیکت بھی، بھی ہوتی اسے نظر آگئی۔ اس نے بھلے جیکٹ انداخت کر لیا اور پھر الماری میں سے مشین پسل انداخت کر لیا۔ اس میں میگزین کو جیکٹ کی اور پھر مشین پسل کو جیکٹ کی بیپ میں ڈال کر اس نے مشین گن انداختی۔ اس کا میگزین پتکیک کر کے وہ تیزی سے مڑی اور جو ونی دروازے کی طرف پڑھ گئی۔ اس نے آہست سے دروازہ کھولا اور سر پاہر لال کر دیکھا تو یہ ایک طویل راہداری تھی جس میں دس بارہ گروہوں کے دروازے تھے۔ راہداری میں چار سلیخ افراد اس انداز میں ٹھل رہے تھے جیسے کروں سے باہر نکل کر ہجھل قدی کر رہے ہوں یعنی ان کے کامنہوں سے مشین گشیں لٹکی ہوتی تھیں۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا جو بعد تھا۔ صاحب نے آہست سے دروازہ بند کر کے اسے لاک کیا اور پھر تیزی سے مڑ کر وہ عقبی طرف موجود دوسرے دروازے کی طرف پڑھ گئی۔ اس کا خیال تھا کہ یہ دروازہ عقبی طرف کھلتا ہو گا یعنی جب اس نے

ڈائیور کے حلق سے بچنے لگی اور وہ واپس بیٹھ پر گراہی تھا کہ صاحب نے دوسرا دار کر دیا اور اس بار مونے ٹپیٹے کی بوتل نوٹ گئی یعنی ڈائیور واقعیتی سے پناہ طاقتور تھا کہ اس قدر زور دار ضربیں کھانے کے پاؤ جو ایک بار پھر بھرتی سے انھیں ہی لگا تھا کہ صاحب نے نوٹ ہوتی ہوئی بوتل پوری قوت سے اس کی گردی پر بارا دی اور اس بارہ صرف ڈائیور کے حلق سے دروازک میچ لٹکی بلکہ اس کے لگے سے بجکے جگہ سے خون فوارے کی طرح لکھن لگا۔ نوٹ ہوتی ہوئی بوتل کے بلیٹے ہنا حصوں نے ڈائیور کی گردی کو بجکے بجکے سے اس طرح کاٹ دیا تھا جیسے کہ اسے سابن کر جاتا ہے۔ اس کے سر سے غرغراہت کی آواز لٹکی اور اس کا بیٹھ پڑا ہوا جسم ایک زور دار جھنکا گا کہ ساکت ہو گیا۔ اس کی انگلیوں میں نور ہوتی تھیں اور صاحب کو بکرانے کے لئے انھی ہوئے بازو کسی سانپ کی طرح ہرا تے ہے نیچے بیٹھ پر گرگے جب صاحب کو پوری طرح یقین ہو گیا کہ ڈائیور جیکا ہے تو اس نے اس کی گردی میں ہوست بوتل میچ کر ایک طرف بھیجنی اور خود عقبی دیوار سے لگ کر زور زور سے سانس لپٹنے شروع کر دیتے۔ ہجھلے اس کا خیال تھا کہ وہ ڈائیور کو آسانی سے ہیر کر لے گی کیونکہ وہ خود بھی خاصی تربیت یافت تھی یعنی ڈائیور سے لٹنے کے بعد اسے محسوس ہوا تھا کہ ڈائیور واقعیتی سے پناہ طاقتور اور خوفناک تر اک تھا اور شاید یہ اس کی خود اعتمادی تھی جس کی وجہ سے اس نے صاحب کو باندھا یا یہ بس کرنے کے لئے کوئی اور طریقہ استعمال کرنے کا سچا ہی نہ تھا

اس کے ساتھ ہی جو بیان نے بیکھڑت غرض مبارا اور بیٹھ کی اوٹ میں ہوئی
ہی تھی کہ صالح نے مشین گن کا فرنگی دبادیا اور جو بیان سے لڑنے والا
قوی ہیکل آدمی جو بیان کے اچانک ہٹ جانے اور عقیقی دروازے سے
صالح کی اچانک آمد کی وجہ سے چرپتے ہے بت سا بین گیا تھا، جھکتا ہوا
اچھل کر پشت کے بل عقیقی دیوار سے نکلا یا اور پھر منہ کے بل فرش
پر گزر کر بری طرح بیٹھنے لگا۔ صالح نے اس وقت تک فائزگن جاری
رکھی، جب تک اس آدمی کا حربتا ہوا جسم ساکت نہیں ہو گیا۔ صالح کی
فائزگن نے اس قوی ہیکل آدمی کے پہنچانے سے ہفت جسم کو مکھیوں
کے چھٹے میں جدیل کر دیا تھا۔

”تم۔ تم کیسے آگئی۔۔۔ جو بیانے فائزگن رکھتے ہی اٹھتے ہوئے
کہا اور صالح نے بھلی بار دیکھا کہ جو بیان کی شرت پھٹ گئی تھی۔

”تم بیاس جدیل کر لو۔ پھر میرے ساتھ چلو۔ جلدی کرو۔۔۔ صالح
نے اس کی بات کا حواب دینے کی بجائے اس سے کہا۔

”یہ، یہ کہنی آدمی مجھ پر اچانک بھپٹ پڑا تھا۔۔۔ جو بیان نے
ہوتے چلاتے ہوئے عصیلے لجے میں کہا۔

”مجھے مظلوم ہے۔۔۔ میں بھی ایک ایسے ہی آدمی سے نٹ کر آئی
ہوں۔ اس سازنڈ پروف کرے کا عقیقی دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا اس
نے تمہارے پچھنے کی آواز میرے کافنوں میں پڑ گئی تھی اور میں اندر آ
گئی۔۔۔ صالح نے کہا۔ اس دوران ایک الماری سے ایک مردانہ
شرت نکال کر جو بیان نے ہبھن لی جو اس کے جسم پر کافی بڑی تھی لیکن

دروازہ کھولا تو اس نے عقیقی طرف بھی ایسی ہی راہداری دیکھی جیسی
سائنسے کی طرف تھی اس راہداری میں بھی دس یارہ کمروں کے
دروازے تھے لیکن اس طرف کوئی آدمی موجود نہ تھا اور اس راہداری
کے آخر میں بھی دروازہ تھا۔ وہ آست سے اس راہداری میں آگئی اور
پھر دیوار کے ساتھ لگ کر آگئے بیٹھنے لگی۔ لیکن ابھی وہ چوتھے
دروازے پر بہتھی تھی کہ بیکھڑت تھی کہ رک گئی۔ اسے کسی
عورت کے چھٹے کی آواز سنائی وہی تھی اور اس کے ٹیکاں کے مطابق یہ
آواز جو بیان کی تھی۔ اس نے دروازے کو دبایا تو دروازہ تھوڑا سا کھل
گیا۔ دروازہ لاک نہ تھا۔ یہ سارے گمراہ نہ کہ ایک بھی سیدھا ہے
تھے اور ایک بھی بنے ہوئے تھے اس نے صالح کھلے اس کے او
چھاں دلھنڑی کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ دیکھ پکی تھی۔ وہ کروہ سازنڈ پروف
تھا اور یہ کروہ بھی لیکھنا سازنڈ پروف ہی ہو گا۔ میں عقیقی دروازہ تھوڑا سا
کھلا رہ بیانے کی وجہ سے یہ کی بھلی ہی آواز گزرتے ہوئے صالح کے
کافنوں تک پہنچ گئی تھی اور بھی ہی اس کے ڈین یہی یہ بات داشت
ہوئی کہ یہ صحیح کی آواز جو بیان کی ہے تو اس نے دروازے کو زور سے
لات ماری اور مشین گن المخاتے اندر داخل ہوئی تو اس نے ایک
قوی ہیکل آدمی اور جو بیان کو آپس میں بھوکے شیروں کی طرح لاتے
ہوئے دیکھا۔ یہ بھی بیٹھ دوم تھا اور ان دونوں کے درمیان خوفناک
جدو ہجھد ہو رہی تھی۔

”ہٹ جاؤ جو بیان میں صالح ہوں۔۔۔ صالح نے یہ صحیح کر کہا اور

ظاہر ہے جہاں کوئی زندگی شرک تو نہیں مل سکتی تھی۔ جو بیان کی ہے جیکت ایک طرف دھرم کی صورت میں پڑی تھی۔ اس نے وہ اعلان اور اسے ہم بیان لیا۔ پھر اماری سے اسے بھی مخفین پسل اور مخفین ان مل گئی تو وہ دونوں اس کمرے سے نکل کر عقیقی راہداری میں آگئی۔ صالح نے اسے سامنے کے ریس پر موجود چار سکھ آدمیوں کے بارے میں بتا دیا۔

"ہمارے ساتھی نجاتی کہاں ہیں۔ ہم نے انہیں بھی چھپانا ہے اور یہ بھی معلوم کرتا ہے کہ ہم کہاں ہیں اور جہاں جتنے بھی افراد ہوں ان سب کا خاتمہ کرتا ہے۔"..... بیانے کیا اور صالح نے اٹبلات میں سرطاڈیا۔ راہداری کے آخر میں موجود بند دروازہ کھول گیا۔ جب بیانے دوسری طرف تھا انکا تو وہ بے اختیار بہونک پڑی کیونکہ ایک بڑا ہال کرو تھا جس میں ایک دیوار کے ساتھ راہز والی کرسیوں کی ایک قطار موجود تھی جن میں سے دو کرسیوں پر کشیں مکمل اور سقدر دونوں کھلیے انداز میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ہال خالی تھا۔ اس میں اور کوئی آدمی موجود نہ تھا۔

"او۔"..... بیانے آہست سے کہا اور پھر وہ ہال میں داخل گئی۔ اس کے بعد صالح بھی اندر آگئی۔ دوسری طرف ایک ادا دروازہ تھا جو بند تھا۔

"میرے عیال میں یہ دروازہ فرمٹ کی طرف کھلتا ہے جہاں"..... صالح نے آہست سے کہا۔

۔ تھکیک ہے۔ ان جس سے تین کو فوری ہلاک کرنا ہے جبکہ ایک کی ناگزون پر گویاں مارنی ہوں گی تاکہ اس سے ساری صورت حال معلوم ہو سکے۔ بیانے کیا اور اس دروازے کی طرف پڑھ گئی جو بند تھا۔ بیانے دروازے کو کھینچتا تو وہ تمباک اس کھل گیا۔ ظاہر ہے ہوش افراد کی طرف سے کسی مزاحمت کی توقع نہ کی جا سکتی تھی۔ باہر واقعی ایک راہداری تھی جس میں پار سکھ افراد موجود تھے۔

۔ اسے یہ دروازہ کون کھول رہا ہے۔"..... ایک حریت بھری آواز سنائی وی تو بیانے دروازہ ایک تھکے سے کھولا اور دوسرے لئے راہداری مخفین گن کی فائرنگ اور ان چاروں کے علق سے لفٹنے والی میتوں سے گونج آئی۔ اس سے پہلے کہ " سکھیتے، بیانے ان میں سے تین آدمیوں کے لاووں کو کیے بعد دیگرے لٹلانا بنا دیا اور دو تینوں نیچے گر کر بجد گھون کئے تھے یہیں پھر ساکت ہو گئے جبکہ ایک آدمی پہنچ پڑھ رکھ کر ساپ کی طرح اپنے آپ کے اندر ہی سکھا جا رہا تھا۔

۔ تم ان کروں کو تھکیک کرو۔ میں جہاں پوچھ چکھ کرتی ہوں۔"..... بیانے اس زخمی آدمی کی طرف پہنچتے ہوئے کہا اور پھر اس نے مخفین گن کی تال اس آدمی کے سینے پر رکھ کر اسے دبا دیا۔

۔ سنو سب کچھ بتا دیا تو حمیں بجا لیا جائے گا ورنہ میں ٹریکر دبا دوں گی۔ بیو لو کیا نام ہے تمہارا۔ یہ کوئی نہیں جانے ہے۔"..... بیانے

غزاتے ہوئے مجھے میں کہا
۔ مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ میرا تمام ایلوں ہے۔ = بیوہا کس
لیبارٹی کا سکورٹی ونگ ہے۔ ایلوں نے بڑی طرح کہا
ہوئے کہا۔

”تم ہمیں سہماں کیے لے آئے تھے۔ جلدی بجاؤ۔ جو یا نے
کہا۔ اس کو پہنچکے خود دانتہ جو یا نے اس انداز میں گولی ماری تھی
کہ وہ قورانہ مر جائے کیونکہ اس نے اس سے پوچھے کرنی تھی۔ اس
نے اسے سوانے خون زیادہ نکل جانے کے اور کوئی فوری بطرہ نہ تھا
اور اس نے اپنے رخم پر دونوں ہاتھ رکھ کر انہیں زور سے دبایا اسوا تھا
اور خون پینت کی بجائے صرف رس رہا تھا۔

”ہمارا چیف آر نلا ہے۔ وہ علیحدہ لیبارٹی میں رہتا ہے جبکہ
علیحدہ سکورٹی ونگ ہے سہماں ہمارا یاں جیکن ہے اور آر نلا نے
جیکن کو حکم دیا کہ وہ سپیشل وے کھول کر باہر جائے اور ایک
جیپ کے ساتھ کھوئے پار افراد کو ہے ہوش کر کے جیپ سیت
سہماں لے آئے۔ پھر اپنے ایسا ہی ہوا۔ تم چاروں کو اندر ہال میں اور
جیپ کو سپیشل وے کے ذریعے سہماں لایا گیا۔ تم جیکن کو پسدا
گئی اور ہماری ساتھی لڑکی جیکن کے نائب ڈیسٹر کو پسدا گئی۔
سہماں تمام بیڈروز ساتھ پروف ہیں کیونکہ ہم اکڑ کو سب سے جا کر
عورتوں کو لے آتے ہیں۔ کافی عرصے سے چونکہ لیبارٹی سیلانہ
اس نے عورتیں نہ آسکتی تھیں۔ اس نے جسمی ہی تم دونوں ہور تینیں
لاشیں پہنی ہیں۔ ایک میں جیکن کی اور دوسرے میں ڈیسٹر

سہماں لانی گھیں تو جیکن اور ڈیسٹر نے موقع سے فائدہ الحانے کی
دشمنی۔ ایلوں نے رک رک کر اور کہا ہے جو یہ تفصیل
نہادی۔

”اس سکورٹی ونگ میں کتنے آدمی ہیں اور ہماری جیپ سہماں
ہے۔ جو یا نے پوچھا۔

”اوہ ایک چاہاں ہے جس میں جیکن کا افس بھی ہے اور شین
روم بھی۔ جس کا انعامی ڈسٹر ہے۔ جیپ بھی وہیں ہے۔ یہ تو یہ
بیڈروز ہیں اور نامہ بھاں ہے بس۔ ایلوں نے جواب دیا۔

”سہماں سے لیبارٹی کو کون سارا ست جاتا ہے۔ جو یا نے
پوچھا۔

”سہماں سے لیبارٹی کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ صرف سکورٹی
ونگ ہے البتہ سہماں سے ایک سل لیبارٹی کے سکورٹی افس ونگ
جا تی ہے لیکن وہ سل کا کنٹرول آر نلا کے پاس ہے ہمارے پاس
نہیں ہے۔ ایلوں نے جواب دیا۔

”سہماں ہمارے سیت کل کتنے آدمی ہیں۔ جو یا نے پوچھا۔
”یہی تین افراد تھے۔ ان کے علاوہ جیکن اور ڈیسٹر ہیں۔ ایلوں
نے کہا تو جو یا نے شین گن کا فریگر دبادیا اور ایلوں کا جسم ایک
پار اچھلا اور چھر اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔

”باقي چاروں کرے بھی بیڈروز ہیں لیکن یہ خالی ہیں۔ وہ میں
لاشیں پہنی ہیں۔ ایک میں جیکن کی اور دوسرے میں ڈیسٹر

کی..... صالح نے جو یا کے قرب اگر کہا۔

ٹھیک ہے۔ اب ہم اپنے ساتھیوں کو ہوش میں لانا ہو گا۔ یعنی اور یا کر آگے کا سچیں گے۔ جو یا نے کہا اور اس کے ساتھی دہ بال کی طرف مل گئی۔

تم اس سے ان کے ہوش میں آنے کے بارے میں پوچھ لیجئے تو ہتر ہوتا۔ صالح نے جو یا کے پیچے آتے ہوئے کہا۔

تم فکر مت کرو۔ انہیں یا نی پڑا ایسے گے تو وہ ہوش میں آ جائیں گے۔ یا نی احصانی رکاوٹ کے سرکل کو توڑتا ہے۔ جو یا نے کہا اور پھر احصانی اسما بی ۶۱۔ ہال کے ایک الماری سے انہیں پانی کی بو تھیں مل گئیں اور واقعی بسمیہ ہی ہانی صدر اور کیپلن ٹھیکن کے ملنے سے پیچے ہوا تو انہیں ہوش آنے لگا۔ گلی تھا۔

s4sheikh@gmail.com

s4sheikh@gmail.com

ازملہ اپنے افس میں موجود تھا اور مسلسل = ۳۴ رہا تھا کہ اب وہ کرنیں جیکب اور ہمزی سے کہیے مسلم کرے کہ وہ ان "مردین" کو کیوں نہ کر لے گئے ہیں۔ انہوں نے ان کے ساتھ کیا کیا ہے کیونکہ اس طرح وہ سمجھ سکتے تھے کہ ان دو مردین کی ساتھی دو ہور توں اور دو مردین کو جیپ سیت دے لے گی ہے اور اگر اس کی شکایت کی جاتی تو ان حالات میں یہاں تھی کا سبھل دے کھونے کے ہرم میں اسے سزا بھی دی جا سکتی تھی۔ سچے سچے اپاٹک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو وہ بے انتہا رنجوں کا پڑا اس کے ہمراہے پر صرفت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ وہ خیال اس کے ذہن میں آیا تھا اس کے مطابق وہ کرنیں جیکب یا ہمزی سے پوچھ سئتا تھا کہ کیا انہوں نے کومب سے آنے والے پاکیشیں بھجنوں کو گرفتار کیا ہے

سے تفصیلی پوچھ چکے کی ہے۔ لیکن یہ دونوں کوئی بات مان ہی نہیں
رہے۔ ہمزی نے کہا۔

ان پر جنگی کرو۔ خود ہی بتاویں گے۔ آرٹلٹ نے کہا۔
جنگی بھی کر کے دیکھ لی ہے لیکن ان دونوں نے کار سوما کا عمل
کیا ہوا ہے۔ اس نے تشدید کا ان پر کوئی اثری نہیں ہوتا۔ ہمزی
نے جواب دیا۔

کار سوما۔ اور، پھر تو یہ واقعی جسم کچھ نہیں بتائی۔ آرٹلٹ
نے چوتاک کر کہا کیونکہ وہ کار سوما کے پارے میں بہت اچھی طرح
جانتا تھا۔

مجھے معلوم ہے کہ کار سوما کا ہوتا ہے لیکن صحیح لگھ میں یہ
نہیں آ رہا کہ اب ان سے کہیے پوچھ گئی جائے یا دوسرا صورت یہ
ہے کہ ان دونوں کو ہی اعلیٰ حکام کے حوالے کر دوں اور کیا ہو سکتا
ہے۔ ہمزی نے کہا۔

ایک کام ہو سکتا ہے۔ ایکتاک آرٹلٹ نے ایک فیال کے
تحت کہا۔

کیا۔ ہمزی نے پوچھا۔

تم ان دونوں کو بے ہوش کر کے میرے پاس بھجو۔ وہ میں
ایک ایسا ذہنی عمل جانتا ہوں کہ ان دونوں کے دونوں سے تمام
محلومات حاصل کر کے انہیں حمارے پاس بھجو اور ان کا اور معلومات
بھی۔ پھر تم ان کے ساتھیوں کو گرفتار کر کے چیف پر اپنی دھاک

یا نہیں۔ اس طرح وہ سبھی کچھے کہ اسے ان پا کیشیائی ہمتوں کے
باڑے میں عدم نہیں ہے۔ اس نے رسیور انھیا اور تیزی سے نہ
پرلیں کرنے شروع کر دیے۔

یعنی۔ ایک مردانہ اور ستائی دی۔
آرٹلٹ بول رہا ہوں بیٹوں ہاں سی بیماری سے۔ آرٹلٹ نے
کہا۔

ہمزی بول رہا ہوں آرٹلٹ۔ دوسری طرف سے ہمزی کی آواز
ستائی دی۔

اوہ تم ہمارا بڑا شہ میں۔ کرتل جیکب کہا ہے۔ میں نے اس
سے بات کرنا تھی۔ آرٹلٹ نے جیت قابو کرتے ہوئے کہا۔
کرتل جیکب کو واپس بیج دیا گیا ہے۔ اب ہمارا کامپارٹ میں
ہوں کیونکہ ہمار کسی بھی وقت پا کیشیائی ایجنسٹ ہمل کر سکتے ہیں۔
وہی دو آدمی توہم نے پکلاتے ہیں لیکن ان کے ساتھی اُسیں نہیں مل
دیے۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

ان دونوں سے پوچھ لینا تھا کہ ان کے ساتھی کہاں ہیں۔ قابو
بے یہ سب اکٹھے ہی کو سب سے بڑا شہ آئے ہوں گے۔ آرٹلٹ
نے کہا۔

یہ دونوں مجھے بلیک سینڈر کے پاس ملتوں کی اوٹ میں چھے
ہوئے ہے تھے اور میں ہیلی کاپز سے ان پر بے ہوش کر دیتے والی
گیس فائز کر کے انہیں ہے ہوش کر کے ہمارا لے آیا۔ میں نے ان

بخاریتا۔ آرٹلٹ نے کہا۔

”آئے جباری سہربانی ہو گی آرٹلٹ۔ میکن میں چیف کو تمہارے اس تعاون کے بارے میں ضرور بتاؤ گا۔“ ہمزی نے کہا۔

”نہیں۔ یہ کام میں دوسرا دن اذ میں کرتا چاہتا ہوں اس لئے کسی کو کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔“ آرٹلٹ نے کہا۔

”جھیک ہے۔ جیسے تم کہو۔“ ہمزی نے کہا۔

”تو پیر ایسا ہے کہ تم اپنی عمارات کے شمالی حصے میں واقع جہ خانے میں جاؤ۔ دہاں دیوار کے ساتھ ایک فون سیٹ موجود ہے۔ تم اس فون سیٹ پر تردد سے آٹھ تھنگ کے ہندسے ترجیب سے پریس کر دینا اور پھر فون سیٹ کو اس کے ہبک سے لگا کر انتظار کرنا۔ میں جہاں سے نتل کا راستہ کھول دوں گا۔“ تم اپنے آدمیوں کے ذریعے ان دو سے ہوش افراد کو اس نتل میں داخل کر دینا۔ نتل کا دہاں صرف دس منٹ تک کھلا رہے گا پھر خود کھلوڈ بند ہو جائے گا۔ پھر جب میں ان سے پوچھ یہ کہ کروں گا تو تمہیں فون پر اطلاع کر دوں گا۔ پھر تم ہمیں کارروائی دو ہر اتنا تو میں ان سے ہوش افراد کو اس کرے میں ڈالوں کر نتل بند کر دوں گا اور تمہیں فون پر ساری تفصیل بتا دوں گا۔ اس کے بعد پاہی کارروائی تم کرتے رہنا۔“ آرٹلٹ نے باتا دعہ منصوبہ بندی سے کام لیتے ہوئے کہا۔

”جھیک ہے۔“ ہمزی نے کہا۔

”تم نے یہ نہیں بتایا کہ کرنل جیکب کے ساتھ اس کے فوجی

بھی چلے گئے ہیں یا نہیں۔“ آرٹلٹ نے ایک خیال کے تحت پوچھا۔

”وہ سب جا چکے ہیں۔ اب جہاں میں اور سب سے ساتھی ہیں۔“ ہمزی نے ہواب دیا۔

”جہاڑے ساتھ کئے تو ہیں۔“ آرٹلٹ نے پوچھا۔

”صرف چار آدمی۔ کیوں، تم کیوں پوچھ رہے ہو۔“ ہمزی نے کہا۔

”اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ میں جباری بدو کر رہا ہوں اور یہ میں اعلیٰ حکام کے احکامات کی خلاف ورزی کر کے کر رہا ہوں کیونکہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جب تک پاکیشیا سے آنے والے سانسکران سے اس کے فارموں کے پارے میں پوری تفصیلات معلوم نہ کر لی جائیں اس وقت تک میں نے کسی بھی صورت میں بلیہ ہا کس لیا ہر تری کا راستہ نہیں کھونا اور اب میں جباری بدو کے لئے ایسا کر رہا ہوں۔ یہ اچھی پات ہے کہ جہاڑے ساتھ صرف چار آدمی ہیں۔“ تم اپنے انسانی سے سمجھا سکتے ہو۔“ آرٹلٹ نے کہا۔

”تم فکرست کرو۔ کوئی کسی سے کچھ نہیں کہے گا۔“ ہمزی نے ہواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوے۔ جیسے میں نے بتایا ہے دیتے کرو۔“ آرٹلٹ نے کہا اور رسمیور کھو دیا۔ اس کے پھر سے پر طنزیہ سکراہٹ موجود تھی۔

”اب یہ دونوں پاکیشیاں لجھٹ میری تھوڑی میں ہوں گے اور

جب میں ان دونوں گوان کے ساتھیوں سمیت اس انداز میں پیجیف
آف ریڈ ہجنسی کو پیش کروں گا کہ انہوں نے ہمزی اور اس کے
ساتھیوں کو بلاک کر دیا تھا اس نے بھجوڑا اسے ان لوگوں کا خاتمہ
کرنے کے لئے صیان میں آنا پڑا تو پیجیف سرہمی بھی حیران رہ جائے
گا اور پھر اس فیونی سے نکال کر بیٹھا میں سیشن کا پیجیف بنا دیا
جائے گا۔ آرٹلٹ نے پڑھاتے ہوئے کہا۔ ابھی وہ پڑھا یہ سب کچھ
سوچ ہی رہا تھا کہ پاس پڑے ہوئے سفید رنگ کے فون کی گھنٹی نج
اضھی۔

اوه، تو ہمزی نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ آرٹلٹ نے
پونک کر کیا اور پھر اس نے رسیور اٹھایا اور فون کے پینے میں ہوا ایک
بٹن پرسک کر کے اس نے رسیور والیں کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے
ساتھ ہی سامنے دیوار پر ایک بلب جل المعا۔ اس کا رنگ سرخ تھا۔
آرٹلٹ کی نظریں اس بلب پر بھی ہوتی تھیں۔ تھوڑی در بعد بلب کا
رنگ ایک بھماکے سے دوبارہ سیز ہو گیا تو آرٹلٹ نے ایک طویل
سانس لیا اور پھر تھوڑی در بعد جب سب رنگ میں جلنے والا بلب ایک
بھماکے سے سرخ رنگ کا ہوا تو آرٹلٹ نے ایک طویل سانس لیا۔ وہ
بھو گیا کہ میں کا دھاگہ دس مٹھ بعد خود بند ہو گیا ہے اور اس
کے ساتھ بھی وہاں موجود ہے، ہوش افراد پر ہمزی بے ہوش کر دینے
والی گیس کا قاتر ہو چکا ہو گا۔ یہ بھاں نصب شدہ سمن تھا کہ اگر
دھاٹ کھوئے کے بعد آرٹلٹ اس جہائے کو ہمزیہ وقت کے لئے قلس د

کرتا تو دھاٹ دس مٹھ بعد خود بند ہو جاتا اور اس کے ساتھ بھی
وہاں بے ہوش کر دینے والی ایٹھائی زود اڑ گیں خود بند فائر ہو جاتی۔
وہ بے حد خوش تھا کہ اس نے ہمزی کو پھر دے کر نہ صرف دونوں
پا کیشیائی ہجھتوں کو اپنے پاس بلوایا ہے بلکہ اب وہ جیکسن اور اس
کے ساتھیوں کو باہر برداش بھیجا کر ہمزی اور اس کے ساتھیوں ہی بھی
خاتمہ کر دے گا۔ اس کے بعد جب وہ پا کیشیائی ہجھتوں میں لاٹھیں
ریڈ ہجنسی کے پیجیف سرہمی کے سامنے رکھ گا تو سرہمی کو بیٹھا
اس کی سلامیتوں کا قاتل ہونا پڑے گا۔ اس نے ٹرانسیسیٹر اٹھایا۔ اس
پر جیکسن کی فریکھ تھی ایسے جست کر کے اس نے اسے آن کر دیا۔

اٹھے۔ اٹھے۔ آرٹلٹ کا نگاہ جیکسن۔ اور وہ۔۔۔ اس نے ہار بار کال
دیتے ہوئے کہا۔ اس کا بہرہ صرفت سے پہنچ رہا تھا۔
”یہ۔۔۔ اور وہ۔۔۔ ایک مردانہ آواز سنائی دی۔۔۔ ایک لمحے کے
میں اسے یہ آواز سن کر جھٹکا سا نکا کیونکہ یہ جیکسن کی شخصیت اور اس
نہیں تھی یہیں دوسرے لمحے یہ یوچ کر مطمئن ہو گیا کہ بعض
اوہات ٹرانسیسیٹر بیٹھی میں کوئی گزر ہونے کی وجہ سے آواز میں
فرق پڑ جاتا ہے۔

جیکسن۔ میں پہنچل میں کو آن کر رہا ہوں۔ تم اپنے سب
ساتھیوں اور اسلحہ سمیت ہمارے پاس آ جاؤ۔ جہاں ہمزی نے
جن دو پا کیشیائی ہجھتوں کو گرفتار کیا تھا انہیں بھی میں نے اپنے
پاس بلوایا ہے۔ تم وہاں موجود ان چاروں پا کیشیائی ہجھتوں کو بھی

جیکسن اور اس کے ساتھی ہوئے گے ہیں۔ اس نے آنکھیں کھو دیں اور سیدھا ہو گیا یہیں دوسرے لمحے میں طرح اچھل پڑا جسے کری میں اچانک طاقتور ایکٹر کر دست دوائے لگ گیا تھا۔ حریت کی خود سے اس کی آنکھیں ابل کر باہر لکل آئی تھیں کیونکہ آفس میں جیکسن اور اس کے ساتھیوں کی بجائے وہ دونوں ہورتیں داخل ہو رہی تھیں جبکہ اس نے صراحتیں جیپ کے قریب کھوئی دیکھا تھا۔ دونوں کے پا تھوں جس مٹھیں گئیں تھیں اور پھر اس سے بچتے کہ وہ سن بھلتا وہ دونوں ہموکی ٹیلوں کی طرح اس پر جھپٹیں اور ہجد لگوں بعد اور تقریباً اڑتا ہوا سامنے دیوار سے ٹکرا کر نیچے گراہی تھا کہ اس کے سر پر ملکت قیامتی نوت پڑی اور اس کے ساتھی ہی اس کا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا یہیں اتنا کچھ ہو جانے کے پاہو دا اس کے ذہن پر چھا جانے والی حریت کا اگہر اثر لٹے لمحے کی طرح موجود تھا۔ اسے بے ہوش، ہونے تک یہ کچھ دل آسکی تھی کہ جیکسن کی بجائے یہ ہورتیں کیسے اس کے آفس تک ہوئے گی تھیں۔

بے ہوشی کے عالم میں انھا کر ساقط لے آؤ گا کہ ان سب کا سماں سیرے سامنے خاتر کیا جائے اور پھر آئندہ کے معاملات کے پارے چھیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہدایات وی جا سکیں۔ اس کے بعد اور اینٹ آں۔ آرٹلٹ نے تحریک لے چکیں میں ہدایات دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھی ہی رائسیریاف کر کے اس نے میز کی دراز کھوی اور اس میں سے ایک چھوٹا ساری یوت کنزول بھٹاک لکھا اور اس پر سو جو دہن پریس کرنے شروع کر دیتے۔ سجد لگوں بعد آئے کے اور وہ حسے میں ایک چھوٹا سا بلب بل الماح تو اس نے آئے کو اپنے ساتھ میز پر رکھ دیا۔ اسے محظوم تھا کہ اس بلب کے جلدی کا مطلب ہے کہ سکورٹی ونگ اور لیبارٹری کے درمیان موجود پیٹھل نسل کا دہانہ کھل گیا ہو گا اور اب جیکسن اپنے ساتھیوں سمیت تھوڑی درج بعد ہمارا ہوئی جائے گا اور اس کے بعد اس کی کامیابی کا کھیل شروع ہو جائے گا۔ چنانچہ اس نے اپنی پشت کی کرسی کے ساتھ سر لٹایا اور دھیے سروں میں ٹکلنا تا شروع کر دیا۔ اس کے دل میں سرت کے ہوالا مکھی مسلسل بچھوت رہے تھے کیونکہ اس نے اپنی فیاضت سے نہ صرف تمام پاکیشیانی ہجتوں کو گرفتار کر لیا تھا بلکہ ریل ۶۷ جنگی کے اے سیکشن کا انچارج ہو اپنے آپ کو ریل ۶۷ جنگی کا سب سے قدر آدمی بھگتا تھا اس پر بھی ذہنی شخچ پالی تھی۔ وہ آنکھیں بند کئے اور کرسی کی پشت سے سرٹکائے اپنی شاندار کامیابیوں کے خواب دیکھ رہا تھا کہ اسے آفس کا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو وہ بکھر گی کہ

بھائیوں کے خاتمے کی خپڑتائی کا وعده کیا تھا اور سرہیمی کو آرٹلہ
کے ساتھ ساتھ ہمنی کی صلاحیتوں پر بھی تکمیل اعتماد تھا۔ ابھی وہ
یعنی یہ سب کچھ سوچ رہا تھا کہ فون کی مکھنی نے اُنھی اور اس نے ہاتھ
ڈھانگ کر رسیور اٹھایا۔

"میں..... سرہیمی نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

"چیف سکرٹری مالک اسٹاپ کی کال ہے۔ دوسری طرف سے
اس کی سکرٹری کی مودبائش اور اسٹاپی دی۔

"کراچی پاٹ..... سرہیمی نے کہا۔

"بات کریں جتاب۔ پھر کھوں بعد سکرٹری کی آواز مٹائی
دی۔

"اٹھے سر۔ میں سرہیمی بول رہا ہوں سر۔ سرہیمی نے
مودبائش لئے میں کہا۔

"سرہیمی۔ بیوہ پاکس لیبارٹری کے بارے میں تم نے ابھی تک
کوئی روپورٹ نہیں دی جبکہ اعلیٰ حکام کو اس سلطے میں ہے حد
پر بھائی ہے کیونکہ پاکیشی سیکرت سروس کا نام منتہ ہی سب خوفزدہ
روجاستہ ہیں اور یہ لیبارٹری ایکریسیکوریٹری کی روپیہ کی ہدی ہے۔
اگر اسے معمولی سانقصان بھی ہجئے گی تو ایکریسیکوریٹری کو ناقابل تکانی
نقصان ہو گا۔ صرف مشیری اور آلات کا بلکہ دہان ایکریسیکوریٹری کے
قابل تین سانسداں بھی کام کرتے ہیں۔ چیف سکرٹری نے
تیر لے چکے میں کہا۔

s4sheikh@gmail.com

ریڈ ۶۷ مکھنی کا چیف سرہیمی اپنے آپس میں جیھا پاکیشیا سیکرت
سروس کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ پاکیشیا
سیکرت سروس نے صھار میں رست کے ٹھیک بھی ہونی ایکریسیکوریٹری
اٹھائی اتم ترین لیبارٹری ٹیموں کا محل وقوع فریں کر دیا ہے
لیکن اسے اس نے محل اطمینان تھا کہ دہان لیبارٹری کے اندر رہنے
اکھنی کا ناپ سیکشن آرٹلہ کی سرہیمی میں موجود ہے جبکہ اسے
سیکشن کا اچارہ ہمنی بھی اپنے سیکشن سیست کو موب میچنگی کی تھا اور
پر ہمنی نے اسے کال کر کے بتا دیا تھا کہ پاکیشیا سیکرت پر ٹوکرے
صرخا کی طرف سے ہی پروٹش میں داخل ہونے کی پلاٹنگ کر رہے ہیں
اس نے وہ بھی اپنے سیکشن سیست کو موب سے پرہ راست پروٹش
نقصان ہجھ گیا ہے اور دہان موبوڈ ایکریسیکوریٹری کا کرٹل جیکب اب
اس کی ماجحتی میں کام کر رہا تھا اور ہمنی نے جلد ہی اسے پاکیشیا

پوری دنیا ہمارے سلسلتے تھتی ہے لیکن ۔ آدمی عمران نجاتے کس سی کا بنا ہوا ہے کہ یہ صرف ناقابل تحریر بنا ہوا ہے بلکہ یہ ایکر بیا کے صدر تک کو دھکنیاں دینے سے باز نہیں آتا اور آج تک شدید خواہش کے باوجود ہم اس کا بال تک بیکا نہیں کر سکے بلکہ اللادہ جو دھمکی دتا ہے اسے ہماری تمام تر کوششوں کے باوجود پورا کر دتا ہے اور ہم صرف افسوس سے باتھ ملتے رہ جاتے ہیں۔..... چیف سیکرٹری نے پھٹ پٹنے والے انداز میں کہا۔

۔ اس بار ابھی نہیں ہو گا سر۔ ریڈ ۔ مجھسی اس بار وہ کر گزدے گی جو اس سے بٹلے نہیں ہو سکا۔ آپ پے فکر رہیں۔ جلد ہی ان کی لاٹھیں آپ کے سامنے پیش کر دی جائیں گی۔..... سرہیری نے کہا۔

۔ میں ہماری کال کا انتہائی ٹھہرت سے منتظر رہوں گا۔ گلاک۔ ۔ چیف سیکرٹری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی راہتہ ختم ہو گیا تو سرہیری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیدور رکھ دیا۔ اب وہ ٹھہرت سے ہمزی کی کال کا مشقیر تھا لیکن وقت گزر تما جا رہا تھا اور کال نہ آرہی تھی۔ کتنی بار اس نے سوچا کہ وہ خود ہمزی کو کال کرے لیکن پھر وہ اپنے چیف ہونے کی وجہ سے دل موس کر رہ جاتا کیونکہ بھیشت چیف اس کی اس محاطے میں اچھی دلپی سے یہ بھی سمجھا جا سکتا تھا کہ وہ پاکیشیانی ہمجنوں سے مرعوب یا خوفزدہ ہے اس لئے یہ چیز سے پوچھ رہا ہے لیکن پھر جدت گھنٹوں کے شدید انتظار کے بعد اپنیک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے اس طرح جھپٹ کر

۔ جواب۔ میں نے جبکہ بھی عرض کیا تھا کہ بلوہا کس لیبارٹری تک کوئی کسی صورت میتھی نہیں ملتا۔ اگر فرض بھی کر لیا جائے کہ کوئی میتھی بھی جائے تو وہاں کی سکرنتی ویڈیو ہمجنی کے ناپ سیکشن کے پاس ہے جو ہر خلاڑ سے تربیت پافتے ہے اور ناپ سیکشن کا چیف آرٹلڈ تو ابھی قبیل، تیغ اور ناقابل تھیری انسان ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اسے سیکشن کا چیف، ہمزی بھی اپنے سیکشن کے ساتھ پڑا ش نخلستان میتھی چکا ہے۔ اس نے اب ان پاکیشیانی ہمجنوں کا لیبارٹری تک پہنچتا ایک طرف زندہ رہنے کا بھی لوئی سکوپ نہیں رہا۔ ان کا خاتمه ہر صورت میں ہو گا اور جلد ہو گا۔..... سرہیری نے بڑے پرہوش اور یا اعتماد لے چکے میں کہا۔

۔ گلڈ۔ اگر ہماری ہمجنی ان پاکیشیانی ہمجنوں کا خاتر کر دے تو یہ ہمارے لئے اور ہماری ہمجنی کے لئے ہست بڑا اعوال ہو گا اور صرف اعوال ہو گا بلکہ میرا وحدہ کہ تمہیں ایکر بیسا کا سب سے بڑا اعوال بھی دیا جائے گا اور لارڈ کا خطاب بھی۔..... چیف سیکرٹری نے بھی پرہوش لے چکے میں کہا تو سرہیری کی آنکھوں میں یاگٹ تھج چک ابر آئی۔

۔ بے حد شکریہ جواب۔ آپ واقعی قدر شاہ ہیں۔..... سرہیری نے ابھی سرست بھرے لے چکے میں کہا۔

۔ پاکیشیانی ہمجنوں میں فصوصاً ان کے سرراہ عمران کا خاتم ایکر بیسا کی سب سے بڑی خواہش ہے۔ ہم ہر خلاڑ سے سرپاور ہیں۔

ہبہ۔ اسے خیال آیا تھا کہ ریڈ ۶ جنی کے ناپ سیکش اور اسے سیکش کی وجہ سے عمران اور اس کے ساتھی پوچک اپنے مشن میں ناکام رہے۔ میں۔ اس لئے وہ اب اس سے بات کر کے اپنی خفت مٹانا چاہتا ہے۔
 ۔ اسلی۔ میں علی عمران بول رہا ہوں۔ چند لمحوں بعد ایک خفت سی آواز سنائی دی۔
 ۔ کون علی عمران۔ سرمیمی نے جان بوجھ کر غصے اور خفت لمحے میں کہا۔

۔ اداہ سوری۔ میں اپنی ڈگریاں بتانا بھول گیا تھا۔ اصل میں ریڈ ۶ جنی کے چیف کار اسپ ہی اتنا ہے کہ آدمی ہو کری بھول جاتا ہے۔ میں تو صرف ڈگریاں پڑی بھولا ہوں۔ بہر حال اپ پورا اتحاد فر کر دتا ہوں۔ علی عمران ایم ایس سی۔ دی اسکی (آسکن) بول رہا ہوں۔ دوسری طرف سے اسی طرح خفت لمحے میں کہا گیا۔
 ۔ کیوں فون کیا ہے۔ کیا کہنا چاہتے ہو۔ سرمیمی نے بھتے سے بھی زیادہ خفت لمحے میں کہا۔

۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ تمہاری بیٹھہ ہاکس لیبارٹری ایکٹریما کے لئے کتنی اہمیت رکھتی ہے۔ اس بار عمران کا بھی بھی قدرے سرو تھا۔

۔ سنو علی عمران۔ اب تک تم اس نے زندہ ہو کر تم ریڈ ۶ جنی کے مقابلے پر نہیں آئے تھے۔ لیکن اب اگر تم نے آئے جو حصے کی کوشش کی تو تمہاری لاش کے ہزاروں نکلوے کر دیئے جائیں گے اور

رسیور انحصار جسے ابھی فون سیٹ میں سے کوئی اعماز نکل کر اس کے پیسے پر بجے گا۔

۔ سرمیمی نے اپنے خصوص لمحے میں کہا۔
 ۔ سر۔ کس پا کیشیاں علی عمران کی کال ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ اگر اس کی بات آپ سے نہ کراتی گئی تو ایکریما کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ دوسری طرف سے سکرٹری کی مودباد آواز سنائی دی۔

۔ علی عمران پا کیشیاں دیا مطلب۔ سرمیمی نے ایسے ہے ساختہ لمحے میں کہا جسے انفال خود نہ اس کے من سے پھسل کر پاہر نکل رہے ہوں۔

۔ میں سر۔ اس نے اپنا نام علی عمران ہی بتایا ہے اور اپنے آپ کو پا کیشیاں بتایا ہے۔ میں نے اسے ملنے کی کوشش کی تو اس نے تجھے ناقابل تلافی نقصان کی دھمکی دی جس کی وجہ سے بھورا گئے آپ کو کال کرنا پڑا۔ اب آپ جسے حکم دیں ویسے بی میں اسے ہواب دوں۔ سکرٹری نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

۔ کیا تم نے چیک کیا ہے کہ وہ کہاں سے بول رہا ہے۔ سرمیمی نے اس بار سنبھلے ہوئے لمحے میں کہا۔

۔ میں سر۔ وہ ناکسی سے بول رہا ہے سر۔ سکرٹری نے ہواب دیا۔

۔ اوسکے۔ کرو اب۔ سرمیمی نے ایک خیال کے آتے ہی

ہر نکوئے کو علیحدہ علیحدہ گٹھیں ڈالا جائے گا۔ تم بیلوہا کس سیاری
کو کوئی نقصان پہنچانا تو ایک طرف، اس کے قریب بھی نہیں ہے
لختے اور اگر تم نے ایسا کرنے کی کوشش کی تو تمہارے انعام پر
پوری پاکیشیانی قوم صدیوں تک روتی رہے گی۔..... سرمیری نے
بڑے پرتوش لمحے میں کہا۔

”بہت خوب۔ تم سے بہت رینہ ہجنسی کا چیف بائیک تھا اور
چہار انام سرمیری ہے ناا۔ تم اس وقت ونکلن کی گلیوں میں
جوتے جھلتے پھرتے تھے اور اس بائیک کو بھی چہاری طرح رینہ
ہجنسی پر ڈالا تھا۔ لیکن ایک روز اس نے ہم کو لات مار دی اور
تیج یہ نکلا کہ اس کی راکھیں نہ فنا میں بکر کر رہے گئی اور اب تم ہم
کو لات مار رہے ہو۔“ ۔ عمران نے کہا۔

”کیا بکواس کر رہے ہو۔ کیا مطلب ہوا ہم کو لات مارنے کا۔
ناصش۔..... سرمیری نے غصے سمجھے میں کہا۔

”ارے تو جسیں گریٹ لینڈ کے اس مشہور لٹپٹے کا بھی علم نہیں
ہے۔ گریٹ لینڈ نے دوسری جنگ عظیم کے دوران ایک گدھے کو
نہ صرف اعلیٰ عہدہ دیا تھا بلکہ اسے اعلیٰ ترین اعزاز سے بھی نوازا گیا۔
جس کا نتیجہ یہ کہ اس گدھے کو تم جسے بڑے بڑے افسران بھی
مدد باش انداز میں سلطنت کرتے تھے۔ وجہ یہ کہ اس گدھے نے
لڑائی کے دوران وشمنوں کے کئی افسروں کو دولتیاں مار مار کر ہلاک
کر دیا تھا۔ اس نے وہ گریٹ لینڈ کی فوج کا اعلیٰ افسر تھا بلکہ یوں

سکھو کہ وہ رینہ ہجنسی کا چیف بن گی تھا اور پھر ایک روز اس گدھے
نے ایک ہم کو دشمنوں کا سپاہی سمجھ کر لات مار دی جس کا نتیجہ یہ
ہوا کہ گدھے صاحب کی راکھ فنا میں ہی ازگئی۔ اس نے کہہ دہا
ہوں کہ اب تم ایسی باتیں کر کے ہم کو لات مارنا چاہتے ہو۔“ ۔ عمران
نے پاکا مدد و لٹپٹے کی دعاوت کرتے ہوئے کہا۔

”مریے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ تم جسے ناصش لوگوں کی
بکواس سننا رہوں۔ بولو کیوں فون کیا ہے۔..... سرمیری نے
اہمیتی جھلانے ہوئے لمحے میں کہا۔

”سپیپ ہائی سپیپ باتاتا ہوں تاکہ چہار اپارٹ فیلڈ ہو جائے
چہاری رینہ ہجنسی کے اے سیکشن کے چیف ہنزی اور اس کے
ستھیوں کی لاٹھیں برداشت خلستان میں جگہ جگہ بھری چڑی ہیں۔“
مران نے کہا تو سرمیری ہے انتیار اچھل ہوا۔

”کیا۔ کیا بکواس کر رہے ہو۔..... سرمیری نے بے انتیار حلقت
کے بیل مجھے ہوئے کہا۔

”آرام سے سنو۔ تم تو رینہ ہجنسی کے چیف ہو۔ جسیں تو قوت
برداشت کا مظاہرہ کرنا چاہتے اور سنو۔ برداشت خلستان میں ایک ہمیں
آری کے افراد بھی موجود تھے جن کا سربراہ کرnel چیک تھا۔ ان کی
لاٹھیں بھی اسی خلستان میں چڑی جسیں مل جائیں گی۔..... عمران
نے ہرے لے لے کر کہا تو سرمیری کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے
کانوں میں پکھلا ہوا سیسے انڈیا جا رہا ہو۔“

" یہ سب بگواس ہے۔ جھوٹ ہے۔ غلط ہے۔ سرہمی نہ اور زیادہ غصیلے لمحے میں کہا۔

" اب اور ستو۔ لیبارٹری کے اندر سکورٹی ونگ میں رینہ ہمہنسی کے ناپ سیشن کام کر رہا تھا۔ ناپ سیشن کا چیف آرٹلڈ محاصل کا آفس لیبارٹری کے ساتھ والے حصے میں تھا جسکے سکورٹی ونگ علاوہ بناءہ تھا۔ جہاں آرٹلڈ کا نمبر نو جیکن اپنے دیگر صبران کے ساتھ رہتا تھا اور اب جھیں آرٹلڈ اور اس کے نائب ہمہنس اور اس کے ساتھیوں کی لاٹھیں اس لیبارٹری کے ساتھ پہنچے ہوئے سکورٹی ایریا میں پڑی مل ہائیں گی۔ صبران نے کہا تو سرہمی کو یوں حسوس ہوا بسے صبران انسان کی بجائے کوئی خوفناک عنیت ہو جس کی اولاد ہوناک چیخ کی صورت میں اس کے کانوں میں احتقی ہوئی اس کے دل کی گہرائیوں میں کسی غنجر کی طرح اتنی بیلی چارہ رہی، ہو۔ سرہمی کا ہبہ یہ سن کر سکا ہو گیا تھا لیکن اس کے مت سے الفاظ بحکمِ دلکل سکے۔

" اور ستو سو چھوٹے ٹک رینہ ہمہنسی۔ بیو پاکس بہت بڑی لیبارٹری تھی۔ اس میں ذیبوہ سو سائنسدان کام کر رہے تھے۔ باقی قمد ملا کر یہ تعداد تینوں سو کے قریب ہو جاتی ہے۔ میں خود ساتھی کا طالب علم ہوں۔ اس لئے مجھے معلوم ہے کہ اس لیبارٹری میں کسی کسی اعلیٰ اور صحیتی مشیری نصب ہے اور یہ بھی بتاؤں کہ مجھے یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ اس لیبارٹری میں کن کن فارمولوں پر کام

ہو رہا ہے۔ اس لیبارٹری کے انجارج ڈاکٹر کسن رینالڈ کو بھجوڑا مجھے سب کچھ تفصیل سے بتاتا پڑا۔ ہم نے وہاں سے پاکیشی سے بھوری کردہ آرڈائم ایم وائس حاصل کر لیا ہے اور ہم نے اپنے سائنسدان کو بھی وہاں سے بخیج دیا تھیت باہر کالا لیا ہے اور یہ بھی سن لو کہ ہم نے قبیل الحال وہاں موجود تمام سائنسدانوں اور محلے کے افراد کو بے ہوش کر دیا ہے۔ اس لیبارٹری کے ایک سے میں لازام کیسیں پر تحریکات ہو رہے ہیں اور اس کیسیں کا ایک بڑا ذخیرہ وہاں موجود ہے اور جھیں معلوم ہے تو بتاؤں کہ لازام کیس کو اگر آگ لگادی جائے تو وہ سائنسیہ زہر سے زیادہ قاتل زہر بن جاتی ہے اور اس کے ساتھ ساقیہ، جہاں وہ پھیلتی ہے وہاں ہر جاندار کا لئے کے ہزاروں میں خاتمہ کر دیتی ہے۔ ہم نے وہاں واٹر لیس چار بڑی نصب کر دیا ہے۔ اب ہمیں صرف اتنا کرننا ہو گا کہ واٹر لیس چار بڑی کا ایک پین پر لیں کرنا ہے اور یہ پخت جائے گا۔ اس سے وہاں موجود لازام کیس کو آگ لگ جائے گی اور وہ صرف اس پوری لیبارٹری میں بلکہ اس پورے ایسیتے میں پھیل جائے گی اور جہارے سائنسدان اور ان کا حملہ سب خوری طور پر ہلاک ہو جائے گا بلکہ وہاں جانے والے افراد بھی ایک لمحے میں ہلاک ہو جائیں گے اور اس کے اثرات چھ ماہ تک رہیں گے۔ اس کے ساتھ ساقیہ یہ بھی سن لو کہ جہارے سکورٹی ایریا میں جہاں آرٹلڈ رہتا تھا وہیں اسلیے کا ایک بڑا ذخیرہ بھی موجود ہے اور برداشت خلستان میں بھی کرنل جیکب نے

حسس اٹھ کا ایک بڑا ذخیرہ اکٹھا کر رکھا ہے۔ ہم نے ان دونوں ذخیروں میں بھی واٹلیں ہم نصب کر دیتے ہیں جنہیں کا انک اس بھٹے ہم سے کرو دیا گیا ہے۔ اس نے اب صرف وہ لازام کیں والا ہم ہی نہیں پختے گا بلکہ ساتھ ہی یہ دونوں ہم بھی پخت جائیں گے اور اس کے ساتھ ہی بردش ختنان، وہاں موتوہ و محارت اور ناورد، بلیہ ہاکس لیبارٹری کی تیز دین میں محارت اپنی تمام مشیزی سیست اور تمام سائنسدانوں سیست را کوہ کا اصریر بن جائے گا۔..... گران نے مسلسل یہ لئے ہوئے کہا۔

- تم - تم جھوٹ بول رہے ہو۔ تم غلط کہ رہے ہو۔ ایسا منکن ہی نہیں ہے۔ یہ سب بکواس ہے اور مجھے معلوم ہے کہ تم ناکسی سے بات کر رہے ہو۔ تم ایکر بیسا میں ہو۔ اب تم رینے ہجھنسی سے نکل کر واپس نہیں جا سکو گے۔ اب تمہیں مرنا ہو گا۔ ہر حالت میں مرنا ہو گا۔ رینے ہجھنسی اب قبر عجک جہارا چھا نہیں چھوڑے گی۔ - سرہیری نے نکفت پخت پڑنے والے لیچ میں کہا۔

اوکے۔ میں نے سوچا تھا کہ شاید تم کسی محادیہ پر آ جاؤ اور وحدہ کرو کہ آنندہ ایکر بیسا پا کیشیا کے کسی سائنسدانوں کو ہخوا نہیں کرے گا اور نہ کوئی فارمولہ اچوری کرے گا لیکن کچھ کی دم کو سو سال تک تخلی میں بھی رکھا جائے تب بھی جب وہ تخلی سے باہر آئے گی تو نیزمی کی نیزمی ہی رہے گی۔ یہ بآدوس کے پا کیشیا سائنسدان اور آر پا کیشیا بیچ جانے کے بعد میں نے جہیں کال کیا ہے اور اب یہ

لیبارٹری جہاہ ہو گی۔ یہ سائنسدان بلکہ ہوں گے اور تم سے ہمارے خلاف ہو ہو سکتا ہے وہ کر لینا۔ مجھے معلوم ہے کہ جہارا جیف سکرٹری پا کیشیا سکرٹ سروس کو اپنا دشمن شرا ایک بھتا ہے۔ اسے میں خود فون کر کے بتا دوں گا۔ گذشتی۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ فتح ہو گی تو پھر گوں تک تو سرہیری رسیور پاٹھ میں لئے بنت بنا تھا رہا۔

- کیا۔ کیا واقعی ہمیزی بلکہ ہو چکا ہے۔ کیا آرٹلڈ بھیسا آدمی بھی ان کے ہاتھوں مارا جا چکا ہے۔ کیا یہ عقیمت بچ بول رہا تھا یا۔ یا صرف اپنی خفت ملنے کے لئے لاف رنی کر رہا تھا۔ اس نے اپنی آواز میں بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر رسیور کر بیال پر رکھ دیا۔

- اگر کیسے ہو سکتا ہے۔ رینے ہجھنسی کے دونوں سیکھن بیک وقت کیسے فتح ہو سکتے ہیں۔ تیز دین فتحیہ لیبارٹری کیسے جہاہ ہو۔ سکتی ہے۔ نہیں، یہ سب غلط ہے۔ سب جھوٹ ہے۔ اس نے ااشعوری انداز میں بڑھاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اسے خیال آیا تو اس نے تیزی سے رسیور الماحیا اور فون میں کے نئے موجود سفید رنگ کا بہن پریس کر دیا۔

- میں چیف۔ دوسری طرف سے سکرٹری کی مودیاں آواز سنائی دی۔

- معلوم کرو کہ ناکسی میں کہاں سے یہ کال کی گئی ہے۔ - سرہیری نے تیز مجھے میں کہا۔

"میں نے معلوم کیا ہے چیف۔ تاکسی کے کسی پبلک فون بووٹ سے کال کی گئی ہے۔ اس نے تاکسی کے بارے میں تو معلوم ہو گیا ہے لیکن پبلک فون بووٹ کا کوئی نمبر نہیں ہوتا۔ اس نے فون نمبر سکرین پر ڈالنے نہیں ہوا۔" سیکرٹری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ "بیان کس میں سیکرٹری چیف آرٹلٹ سے کال ملواد۔ اگر فون کال نے تو ٹرانسیسیٹر کال کر کے میری بات کراؤ۔" میری نے تیر اور سخت لگائیں کہا۔

"میں چیف۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"سب کیسے ہو سکتا ہے۔ ایسے درست ریننس یا ایشیائی شیطان کیسے دے سکتا ہے۔ نہیں ایسا ہوتا ناممکن ہے۔" میری نے چڑھاتے ہوئے کہا اور پھر اٹھ کر اس نے سائینے الماری سے شراب کی بوتل اور گلاس انھیا اور ہلکا گلاس اس نے اس انداز میں پیا جسے صدیوں کا پیاسا پانی بتاتا ہے۔ البت دوسرا گلاس اس نے گھومنٹ پینٹ شروع کر دیا۔ ابھی آواح گلاس فتح ہوا تھا کہ فون کی گھمنٹ نج اپنی اور اس نے جھپٹ کر رسیور انھیا۔

"میں۔" میری نے ایسے لمحے میں کہا جسے وہ اجتنابی ذہنی دباؤ کا شکار ہوا۔

"چیف۔" بیان نہ فون کال رسیو کی جا رہی ہے اور نہ ٹرانسیسیٹر کال۔ میں نے بار بار کوشش کی ہے۔" دوسری طرف سے

سیکرٹری نے متوجہ باد۔ پہ میں جواب دیا تو میری نے بے انتہا ایک گہرہ سانس لیا۔

"بروڈس میں کرتی جیکب کافون نہر تو ہو گا تمہارے پاس۔" میری نے رک رک کر کہا۔

"میں چیف۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بیان فون کرو اور میری بات کراؤ۔" میری نے باقت اچھے ہوئے لمحے میں کہا اور دھماکے سے رسیور رکھ دیا۔ اسے محروس ہو رہا تھا کہ اس کا اعصابی نلام اس کے لکڑول سے باہر ہوتا جا رہا ہے اس کے ہوتے بھٹکنے ہوتے تھے اور اسے اپنا پورا جسم اس طرح کاپتا ہوا محروس ہو رہا تھا جسے اسے جائز کہا جا رہا آیا ہوا۔ تھوڑی در بعد فون کی صحنی ایک ہار پھر نج اپنی تو اس نے پا تھوڑا کر رسیور انھیا۔

"میں۔" میری نے بڑی جدوجہد سے اپنے لمحے کو نارمل رکھتے ہوئے کہا۔

"چیف۔ کال نہیں مل رہی۔" دوسری طرف سے اس طرح ہے ہوتے لمحے میں کہا گیا جسے سیکرٹری کو خطرہ ہو کر کال کا دھلانا اس کی کوئی ہدی کوتاہی ہے اور اس کوتاہی کے لیے میں اسے رسوس سے بھی کال دیا جائے گا۔

"ہونہر۔ میرا بھی یہی خیال تھا۔ اب تاکسی میں رجڑ سے میری بات کراؤ۔ جلدی۔" میری نے ہلکے کی طرح اپنے لمحے کو نارمل

رکھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔ اس بار جلد ہی فون کی گھمنی نج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھایا۔ لیں۔۔۔ سرچ ہی نے کہا۔

"رہڑا لائن پر ہے چیف۔ بات کریں۔۔۔ سیکرٹری نے اس بار ہر سے صرف بھرے لئے ہیں کہا کیونکہ بار بار کی ناکامی کے بعد اس بار وہ کال موانے میں کامیاب ہو گئی تھی۔

"ہیلو"۔۔۔ سریمیری نے تیز لمحے میں کہا۔

"لیں چیف۔ میں رہڑا بول رہا ہوں"۔۔۔ دوسری طرف سے رہڑا کی آواز سنائی دی۔ وہ ناکسی میں رینے کیسی کا ناشدہ تھا۔

"کسی سماحت کسی کا ہیل کاپڑ لو اور فوراً رہڑش نقصان ہمچو۔ اپنے ساتھ را نسیئر بھی لے جانا اور وہاں جا کر تھے را نسیئر پر وہاں کے تمام حالات ہاؤ"۔۔۔ سریمیری نے کہا۔

"لیں چیف"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جلدی اور فوراً۔ میں تمہاری کال کا پوری شدت سے منتظر ہوں گا"۔۔۔ سریمیری نے تیز لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور میز کی دراز سے ایک لانگ ریچ را نسیئر کال کر اس نے اس پر اپنی شخصی فریکو نتی اپنے جست کی اور اسے میز پر رکھ دیا لیکن ابھی دس پندرہ منٹ ہی گزرے تھے کہ را نسیئر سے سینی کی آواز سنائی دینے لگی۔ اس نے چوتاک کر را نسیئر کی طرف دیکھا کیونکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ اتنی بعدی رہڑا ہیل کا پہنچ میں بھی ناکسی سے

ہرداش نہیں آئی تھی۔ اس نے را نسیئر ان کر دیا۔
"اصل ہے جلد۔ رہڑا کا لانگ چیف۔ اور۔۔۔ رہڑا کی متوجہ سی آواز سنائی دی۔

"میں۔ کیوں کال کی ہے۔ اور۔۔۔ سرچ ہی نے کہا۔
"چیف۔ نیلی وجہن پر پھٹل بلین نظر کیا جا رہا ہے۔ جس کے مطابق ہرداش اور اس سے طلاق بلیک پیڈاڑ کے علاقوں میں خوفناک دھماکوں کے ساتھ ہی اتناقی رہریلی لیں پھیل گئی ہے۔ ہمایا جا رہا ہے کہ وہاں زر زمین اکھر بھیا کی کوئی بڑی سا سسی بیماری تھی جو کھل طور پر جاہا ہو گئی ہے اور وہاں ہر طرف ملٹیونوں کے پردازے اور انسانی لاٹھیں بھکری ہوئی ہیں۔ رہڑا کی وجہ سے وہاں ریکھیوں کی کوئی رانی کے بیس تو می ہلاک ہو گئے ہیں۔ اس نے باقی سب افراد کو داہیں کال کر دیا گیا ہے اور اب خصوصی لیں مانک کے حامل ریکھیوں سے بھگانے جا رہے ہیں۔ آپ تی وی پتک کر لیں۔۔۔ یہ بلین بار بار نظر کیا جا رہا ہے۔ اور۔۔۔ رہڑا نے تیز تیز لمحے میں کہا۔

"۔۔۔ یہ کہیے ہو سکتا ہے۔ یہ۔۔۔ اور اینڈ آل"۔۔۔ سریمیری نے اس طرح رک رک کر کہا۔ میں سب کچھ وہ کسی را نسیئر میں اکھر کھد رہا ہو۔ اور اینڈ آل کے الفاظ بھی خود مخود اس کے منہ سے تکل گئے تھے۔ اس نے ڈھنڈیے ہاتھوں سے را نسیئر اتف کیا اور پھر بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنا منہ چھپا لیا۔ سپر پار کی سپر بھنسی کا سر را اس وقت اتناقی بے بسی کے ہاتھ میں منہ چھپانے پڑھا ہوا تھا۔

نگستان میں ساری کارروائی تحریر نے کی ورد آپ تو ہمزی کے مشین
پٹل کے سامنے بندھے ہوئے ہے بس بیٹھے ہوئے تھے۔ تحریر نے
بے مثال جدوجہد کرتے ہوئے صرف ان سب کا خاتمہ کیا بلکہ آپ
کو بھی رسمیوں سے آزادی دلائی اور پھر جو یہاں کی روپورث کے مطابق اگر
وہ اپنے ساتھیوں سمیت سکونتی و نگ کے آرٹلا کے سکونتی و نگ
میں نہ بیٹھ جاتی اور صدر، اور کمپینٹ ٹکلیں آپ وہ توں کو سر نگ کے
بندھانے کے اندر ہے جو شی کے عالم میں اخراج کرنے لے آتے اور ان
کی وجہ آرٹلا کے آدمی ہوتے تو آپ کا اور تحریر کا کیا حشر ہوتا۔ پھر آپ
نے سانسداں ڈاکٹر شجاعت علی اور فارمولے کو تو یا کیشیا کے
سفارت خانے کے دریے پا کیشیا بگوادیا یعنی آپ نے خود تاکسی میں
بیٹھ کر رینڈہ جنسی کے جیف کو فون کر کے سارے حالات بتائے اور
اس سے وعدہ لیتے کی کوشش کی کہ اگر وہ وعدہ کرے کہ آئندہ
پاکیشیا کے خلاف کوئی کارروائی نہ کرے گا تو آپ لیبارٹری جہاں نہیں
کریں گے اور سانسداں کو ہلاک نہیں کریں گے اور اس کے اکابر
کے باوجود آپ لیبارٹری جہاں کرنے کے حق میں نہیں تھے۔ آپ
سانسداں کو بچانا چاہتے تھے یعنی جو یہاں نے جزاً آپ کی جیب سے
واٹر لسیں ڈی چادر بر نکال کر لیبارٹری کو خود جہاں کر دیا جبکہ آپ اس
سے واٹر لسیں ڈی چادر بر چھیننے کی بھی کوشش کرتے رہے جبکہ صاحب
نے آپ کو اس وقت تک روکے رکھا جب تک جو یہاں نے لیبارٹری
جہاں نہیں کر دی جبکہ آپ نے والستہ صدر، کمپینٹ ٹکلیں اور تحریر

غمran والش منزل کے آپریٹن روم میں داخل ہوا تو بلیک زرد
حرب روایت اٹھ کر کہا ہو گیا۔
”بیٹھو..... رسی سلام دعا کے بعد غمran نے کہا اور خود اپنے
لئے مخصوص کریں یہ بیٹھ گیا۔
”غمran صاحب۔ اس بار آپ کی کارکردگی خاصی کمزور رہی
ہے۔ بلیک زردنے سکراتے ہوئے کہا تو غمran نے اختیار اچھل
پڑا۔
”کمزور رہی ہے۔ کیا مطلب۔۔۔۔۔ غمran نے حریت سے آنکھیں
چھاڑتے ہوئے کہا۔ اس کا اندازائیے تھا جسے بلیک زردنے یہ بات
کر کے اس کو بڑی تکلف ہے بھائی ہو۔
”جو یہاں نے جو تفصیلی روپورث دی ہے اس کے مطابق بر قبضہ

- کس قسم کے خدشات۔ عمران نے جو نک کر پوچھا۔
- سمجھی کہ آپ بھی بہر حال انسان ہیں۔ اس لئے اب آپ کی
کار کر دگی کا گرفت وقت کے ساتھ ساختہ ڈاؤن ڈھونتا جائے۔ اگر ایسا
ہوا تو پھر پا کیشیا کے لئے بہت بڑا سانحہ ہو گا۔ بلیک زرہ نے
اسی طرح سمجھیہ لفظ میں کہا۔

- تم نے صرف انسان کہا ہے جبکہ جسیں فانی انسان کہنا چاہئے
تمہا۔ کوئی انسان غائر نہیں ہوتا۔ میں بھی ایک فانی انسان ہوں۔
اگر ہمارے آبا اور اجداد جنہوں نے یہ ملک بنایا تھا وہ نہیں رہے تو ہم
بھی نہیں رہیں گے۔ یہیں جہارا کیا خیال ہے کہ یہ ملک صرف
عمران کے کاندھوں پر الحا ہوا ہے اور اگر عمران شدھا تو یہ ملک
و حرام سے پچھے اگرے گا۔ نہیں۔ اللہ تعالیٰ جس نے یہ دنیا اور عالمقوق
بنانی ہے وہی قادر مطلق ہے۔ وہ احمدیہ اسمجھ رہے گا اور وہ ہے۔ تو
پھر تمہارے خدشات بے جائز ہم تم اور ہمارے ساتھی سب ایک
ستقر و وقت تک اپنی فیروٹی ادا کر رہے ہیں۔ جب ہم نہیں رہیں گے
تو ہماری جگہ کوئی اور آجائے گا اور ہو سکتا ہے کہ وہ ہم سے بھی زیادہ
اچھی کار کر دگی قابلہ کر دے۔ اس لئے تم ہو یا کی روپورث کو ہہاڑہ پنا
کر جیک دینے سے گزند کر دا اور سیدھے ہاتھوں ہماری رقم کا چیک
میرے ہوائے کر دو۔..... عمران نے کہا۔
- ہماری رقم کا ہدہ کیوں۔..... بلیک زرہ نے بھی مسکانتے
ہوئے کہا۔

تینوں کو سامنہ دا کفر شجاعت علی کے ساتھ پا کیشیا بھجو دیا تھا
تاکہ وہ آپ پر دباؤ نہ ڈال سکیں۔..... بلیک زرہ نے مسلسل یوئے
ہوئے کہا۔

- کمال ہے۔ اس بار تو جو یا نے تمہارے کان خوب بھرے ہیں۔
اس نے روپورث جس اپنے بارے میں کیا لکھا ہے کہ سکونی دنگ
میں اس کی اپنی کار کر دگی کیا رہی تھی اور صالحہ کی کیا رہی تھی۔
عمران نے بر اسامت بناتے ہوئے کہا۔

- جو یا نے اس بارے میں بھی پوری تفصیل سے لکھا ہے کہ
صالح نے کس طرح جیکس کے ناسب ڈیکھر سے خنزیر جنگ کی اور
ڈیکھر جو مارٹل آرٹ کا دیو ہا۔ لکھا جاتا تھا وہ کس طرح صالح کے
ہاتھوں ہلاک ہوا اور پھر کس طرح صالح اس وقت جیکس کے
بیڈروم کے عقبی دروازے سے اندر داخل ہوئی اور اس نے جیکس پر
فائزگ کر کے اسے ہلاک کر دیا۔ ہو یا اس وقت جیکس سے ہی ہر دو
آزمائی۔ جو یا نے صالحہ کی کار کر دگی کی تعریف کی ہے۔..... بلیک
زرہ نے کہا۔

- تو پھر اب میری کھور کار کر دگی کا کیسی نتیجہ نہ لے گا۔..... عمران
نے ایک طویل ساقس لیتے ہوئے کہا۔

- نتیجہ کیا نکلا ہے عمران صاحب۔ لیکن جو یا کی یہ روپورث پڑھ کر
مجھے خدشات لاحق ہو گئے ہیں۔..... بلیک زرہ نے اچھائی سمجھیہ
لیجے میں کہا۔

ہاکہ میں صحت مند خوراک کھا کر اپنی گزور کارکردگی کو بچ سے طاقتور کر سکوں اور جیسیں معلوم ہے کہ صحت مند خوراک کے حصول کے لئے آنا سلیمان پاشا کے چھٹے تمام بقایا جاتا ادا کے جانے ضروری ہیں اور اس کے لئے ظاہر ہے صرف بھاری نہیں بلکہ بھاری بھر کم رقم چاہئے۔..... عمران نے کہا تو بلیک زردو بے اختیار اس پڑا۔

عمران صاحب۔ کیا واقعی آپ بیوہ کس بیماری تباہ نہیں کرنا چاہئے تھے۔..... بلیک زردو نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سائیں لیا۔

اصل میں دانش منزل ہر اکٹھے ہستے رہتے چھڑا، دانش کو اب دنگ لگنے لگ گیا ہے۔ اگر میں اسے جاہد کرنا چاہتا تو میں کیوں لا راتم گیس کے ذرموں کے ساتھ بم نصب کرتا اور اسکے دھڑروں میں بھی بم رکھتا۔ تم سیکرت سروس کے چیف ہو جبکہ جو لیا ڈینی چیف اور ڈینی چیف کی نفعیات یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے چیف کے سامنے محبر ہستے کے لئے اوہرا درج کے خدھات پیش کرتی رہے لیکن تم تو چیف ہو۔ جیسیں تو گپرائی میں سوچتا چاہئے۔ میں صرف اس نے وقت گزار رہا تھا کہ جب تک سانسدان ڈاکٹر شجاعت علی آله اور ہمارے ساتھی پاکیشیا ہنچ جائیں ورنہ ایکریسا یا واقعی سپریا وہ ہے۔ اس کے پاس بے پناہ و ساتھ اور ہمچیاں ہیں۔ وہ سانسدان اور ہمارے ساتھیوں کو پاکیشیا ہنچنے سے بچتے وہ بارہلاک کر رکھتا

تحا اور اگر ایسا ہو جاتا تو ہمارے نئے یہ اس سے چڑا سانحہ ہوتا جتنا ایکریسا کے لئے بیوہ کس بیماری کی تباہی ہو گا۔ یاتی ہری = بات کہ میں نے صدر، کیپشن فلیٹ اور تنیر کو کیوں ساتھ بھجوادیا تو میں چاہتا تھا کہ وہ بیماری کی تباہی سے بچتے پاکیشیا ہنچ جائیں کیونکہ ایکریسا میں ایک مرد اور دو عورتوں کا گروپ اس قدر توجہ کا مرکز نہیں بن سکتا چنان صرف چار پانچ مردوں کا بن سکتا تھا۔..... عمران نے جواب دیا تو بلیک زردو کا ہمدرد ہے اختیار کھل المعا۔

عمران صاحب۔ آپ کا بے حد فخری۔ آپ نے جس سے ذہن سے ہمت ہڈا بود جسہ اتار دیا ہے۔..... بلیک زردو نے بنتے ہوئے کہا۔

آپ تم یہ بوجھ پھیک بک پر اتار دو۔..... عمران نے کہا تو بلیک زردو بے اختیار کسلسلہ کر ہنس پڑا۔

آپ پھیک کی بات کر رہے ہیں سہویا نے تو تجویز دی ہے کہ آپ پر جرماء کیا جائے اور جرماء بھی اس نے تجویز کر دیا ہے کہ آپ پوری سیکرت سروس کو ہٹلن ہوئیں میں فردوں اور میں ہو یا کی اس تجویز سے متفق ہوں۔..... بلیک زردو نے بنتے ہوئے کہا۔

چیف اور ڈینی چیف جہاں متفق ہو جائیں وہاں سے چارہ گزور سا عمران کیا کر سکتا ہے۔ چلو ڈزر کے فرج چلتا چیک تو دے دو۔

عمران نے رو دیتے والے لیگے میں کہا۔

یہ ذریسری طرف سے ہو گا۔ صاحب اور تنیر کی اس مشن میں

شاند اور کار کر دگی کی خوشی میں"..... بلیک زر دنے کہا۔
 "اب کیا کہوں۔ عمران بے چارہ آج تک کار کر دگی و کھاتا آیا ہے
 تو اس کے اعماز میں ناشتہ تک شہیں دیا گیا جبکہ صالح اور تنور کے
 اعماز میں ذفر دیا جا رہا ہے۔ - واقعی کمزور آدمی کو اس دیا میں کوئی
 نہیں پوچھتا"..... عمران نے رومنیتہ والے سمجھے میں کہا۔

"کمزور کو صرف ایک چانے کا کپ ہی مل سکتا ہے لہس"۔ - بلیک
 زر دنے پڑتے ہوئے کہا اور عمران بھی اس طرح پس پڑا جسے کوئی
 ہے بھی کے عالم میں پہنچتا ہے۔

ختم فہد